یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

خریداران ممالک بیرون سے .. .. ۱۰ شلنگ ۵ شلنگ

عام سے ۶ ۳

طلباء اور کم استطاعت اصحاب بشرط تصدیق ۴ ۲

بغیر چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا

نمونہ کا پرچہ آدہ آنے کا ٹکٹ آنے پر بمنت روانہ ہوگا۔

شرح اُجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے

روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔

دفتر مطبع دس بجے کھلتا ہے۔

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

ایڈیٹر منشی فضل دین صاحب غلام محمد محتار عدالت

جلد ۶ | امرتسر ۲۱ شوال ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۱ فروری ۱۹۰۱ء یوم دوشنبہ | نمبر ۴۶

علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار ہر فروری ۱۹۰۱ء

ابھی تخت پر بیٹھی تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ ڈیوک اوف ویلنگٹن اونکی خدمت مین سرکاری کاغذات پر دستخط کرانے کیلئے حاضر ہوا۔ (ڈیوک اون دنون انگلستان کا وزیر اعظم تہا) اتفاق سے کاغذات مین ایک ایسا کاغذ بھی تہا جو کسی سپاہی کی پھانسی کا وارنٹ تہا۔ کیونکہ اون ایام کے ضابطہ کے رو سے پھانسی کے وارنٹ پر جب تک بادشاہ کے دستخط نہ ہون سزا نہ دیجاتی تھی۔ علیا حضرت نے جو اس کاغذ کو دیکھا تو جھجک گئین۔ اور پوچھنے لگین کہ کیا اس بدبخت کے حق مین کوئی ایسی بات نہین نکلتی جس سے اسکی جان بچ جائے۔ ڈیوک نے جواب دیا کہ یہ بڑا شریر ہے تین دفعہ فوج سے بھاگ چکا ہے۔ ملکہ معظمہ نے پھر ڈیوک سے ارشاد کیا کہ ذرا ایک دفعہ ہماری خاطر سے کوئی بات نکالو۔ ڈیوک نے کہا بحیثیت سپاہی کے تو وہ بڑا نالائق ہے مگر سنا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ محبت اور سلوک سے پیش آتا ہے۔ یہ سنتے ہی علیا حضرت نے اوسکی موت کے نتوے پر خط نسخ کھینچ دیا اور خطا معاف کر دی۔ یہ دیکھ کر اور اس رقت قلب سے ڈر کر بعد مین قانون پاس ہوا۔ کہ آئندہ بادشاہ کے دستخط ایسے وارنٹون پر ہونا ضروری نہین فقط رائل کمیشن کی منظوری کفایت ہے۔

اگرچہ تخت نشینی کی رسم شاہ ولیم کے مرنیسے دوسرے ہی دن ہو چکی تہی جیسا کہ ہم لکھ آئے ہین۔ مگر تاج پوشی کی باضابطہ رسمین ۲۸ جون ۱۸۳۸ء کو ادا ہوئین۔ اس موقع پر علیا حضرت بڑے تزک و احتشام سے ویسٹ منسٹر ایبے مین تشریف لائین۔ اونکی رکاب مین تمام سلاطین یورپ کے سفیر تھے۔ اور ڈچز اوف کینٹ آپکی والدہ محترمہ اور دونون سفید ریش چچا بھی سامنے تھے۔ دروازہ پر عمائد سلطنت اور وزرائے دولت نے استقبال کیا۔ اور جب آپ مٹیجہ گئین تو آرچ بشپ اوف کینٹربری (انگلستان کا اسقف اعظم) سامنے آیا۔ اور آپکے حضور مین استادہ ہو کر مشرق کیطرف منہ کرکے باواز بلند کہا کہ حضرت یہ کوئین وکٹوریا ہین جو بار استحقاق وراثت انگلستان کی ملکہ ہین۔ اور تم سب آج اس غرض کیلئے یہان آئے ہو کہ کورنش بجالاؤ سب نے نعرۂ خوشی بلند کیا۔ اور دعائے درازی عمر مانگی اسیطرح مغرب شمال اور جنوب کیطرف رخ کرکے انہون نے کلمات کی تکرار کی اور سب طرفون سے وہی جواب پایا۔

شادی | دو برس بعد علیا حضرت نے اپنی شادی کی تدبیر کی۔ اور جو خوش نصیب اس عزت کیلئے منتخب ہوا وہ پرنس البرٹ تہا یہ شہزادہ قوم کا جرمن تہا۔ اور علیا حضرت کا ماموں زاد بہائی تہا۔ اور عمر مین علیا حضرت سے تین ماہ چھوٹا۔ شاہ لیوپولڈ جو علیا حضرت کا ماموں اور پرنس البرٹ کا چچا تہا دل سے چاہتا تہا کہ انکی شادی ہو جائے۔ کچھ اوسی پر موقوف نہین۔ شاہی خاندان مین یہ امر قریب بہ یقین بلکہ عین الیقین کے درجہ کو پہونچا ہوا تہا کہ یہ موصلت ضرور ہی عملمین آئیگی۔ ۱۸۳۷ء مین جب کہ ملکہ مختارہ ابھی بالغ بھی نہ ہوئی تھین اونہون ایک خط اپنے چچا لیوپولڈ کے نام بھیجا جس مین یہ فقرہ درج تہا۔ اور جس سے صاف ظاہر ہے کہ پرنس البرٹ کی وجاہت ظاہری اور حسن سیرت نے کوئین کے دل مین جگہ کر لی تھی۔ آپ لکھتی ہین "مین آپ سے ملتمس ہون کہ آپ اوسکی صحت اور خبر گیری کا انتظام اپنے ہاتھ مین لین جو مجھ سب سے زیادہ عزیز ہے اور مجھ کو امید ہے کہ سب کچھ خاطر خواہ اور حسب مدعا ہو جائیگا۔" اور دوسرے برس یعنی ۱۸۳۸ء مین جب علیا حضرت تخت آبائی پر جلوس فرما ہوئین تو پرنس البرٹ نے آپ کو ایک خط لکھا جس مین یہ جملہ مندرج تہا۔ "اب تمہین خدا نے ایک عظیم الشان سلطنت کا حکمران کیا ہے۔ ہزارون انسانونکی زندگی تمہارے اختیار مین ہے۔ حق تعالیٰ تمہین اس نازک اور ذمہ داری کے کام مین امداد اور توفیق عطا کرے۔ مین امید کرتا ہون کہ تمہارے ایام حکومت طویل اور سرسبز ہونگے۔ اور تمہاری کوششون کو تمہاری رعایا ہر دلعزیزی اور نیکنامی سے دیکھیگی۔"

جب ۱۸۳۹ء مین پرنس البرٹ انگلستان مین آئے تو ملکہ معظمہ اونکی مردانہ خوبصورتی اور حسن مکالمہ سے یہانتک متاثر ہوئین کہ دوسرے دن اپنے چچا لیوپولڈ کو یہ خط لکھا "البرٹ قیامت کا حسین ہے۔ اوسکے اوضاع نہایت پسندیدہ اور اونمین تکلف اور تصنع کی بو تک نہین۔ اوسکی مصاحبت بہت ہی دلپذیر ہے۔"

چونکہ اب ارادہ مستقل ہو چکا تہا اسلیئے کہ مین نے ۱۵ اکتوبر کو دوپہر کے وقت جب پرنس شکار سے واپس آیا تو اپنے کمرے مین

بلا کراہت سے نیچی آنکھین کئے اپنی مانی الضمیر سے مطلع فرمایا۔ اور ایسا ہونا قانون انگلینڈ کے رو سے ملکہ کی جانب سے لازمی تہا کیونکہ قانون کے رو سے شاہِ عصر بکنجدرت مین کسی شخص کیلئے یہ روا نہین کہ شادی کی خواستگاری کرسکے۔ بلکہ جب خواستگار کہلوگی تو شاہ کیطرف سے ہوگی۔

کچھ دنون بعد جب کوئین نے اس نسبت کی اطلاع کونسل کو دی تو ایڈیوک کی بیوی نے عرض کی کہ آج حضور نے بڑی جرأت اور حوصلہ کا کام کیا۔ کہ اتنے مردون مین اس نسبت کا اظہار فرمایا۔ تو آپنے جواب مین فرمایا کہ کل اس سے زیادہ جسارت کا کام کرچکی ہون یعنی البرٹ سے کہا تہا۔

۱۰ر فروری ۱۸۴۰ء کو آخر کار انکی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ اور خدا نے چھوٹی ہی عمر مین اولاد بھی کثرت سے عطا کی۔ پہلے ہی سال کی اواخر مین پرنسس رائل پیدا ہوئین۔ جو آخر مین ولیعہد جرمنی سے بیاہی گئین جن کا صاحبزادہ ولیم ثانی اسوقت سلطنت جرمنی کی تخت پر متمکن ہے اسطرح یکے بعد دیگرے نو بچے پیدا ہوئے جن مین سے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی جوان بلکہ صاحب اولاد ہوکر انکی آنکھون کے سامنے وفات پاگئے۔ اور آپ کو داغ مفارقت دے گئے ٭ (باقی آئندہ) ٭

انجمن

حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ اس مہینے کے اواخر مین حسب دستور بمقام لاہور ہوگا۔ ہمارا ارادہ تھا اور اب بھی ہے کہ اسکی نسبت ایک مفصل اور مطول لیڈر دین۔ مگر قلت وقت اور عدم گنجائش کی سبب سے یہ ارادہ اس ہفتہ مین پورا نہ ہوسکا۔ سرسری طور پر اس قدر لکہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ یہ انجمن مدت سے لاہور مین مسلمانونکی تعلیمی ترقی مین کامیابی کے ساتھ کوشش کر رہی ہے اور جس قدر فوائد اس سے عام مسلمان باشندگان پنجاب کو پہونچے ہین اوتنے بلکہ اوس سے عشر عشیر بھی کسی اور انسٹی ٹیوشن سے نہین پہونچے۔ حالانکہ اسی صوبہ مین اور بہت سی ایسی انجمنین موجود ہین جن کو ادعا بہت بڑے اور تعلیمان بھی بڑی بڑی ہین۔ مگر عملی کام جو اس انجمن نے کیا ہے وہ کسی سے نہین ہوا۔ اسکا سرمایہ اگرچہ قلیل ہے اور کوئی پختہ صورت آمدنی کی آجتک نہ ہوئی۔ اور مسلمانونکی افلاس اور درماندہ حالت کو اعتبار سے ہو بھی کیونکر سکتی ہے۔ مگر تاہم عملی کارروائی جو باوجود قلیل البضاعتی کے انجمن نے کی ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ اور کارکنان اور مہتمان کی بے نفسی۔ عالیدماغی اور سچی ہمدردی کی شہادت دیتی ہے۔ انجمن نے اپنے مدرسہ کے متعلق ایک یتیم خانہ بھی قایم کیا ہے جس سے محتاج اور یتیم مسلمانونکی پرورش اور تعلیم ہوتی ہے۔ اور جس مین علاوہ دیگر تعلیمی فایدہ کے ایک یہہ بڑا فایدہ ہے کہ کم سن مسلمان لاوارث بچے مشنریونکی دستبرد سے محفوظ رہتے ہین انجمن مردونکی تعلیم اور تہذیب و شائستگی کی مصروفیت مین تعلیم نسوان سے غافل نہین۔ بلکہ اسکا اہتمام بھی بڑی سرگرمی سے کر رہی ہے اور جو مفید اور نیک کام اس شاخ مین اسنے کیا ہے وہ ایسا قابلقدر ہے کہ ہمارے پاس ایسے الفاظ نہین جن سے اوسکی تعریف کیجائے۔ اوسکی تجربہ کار اور سرد و گرم زمانہ دیکھے ہوئے مہتمین نے جب دیکھا کہ موجودہ نصاب تعلیم عورتونکی تعلیم کیلئے نافع نہین بلکہ اولٹا مضر ہے تو یہ ہمت کی کہ عورتون کیواسطے اپنی نگرانی اور اہتمام مین ایسی کتابین تصنیف کرائین جو اونکی تہذیب اور اخلاق کیلئے مناسب ہون۔ اور اونہین اپنے پاک مذہب کی مفید تعلیم سے بہرہ ور کرین۔ اور رشین نالج از اے ڈینجرس تہنگ (تھوڑا علم خوفناک ہوتا ہے) کی صحیح مثل کے زہریلے اثر سے نجات دین ہم انشاء اللہ بشرط فرصت اگلے ہفتہ اس پر تفصیل لکہین گے ٭

معتبر

ذریعون سے اس افواہ کی تصدیق ہو رہی ہے کہ عالیجناب ڈیوک اوف کناٹ عنقریب ہندوستان مین کمانڈر انچیف کی عہدہ پر مقرر ہوکر تشریف لاتے ہین جیسا کہ ہمارے اکثر ناظرین کو معلوم ہوگا آپ پہلے بھی عرصہ تک ہندوستان مین متعدد فوجی عہدون پر اپنی والدہ مکرمہ کے عہد مین رہے عرصہ تک راولپنڈی اور بعد مین میرٹھ مین کمان کی اور بعد ازان علاقہ بمبئی کے کمانڈر انچیف رہے۔ اور اپنے حسن اخلاق۔ کارگذاری اور جفاکشی کا سکہ بٹہا گئے۔ چونکہ ہندوستان مین ایک عرصہ تک رہکر ہندوستان اور ہندوستانیونکی معاملات مین ایک گونہ دلچسپی پیدا ہوگئی ہے اس سبب سے آپکی مدت سے خواہش ہے کہ ہندوستان کی سپہ سالاری پر تشریف لائین۔ مگر چونکہ علیاحضرت ملکہ انجہانی اس استدعا کے علی الدوام کی سدراہ تھین۔ اور اس پیرانہ سالی مین اپنے لخت جگر کی جدائی گوارا نفرماتی تہین۔ اسی سبب سے آجتک وہ تشاعل پذیر نہ ہوئی۔ مگر اب چونکہ وہ بات نہ رہی۔ اور علیاحضرت کو ناچار سفر آخرت

(آول خویش بعد ازان درویش) ٭

درپیش آیا۔ اور موجودہ شہنشاہ کو اپنے عزیز بہائی کی عزت افزائی مین کوئی امر مانع نہین۔ اس سب سے یہ تقرر اب تقریباً یقینی ہوچلا ہے۔ نیز ایسے وقت مین جب ملکہ معظمہ کا مادرانہ سایہ اوٹھ گیا ہے۔ خاندان شاہی کی ایک رکن رکین کا ہندوستان مین ایک عرصہ دراز کیلئے بالاستقلال رہنا قرین مصلحت بھی ہے۔ تاکہ ہم ہندوستانیون کی جو ایک ہر دلعزیز شہنشاہ کی وفات کا صدمہ اٹہا چکی ہین ایک حد تک اشک شوئی کرے۔ ہمین امید بلکہ یقین ہے کہ ہندوستانی اعلیٰ و ادنے اس تقرر کو نہایت خوشی کی نگاہ سے دیکھین گے۔ بلکہ اسکا انتظار بڑی تمنا سے کرینگے ٭

ہماری

نظرون سے ایک اشتہار گذرا ہے جس کے مشتہر کوئی صاحب سید سکندر شاہ پشاوری ہین جو یہ دعوی کرتے ہین کہ وہ ۱۱ر فروری کو جلتی آگ مین سے صحیح و سالم نکلجائین گے اور پھر ۱۲ر تاریخکو دریائے راوی پر سے پیادہ پا عبور کرینگے۔ اس اظہار کرامت سے اونکی غایت غائی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید اپنی آنکھون سے دیکھ لین کہ اونکے پیر و مرشد ایسا کرنے پر قادر نہین۔ ہم مرزا صاحب کے مریدون مین سے نہین نہ اونکی مسیحیت کے قایل ہین۔ اور نہ سکندر شاہ صاحب سے روشناس ہین۔ مگر اتنا ضرور جانتے ہین کہ دونون مسلمان ہونیکا دم بہرتے ہین۔ اور اگر بفرض محال سید سکندر شاہ صاحب اپنے دعوی مین کامیاب بھی ہوئے تو لے دیکے یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک جماعت انہی مسلمانون مین سے نکلکر اونمین جا شامل ہوگی۔ اور بیٹہے بٹہائے ایک اور صورت نفاق کی پیدا ہوگی۔ ہم سید صاحب کو صلاح دیتے ہین (اگر وہ ہمارا مشورہ کیون ماننے لگے اونہون نے تو دخلہ کی فیس بھی وصول کرلی ہوگی) کہ بجائے اس خرق عادت کے ظاہر کرنیکے اگر پند و موعظت سے مسلمانون کو آپس کے اتفاق کی تلقین کرین تو وہ اس سے ہزار درجہ بہتر ہوگا۔ وہ بخوبی جانتے ہین کہ اونکے جد امجد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی اعجاز اور معجزے کا دعوی نہین کیا۔ بلکہ اسلام کو فطرتی مذہب قرار دیکر اوسکی تعلیم انہی طریقون سے جاری کی جو فطرت نے ہمین سکھائے ہین اونہون نے کبھی نوق لفطرت باتون اور بہان متی کے سوانگون کو اپنی نبوت مین پیش نہ کیا۔ بلکہ بیحد ریفارمر اور بنی نوع انسان کا حقیقی مصلح بنکر خدا کی بارگاہ سے رحمۃ للعالمین کا لقب حاصل کیا۔ تعجب یہ ہے کہ اونکی اولاد مین ہونیکا دعوے کرین۔ اور باوجود اسکی اونکی سنت پر عمل نفرماوین۔ ہمین افسوس ہے کہ اس قباحت خیز زمانے مین جب کہ مسلمان پہلے ہی سے افلاس اور نکبت کی سبب سے درہم برہم ہورہے ہین۔ یہ آئے دن کے حوادث اونہین اور پراگندہ اور متفرق کرتے ہین۔ اور اگر یہی پیری و مریدی کا سلسلہ جاری رہا تو عجب نہین کہ کسی دن ہندوستان مین مسلمانون کے ہزارون فرقے پیدا ہون جو ایک دوسرے کی جان کے دشمن اور خون کے پیاسے ہون۔ کاش اگر یہ لوگ اسلام کی تاریخ اولٹ کر دیکہین تو انہین معلوم ہو کہ فقط شیعہ اور سنی کے اختلاف نے اسلام کے تمدن کو کتنا نقصان پہونچایا۔ بارے خدا خدا کرکے اوس بڑے تفرقے کی تلافی کی صورتین دکہائی دینے لگی تہین۔ اور دونو فریقون کے پیشوا اپنے اپنے بزرگون کے تجربہ سے عبرت حاصل کرنیکے لیئے آمادہ ہو رہے تھے کہ یکایک ان اندرونی اور باہمی تفرقون نے کچھ اسطرح ناک مین دم کیا کہ دم لینے کی فرصت نہین اور قوم کو مطلق اوبنے نہین دیتے۔ اگر یہی حال رہا تو خدا حافظ۔

ہمارے

نئے قیصر نے جو اعلان ایوان ونڈسر سے ۱۴ر فروری کو ہندوستانی راجون۔ مہاراجون۔ نوابون اور عام رعایائے ہند کو مخاطب فرماکر بھیجا ہے اسمین اوسی اشفاق بزرگانہ اور الطاف خسروانہ کی بو آتی ہے جو اونکی والدہ محترمہ کے الفاظ مین ہوا کرتی تھی۔ آپ کو ہماری نمکحلالی اور وفاداری کا کامل یقین ہے۔ اور آپ برجستہ الفاظ مین اس جوش عقیدت کا ذکر فرماتے ہین جو ہندوستانی باشندون نے اونکی تشریف آوری کے وقت کیا تہا۔ آپ وعدہ فرماتے ہین کہ وہ ہم سے وہی سلوک مرعی رکہین گے جو اونکی والدہ مکرمہ کیا کرتی تہین۔ اور بالعموم اونکے نقش قدم پر چلین گے۔ آخر خاص طور پر ہماری اون ناچیز اور ہیچمیرز خدمتونکا اشارہ فرماتے ہین جو افواج ہند نے سالگذشتہ چین کی مہم مین کی تھین۔ غرضیکہ یہ فرمانا باوجودیکہ نہایت مختصر ہے۔ اور زیادہ تر مختصر اسلیئے ہوگا کہ تار کے ذریعہ سے موصول ہوا۔ مگر پھر بھی جامع ہے اور کوئی ضروری امر فروگذاشت نہین ہوا ہے

ہماری

امپیریس میموریل فنڈ والی تجویز کو بہت سے اصحاب نے پسند فرمایا ہے امید ہے کہ برادران وطن اور گوارون اس موقع کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ کیونکہ ہم خرما و ہم ثواب کا مزا فقط اسی چندے مین ہے۔ ہمارا روئے سخن اس وقت خاصکر اون بزرگوارون کیطرف ہے جنہون نے اس عالمگیر ماتم مین بڑھکر حصہ لیا ہے۔ اور جنہون نے واقعی اسی مشرقی ماتم کا لباس پہنایا ہے۔ اونکے لیئے

ہم مسلمان ہندوستان کو مبارکباد دیتے ہین کہ کلکتہ کے مقتدر مسلمانون مین بھی اب قومی کامون کی تحریک ہو چلی ہے جس شان و شوکت اور دلی تپاک کے ساتھہ اونہون نے سالگذشتہ مین ایجوکیشنل کانفرنس کا استقبال اور مہمانداری کا اہتمام کیا تہا وہ سب پر ظاہر ہے اب اس سال مین وہان کے سربرآوردہ اہل اسلام نے ندوۃ العلماء کو امداد دینے بلکہ اس سال اونہین دعوت دینے کا ارادہ مصمم کر لیا ہے۔ چنانچہ ہمین معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ۱۳ر جنوری کو ایک مجلس منعقد ہوئی جسمین حاجی نور محمد زکریا صاحب کی تحریک اور مولوی ابو الحسن خانصاحب جج عدالت خفیفہ کی تائید پر حاجی موسیٰ صاحب سیٹھہ سورتی اوس مجلس کے صدر نشین مقرر ہوئے۔ بعد ازان مولانا ابو سراج شاہ نظام الدین احمد صاحب نے جو بتقریب سیر کلکتہ تشریف لائے تہے ایک جامع اور مختصر تقریر مین ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض بیان کئے۔ اسپر مولانا زاہد حسین صاحب نے ایک پُرزور اور موثر سپیچ مین ندوہ کی برکات اور فیوض کا ذکر بہ تفصیل بیان کیا اور ندوہ کے بعض سربرآوردہ اراکین کی ذاتی شرافت۔ نجابت تقدس اور تبحر علمی کے حالات بیان فرمائے اور ایسے بزرگوارون کی تشریف آوری کے فواید حاضرین مجلس کے ذہن نشین کئے اور ساتھہ ہی یہہ تجویز پیش کی کہ مسلمانان کلکتہ کے لئے یہہ مناسب ہے کہ اب کے برس اس مجلس کا انعقاد یہین ہو۔ یہہ تجویز آخرکار باتفاق رائے منظور ہوئی۔ بعد مین مولوی منہاج الدین صاحب ترک نے بھی کسی قدر اختصار کے ساتھہ اون برکات کا ذکر کیا جنکی اس مجلس سے وجود مین آنیکی توقع ہے اسکی تائید حکیم عبد الرحیم صاحب دہلوی نے ایک فصیح اور بلیغ تقریر مین کی اور مولوی ریاض الدین احمد صاحب بی اے نے بھی ایک پُرجوش لہجہ مین کچھہ اسی کے بارہ مین فرمایا۔ جب یہہ تقریرین ہو چکین اور یہہ پاس ہو چکا کہ اب کے برس ندوۃ العلماء کو کلکتہ مین دعوت کیجائے تو حاجی نور محمد صاحب ذکریا نے یہ دوسری تجویز پیش کی کہ خاص دار الحکومت کلکتہ مین ایک مجلس بنام معین الندوہ قایم کیجاوے اسکی تائید حاجی بخش الٰہی صاحب سوداگر دہلوی نے کی۔ یہ بھی باتفاق رائے پاس ہوئی۔

بالفعل اس مجلس کے ممبر اور عہدہ دار حضرات ذیل مقرر ہوئے ہین مگر امید ہے کہ عنقریب اسکی تعداد روز افزون ہوگی

نواب امیر حسن خانصاحب بہادر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ۔ مولوی ابو الحسن خانصاحب جج عدالت خفیفہ۔ حاجی سیٹھہ موسیٰ صاحب ملک التجار۔ حاجی عبد الرزاق صاحب ملک التجار۔ حاجی نور محمد صاحب ذکریا۔ سید محمد صغر صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ سید محمد یوسف صاحب وکیل ہائیکورٹ۔ شیخ محبوب علی صاحب رئیس اعظم۔ خان بہادر مولوی بدر الدین صاحب میونسپل کمشنر و جسٹس آف پولیس کورٹ سکرٹری۔ شیخ احسان کریم صاحب سوداگر دہلوی خزانچی۔ حاجی ریاض الدین صاحب بی اے اسسٹنٹ سیکریٹری۔ حاجی شیخ بخش الٰہی صاحب سوداگر دہلوی۔ مولانا حکیم عبد الرحیم صاحب دہلوی۔ مولانا عبد المجید صاحب دہلوی۔ مولانا عبد الحامد صاحب بہاگلپوری۔ مولانا زاہد حسین صاحب۔ مولانا سید نذیر حسین صاحب انبیٹھوی۔ مولانا عبد الغفور صاحب کانپوری۔ مولوی عبد القدیر صاحب ایم۔ اے۔ مولوی سید محمد یوسف صاحب جعفری۔ مولوی عبد الباری صاحب تاجر پٹنوی۔ مولوی عبد اللطیف صاحب۔ حکیم غلام نبی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا محمد معصوم صاحب۔ حکیم سید سجاد صاحب۔ شیخ محمد علی صاحب رئیس۔ صالح محمد داؤد صاحب۔ حافظ مولوی محمد موسیٰ صاحب۔ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب سید محمد شاہ صاحب کشمیری۔ عبد النبی خان صاحب۔ خواجہ احمد حسن صاحب مالک نصرۃ الاسلام۔ مولوی نور الحق صاحب۔

ہم ذاتی واقفیت سے وثوق کے ساتھہ کہہ سکتے ہین کہ ان بزرگوارون مین جنکی تفصیل ہم اوپر کر چکے ہین بعض ایسے صاحب بھی ہین جو بذات واحد اس سارے صرف کا اہتمام بلا شرکت غیرے کر سکتے ہین مگر چونکہ یہہ معاملہ قومی ہے اور ضرور ہے کہ اسکا انتظام قوم کے جمیع افراد کی طرف سے من حیث القوم ہوا سلئے قرین مصلحت یہی خیال کیا گیا کہ ساری مجلس اسکی کفیل ہو چنانچہ بالفعل یہہ تجویز قرار پائی کہ مجلس مذکور امور ذیل کا انتظام کریگی:۔

(۱) سرمایۂ دعوت کا بہم کرنا۔ (۲) دعوت کا اہتمام۔ (۳) اغراض و مقاصد کا وقتاً فوقتاً شایع کرنا۔ (۴) دیگر ضروری معاملات کا انصرام اور عہدہ داران ندوہ سے خط و کتابت کرنا۔ ہم امید کرتے ہین کہ یہ کام جسکی پردازش اس خوبی سے اُٹھائی گئی ہے اسی خوبی اور خوش سلیقگی سے تکمیل کو پہونچے گا جو اس شہر کی حیثیت اور ان اراکین کی شان کے لایق ہے۔ آجتک مسلمانون کی شومی طالع سے کلکتہ کے اہل اسلام مین قومی معاملات کی تحریک بہت کم تہی مگر اسکا یک بیک ہو جانا واقعی اس درماندہ قوم کے حق مین اکسیر اعظم کا حکم رکہتا ہے بشرطیکہ پھر کوئی ایسے موانع درپیش نہ آئین جو بنا بنایا کھیل بگاڑ دین۔ ہم دعا کرتے ہین کہ جس مقلب القلوب نے ہمارے برادران کلکتہ کو ان معاملات مین دلچسپی کی توفیق عطا کی ہے وہ بمبئی کے برادران دینی کو بھی اس طرف متوجہ کرے تو یقین کامل ہے کہ بہت کچھہ تلافی مافات ہو کیونکہ انہی دو مقامات پر ہمین ایسے بزرگوارون کے ملنے کی توقع ہے جنکی ادنیٰ توجہ بڑے بڑے پیچیدہ اور اہم مشکلات کو چشم زدن مین حل کر دینے کی قدرت رکہتی ہے۔ +

ہمارے ہمپیر بعض احباب شاید ناراض بھی ہون کہ ہم نے کچھہ دنون سے حجاز ریلوے کے بارہ مین کچھہ نہ لکھا اونکی شکایت معقول اور ہماری سر آنکھون پر مگر ہمارے جواب کو بھی تو دیکھین کہ حق بجانب ہے یا نہین۔ بات یہہ ہے کہ قوم کی لاپروائی اور غفلت نے کچھہ ایسا دل سرد کر دیا کہ لکھنے کو جی نہین چاہتا۔ میلون تماشون اور لہو و لعب مین ہزارون بلکہ لاکھون اوٹھہ جائین تو مطلق دریغ اور افسوس نہین مگر ایسے کار خیر مین جس مین دین اور دنیا دونون کا فایدہ یقینی ہے ایک روپیہ بھی دینے مین یہانتک تامل ہے کہ باوجود اس قدر دماغ سوزی کے عام چندے کا شاید چار پانچ ہزار روپیہ ہوا ہو۔ مقام انصاف ہے کہ اتنے بڑے ملک مین جہان کم سے کم چھہ کروڑ مسلمانون کی آبادی ہو یہہ رقم کوئی حیثیت رکہتی ہے۔ اگر فی مسلمان ۱/۴ کی حقیر اوسط سے رقم دیتا تو آج ڈیڑھہ کروڑ روپیہ روانہ ہو چکتا۔ مگر ہمین اپنی فضولیات سے اتنی فرصت کہان کہ ایسے امور خیر کیطرف توجہ کر سکین۔ یہہ تو ہم جانتے ہین کہ۔ اندک اندک ہمی شود بسیار۔ مگر جہان اندک ہی کا پتہ نہ ہو تو بسیار کا سرانجام ہونا معلوم۔ یہان تو اندک کا رونا ہے۔ ابہی پہلا مرحلہ ہی طے نہ ہوا تو آگے کیا اور کیونکر ہوگا۔ حق تعالیٰ مسلمانان قنوج کو جزائے خیر دے جو عید الفطر کے دن نماز کے وقت تین سو ستائیس روپیہ ساڑہے چار آنہ کی رقم اس کار خیر مین عطا کر کے داخل حسنات ہوئے۔ اس کی تحریک اس طرح ہوئی کہ ۲۹ر رمضان المبارک کو جمعۃ الوداع کے روز نماز جمعہ کے وقت حاجی محمد ممتاز علیصاحب رئیس قنوج نے شیخ محمد معشوق علی صاحب سے فرمایا کہ آج چونکہ معمول سے زیادہ نمازیون کا ہجوم ہے اسواسطے اسکی تحریک آج ہی کیجائے تو بہتر ہے چنانچہ مولانا موصوف نے برطبق اونکے ارشاد کے حجاز ریلوے کی ضرورت بدلائل بیان کی اور جو فواید اوسکی تکمیل کی صورت مین ہونیوالے ہین اونکی بھی تفصیل کی اور بعد مین یہہ تجویز کی کہ نماز عید کے وقت اسکے لئے چندہ کہولنے کی تجویز ہے۔ سب نے اس مبارک تجویز کو پسند کیا۔ اور عید کے دن بعض سرگرم اور صدر دقوم بھائیون نے جنکے اسمائے گرامی یہہ ہین:۔ منشی محمد عالم صاحب وکیل منشی محمد یعقوب علی صاحب منشی محمد صادق علی صاحب شیخ محمد یوسف علی صاحب۔ حاجی شیخ سعد اللہ صاحب منشی شیخ عزیز الدین صاحب منشی محمد معشوق علی صاحب منشی حفاظت حسین صاحب۔ حاجی غلام نبی صاحب شیخ احمد علی صاحب نے ہر ایک نمازی سے زراعانت طلب کیا اور وہین سا ۳/۴ ۸۶ کی رقم جمع کی۔ جسکی فہرست حسب ذیل ہے:۔

حاجی ممتاز علی صاحب ۱/۲ ۵۰ء۔ شیخ محمد یعقوب علیصاحب ۵۰ء۔ شیخ محمد یوسف علیصاحب ۱/۴ ۵۰ء۔ شیخ محمد عالم صاحب وکیل ۱/۸ ۵۰ء۔ شیخ محمد ظہور علی صاحب ۱/۴ ۵۰ء۔ مولوی سید محمد عسکری صاحب ۱/۴ ۵۰ء۔ حاجی سید احمد حسین صاحب ۱/۴ ۵۰ء۔ منشی شیخ محمد صادق علی صاحب ۱/۴ ۵۰ء۔ شیخ محمد معشوق علی صاحب ۱/۴ ۵۰ء۔ حاجی شیخ فضل حسین صاحب وکیل ۱/۴ ۵۰ء۔ قادر بخش صاحب ۱/۴ ۵۰ء۔ متفرق ۶/۶ ۵۰ء۔

کاش جس طرح قنوج کے مسلمانون کو بروقت و برمحل سوجہی اسی طرح دیگر شہرون کے مسلمانون کو بھی توفیق ہوتی تو جہان قنوج جیسے شہر مین سوا تین سو کی رقم ایک طرفۃ العین مین جمع ہوئی تو بڑے شہرون مین تو ہزارون تک پہونچنا کچھہ عجب نہ تہا۔ اب بھی کچھہ نہین بگڑا۔ عید الضحیٰ مین کتنے دن باقی ہین اور سچ پوچھو تو اوسکی تقریب اس عید سے بھی زیادہ موزون ہے۔ کیونکہ اوس دن حجاز ریلوے مین امداد کرنے سے گھر بیٹھے حج کا ثواب ملنا متصور ہے۔

ہماری رائے مین قنوج کے مسلمان اگر یہہ روپیہ کانسل سلطانی متعینہ بمبئی کی وساطت سے بالعالی مین بھیجدین تو سہل طریقہ ہے۔ اور اوسکی رسید منگا کر آستانہ عالیہ کے اخبارات مین شایع کرا دیں

اب ایسے وقت پر جبکہ نائب السلطنت بحیثیت فرمانروائے قلمرو ہند اپنی تجویز کا اعلان کلکتہ کے ٹاؤن ہال مین بڑے بڑے راجے مہاراجون اور نوابون کے روبرو کر چکے ہون۔ جنکی تقریر کا خلاصہ بلکہ مفصل رپورٹ اس وقت انگلستان کے گھر گھر مین شایع ہو چکی ہو اور جس تجویز کی عملی کارروائی یہان تک پہنچ چکی ہو کہ بیس تیس لاکھ روپیہ بھی جمع ہو چکا ہو کوئی اور تجویز پبلک کی خدمت مین پیش کرنا بجب ظاہر بے سود ہے۔ مگر ہم اتنا کہے بغیر نہین رہ سکتے کہ ہندوستان کی تعلیم اور شائستگی ابھی اس درجہ تک نہین پہونچی کہ مجوزہ رویکٹوریا ہال یہان کارآمد ہو سکے۔ اس مین کچھ شک نہین جیسا کہ ہمارے نائب السلطنت نے فرمایا کہ انگلستان مین لارڈ نلسن کا سٹیچو میسون جہازی سکولون اور سینکڑون بحری ہسپتالون سے مفید تر ثابت ہوا ہے اور پرنس کانسرٹ کی یادگار مین خود آنجہانی ملکہ معظمہ نے ایسی ہی یادگار کو ترجیح دی تھی۔ مگر یہہ مثال دیتے وقت اگر ہمارے حضور وائسرائے انگلستان اور ہندوستان کی حالت کا اندازہ فرماتے تو یقیناً ایسا کبھی نہین کہتے۔ انگلستان تعلیم شائستگی۔ صنعت اور حرفت کے تمام مراحل طے کر چکا ہے۔ اوسکے باشندے ضروریات زندگی اور کسب معیشت سے بالکل فارغبال ہین اونہون نے اپنی قوت بازو عالی دماغی۔ ذہن رسا۔ اور قوت ایجاد سے کافی منفعت اوٹھالی ہے۔ اونکے ملک مین تعلیم اور تربیت اور معاشرت کی تحصیل کے سارے سامان بہمہ وجوہ کافی سے بدرجہا زیادہ موجود ہین وہ کسی فن اور اصناف فنون مین سے کسی کے لئے بھی کسی اور ملک کے محتاج یا دست نگر نہین۔ وہ جو چاہین گھر بیٹھے سب کچھ حاصل کر سکتے ہین۔ اونہین اب اگر ضرورت ہو تو فقط تزئین و آرایش کی۔ اوسکے لئے وہ جو کچھ کرین اور جتنا روپیہ اوٹھائین تھوڑا ہے۔ برخلاف اسکے ہمارے ملک مین باوجودیکہ گورنمنٹ انگریزی کا مبارک سایہ عرصہ دراز سے سایہ فگن ہے۔ مگر پھر بھی حقیقی شائستگی اور سچی ترقی کا ابھی نام و نشان تک نہین۔ یہہ متعدد یونیورسٹیان اور کالج جو ملک مین خال خال نظر آرہے ہین علاوہ ناقص ہونے کے ملک کی ضروریات سے بدرجہا کم ہین اور جو ہین تو وہ لے دے کے فقط اس گوں ہین کہ ہر سال ایک ایسی جماعت پیدا کرین۔ جو تلاش روزگار مین دفتر بدفتر اور محکمہ بمحکمہ ماری ماری پھرے۔ اگر کوئی ٹکنیکل انسٹیٹیوشنز یا صنعت و حرفت کا کالج ملک مین ہوتا تو یہی فرقہ جو آخر کار عسرت اور فقدان روزگار کے ہاتھون تنگ آیا اور عار سلف ہوتا ہے کسی ٹھکانا ضرور ہی لگ جاتا اتنی کثیر التعداد رقم کو ایک محض نمائشی عمارت کی تعمیر مین صرف کرنا ملک کی حالت موجودہ کے بالکل منافی ہے۔ یہی روپیہ جسکی تعداد عنقریب ایک کروڑ تک پہونچ جانے والی ہے اگر کسی ایسی سنٹرل انسٹیٹیوشن کے قائم کرنے مین صرف کیا جاوے تو یقیناً اہل ملک بھی اوس سے بہرہ ور ہون۔ اور علیا حضرت کی روح بھی جنکی گرانمایہ زندگی کا اہم مشن مدت العمر خلق اللہ کا سود و بہبود اور انکی فلاح رہا ہے۔ اس سے محظوظ اور مسرور ہوتی۔ پرنس کونسرٹ کی یادگار (جس کا حوالہ ہمارے نائب السلطنت نے اپنی تقریر مین دیا ہے) یہان کی حالات سے کوئی مناسبت نہین رکھتی مصرع۔ ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد۔ +

آنریبل مسٹر جسٹس چیٹرجی نے جو تجویز اسبارہ مین پیش کی ہے وہ تھوڑی سی ترمیم کے ساتھہ ملک کی پسندیدگی کے قابل ہے۔ اونکی رائے ہو کہ ہر ایک صوبہ مین جداگانہ ٹکنیکل انسٹیٹیوشن قائم کرنے کی کوشش ہو۔ اگر اس مین فقط اتنی ترمیم کی جائے۔ کہ سنٹرل انسٹیٹیوشن تو کلکتہ مین ہو اور اوسکی شاخین کل صوبون کے دارالخلافون یا بڑے بڑے شہرون مین ہون تو اس مین دو نو باتین بغیر ردوکد حاصل ہونا ممکن ہین۔ اور جس جلدی اور گرمجوشی سے ہندوستان کے راجے مہاراجے۔ نواب اور عوام اس چندے مین کثرت اور فراخدلی کے ساتھہ تقدیم کر رہے ہین اوس سے کوئی تعجب نہین۔ کہ مہینے دو مہینے کے قلیل عرصہ مین کروڑ ڈیڑھ کروڑ کی رقم جمع ہو جائیگی۔ کیونکہ آجتک (حالانکہ تجویز کو پیش ہوئے چار ہی دن ہوئے ہین) فقط دو راجون یعنی مہاراجہ صاحب جمون اور مہاراجہ صاحب گوالیار نے پچیس لاکھہ روپیہ دیدیئے ہین۔ اور بنگال کے بعض زمیندارون۔ نوابون اور مالکان کمپنی نے پچاس پچاس اور نوے نوے ہزار روپیہ کی رقمین پیش کی ہین۔ جب یہ حالت ہو تو فقط دارالسلطنت مین اس یادگار کو محدود رکھنا کیا ضرور ہو کیون ہر ایک صوبہ علی قدر مراتب اوس سے اوسی طرح پر مستفیض نہو جسطرح ملکہ آنجہانی کے اخلاق عمیم اور وسیع ہمدردی سے ہوا کرتا تھا۔

اگر ایسے انسٹیٹیوشن کی ضرورت ہمارے اعلے حکام کے خیال مین نہ ہو اور ایک یادگاری عمارت ہی نظر بحالات ملک مناسب معلوم ہو تو ہم نہین دیکھتے کہ کلکتہ مین کیا تخصیص ہے۔ اگر دارالخلافت ہونے کا لحاظ ہو تو گورنمنٹ آف انڈیا کا صدر مقام بمقابلہ کلکتہ کے شملہ مین زیادہ تر رہتا ہے۔ اگر انگریزی تسلط کے اعتبار سے اوس مین قدامت کی ترجیح ظاہر کیجائے تو اس لحاظ سے بمبئی اور مدراس کو تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ قلمرو ہند مین سب سے پہلے بمبئی چارلس اول کو شاہ پرتگال نے اپنی بیٹی کے جہیز مین دی تھی۔ اور مدراس مین سب سے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنا قدم جمایا تھا۔ اور بنگال مین بہت دنون بعد فورٹ ولیم اور کارخانون کی بنیاد رکھی تھی۔

اگر یہہ کہا جائے کہ مدراس اور بمبئی مین یہہ عیب ہے کہ وہ ملک کے وسط مین نہین اور مرکز سے بہت دور ہین تو یہی اعتراض کلکتہ پر بھی عاید ہوتا ہے اور اس اعتبار سے دہلی سب سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ ایک تو وہ مہاراجگان ہنود اور سلاطین اسلام کا قدیم دارالحکومت ہے اور اس مین جہان اور ہزارون قدیم یادگارین اب تک موجود ہین وہان اس نئی یادگار کا اون کے دوش بدوش قائم ہونا بدرجہ غایت موزون ہے۔ علاوہ برآن جب ملکہ معظمہ نے ہندوستان کی حکومت ۱۸۵۸ء مین براہ راست اپنے ہاتھہ مین لی تھی تو اسی دہلی کو فتح کر کے لی تھی۔ اور ۱۸۵۸ء کے اس اعلان کی منادی جسے ہندوستان کا میگنا چارٹا کہا جاتا ہے اسی دہلی مین خاصکر ہوئی تھی۔ خطاب قیصری کا اعلان اور دربار کلکتہ مین نہ ہوا بلکہ دہلی ہی اوس تقریب کے لئے موزون مقام خیال کیا گیا۔ مختصر یہہ کہ ملکہ محترمہ نے جو تعلق ہندوستان سے پیدا کیا وہ نہ تو کلکتہ مین کبھی ہوا اور نہ بمبئی یا مدراس یا شملہ مین بلکہ جب ہوا تو دہلی مین ہوا۔ اور اس لحاظ سے ہماری یہہ سفارش بے وجہ نہ ہوگی۔ کہ اس آخری یادگار کے لئے بھی وہی مقام انتخاب کیا جائے جو اور امور کے لئے ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ اور چونکہ قدیم شاہان ہند کی جمیع یادگارین خاصتہً دہلی مین تعمیر ہوئی ہین اس لئے دہلی سے بڑھکر کوئی اور شہر ہندوستان مین نہین جو اس عزت کا مستحق ہو سکے ہم نہایت خوش ہین کہ ہندوستان کے راجے مہاراجون نوابون اور امرا نے اس معاملہ مین اپنی طبعی فراخ حوصلگی کا ثبوت دیا ہے اور اس عالی حوصلگی سے بیشک کہا ہے کہ خاص انگلستان والے بھی انگشت بدندان ہونگے۔ کیونکہ انہون نے بھی آج تک من حیث القوم اس طرح کشادہ دلی سے کبھی کام نہین لیا۔ پرنس کونسرٹ (شوہر ملکہ معظمہ) کی یادگار مین ایک لاکھہ دس ہزار پونڈ خرچ ہوا تھا اس مین نصف رقم تو لوگون نے چندہ مین دی اور باقی نصف پارلیمنٹ نے دیا تھا۔ اور نلسن کی یادگار مین فقط بیس ہزار پونڈ کا صرف ہوا تھا۔ +

ہمارے پاس ایک صاحب نے اگرہ سے ایک مراسلت بھیجی ہو جس مین یہہ درج ہے کہ صاحب مراسلت ایک سو جلد کتاب بدرالدجی کی (جو شیعہ اور سنی کے مباحثہ مین ہے) حمایت حیدری کے چندہ مین دینا چاہتے ہین۔ کتاب کی قیمت چھ ہوگی۔ صاحب مراسلت کی ہمدردی قومی اور گرمجوشی کے تو ہم صدق دل سے قایل ہین۔ مگر ایسی کتابون کی اشاعت کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہین دیکھتے۔ ہم اگرچہ اعتقاد کے رو سے سنی المذہب ہین مگر جمیع اہل اسلام کو عام اس سے کہ سنی ہون یا شیعہ۔ مقلد ہون یا غیر مقلد۔ غرضیکہ کسی فرقہ کے ہون اہل قبلہ سمجھکر ایک دوسرے کا دینی بھائی سمجھتے ہین۔ اور ملک کے حالات کے اعتبار سے سب کے اغراض اور مقاصد متحد اور ایک دوسرے سے وابستہ خیال کرتے ہین۔ اس وقت جبکہ دولت و حکومت اور تجارت ہمارے ہاتھہ مین نہین اور ادنی سے ادنی باتمین ہم سروکے محتاج اور ہمسایہ قومون کے دست نگر ہین ہمین ایسی فروعات کی تحقیق یا ایسے جزوی امور کے مباحثہ مین اپنے اوقات کا صرف بیجا بالکل زیبا نہین۔ ہم سب کے سب ایک ہی خدا کے بندے۔ ایک ہی رسول کی امت۔ ایک ہی قرآن کے پیرو ہین۔ اور یہی باتین ہمارا حقیقی ایمان قایم رکھنے کے لئے کافی ہین۔ پس کیا ضرور ہے کہ مسایل باہم النزاع مین اوالجھکر اوس آیہ کریمہ پر عمل نکرین جسکے پاک الفاظ یہ ہین فاعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تتفرقوا۔ ہماری استدعا

سب سے پہلا شخص جسنے ترکون کے ساتھ اتحاد قایم کرنے کیضرورت و مصلحت کو محسوس کیا وہ قیصر جرمنی تہا اور سلطان المعظم نے بھی اپنی دانشمندی سے ایسے عمدہ موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ جس سے وہ اجتماع دول یورپ کو جو انکی برخلاف قایم ہو توڑ سکے۔ جب ولیم ثانی قیصر جرمنی نے قسطنطنیہ آنیکا ارادہ ظاہر کیا تو اس رشتۂ دوستی کو جو پہلے ہی سے دونون تاجدارون مین قایم ہو چکا تہا۔ اوسکی آمد کے موقع پر زیادہ مستحکم کرنیکی لیئے سلطان المعظم نے بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آیندہ جو مؤرخ سلطان المعظم کے عہد حکومت کا حال لکھیگا۔ وہ اون تعصبات کے مقابلہ پر جو مثلاً قارص۔ باطوم۔ بلگیریا۔ سائپرس۔ مصر اور تریپولیش کی بکلجانیسے سلطنت عثمانیہ کو پہونچے ہین۔ سلطان المعظم کی اوس لیاقت اور دانشمندی کو خود تحسین و آفرین کہیگا جس سے کہ اونہون نے آخر سال تک تمام یورپ کی چالون کو مات کیئے رکہا۔ اوس تدبیر کی ضرور داد دیگا جس سے اونہون نے یورپ کی ایک طاقت کو دوسری کا ہمیشہ حریف بنا دیا۔ کہ یورپ نے تنگ آکر اپنا ایک اجتماع قایم کیا۔ اور جس کے ساتھ برتنا سلطان المعظم کی رائے مین طاقت واحد کی نسبت زیادہ آسان ہے۔ اور اوس دوشنفہمی کو ضرور ترجیح دیگا جس سے اونہون نے یورپ کی سب سے زیادہ آزاد بادشاہ کے ساتھ فقط چند تحایف دیکر اور اوسکی ملک کی باشندون کو چند تجارتی حقوق عنایت کرکے ارتباط اتحاد قایم کیا۔ اور یہ دوستی فریقین کے ہی حق مین مفید ہے۔"

"ٹرکی نے گزشتہ ۵ سالون مین اصول معاشرت اور دولت مین بہت ترقی کی ہے۔ ان چند سطورمین اون تمام ترقیات کا مفصل حال لکہنا مشکل ہے۔ اس وقت صرف مختلف صیغونکی نہایت نمایان ترقیون کا مجمل حال ہی لکہنا کافی معلوم ہوتا ہے۔ محکمہ جنگ مین جو اصلاحون کا از بس محتاج تہا فوج اور رسد رسانی کی تمام ترتیب از سر نو کیگئی ہے۔ اور بہم انتظام جرمن افسرونکی نیز نگرانی ہوا ہے۔ ہر سال ترکی فوجی افسر حصول تعلیم کیلئے غیر ممالک مین بہیجے جاتے ہین۔ عساکر عثمانیہ کی زیادہ تر تعداد ماسر نیل سے مسلح کیگئی ہے۔ نئی قسم کی توپین اور دیگر آلات حرب بنانیکیلئے اسلحہ خانہ مین جدید کلین مہیا کیگئی ہین۔ اور نئے دو دبارود کے کارخانے قایم کیئے ہوئے ہین۔ سلطان المعظم کے نام پر ایک سالہ موسومہ حمیدیہ نیا قایم کیا گیا ہے۔ توپ خانہ اور رسالہ کیلئے روس اور آسٹریا سے گہوڑے خریدے گئے ہین۔ سالگزشتہ سے بحری طاقت مین بھی اصلاحین ہو رہی ہین۔ پرانی جہازون کے نئے بیڑے کی تیاری مین نہایت ہی متعدی سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ نو یا دس جہاز جینوا اور کیل کے بندرگاہون مین مرمت کیلئے دیئے ہین۔ چار جدید تارپیڈو کشتیان بنانیکا حکم نافذ ہوا ہے۔ اور اوسکارخانون سے وعدہ لیا گیا ہے کہ یہ سب جہاز اٹہارہ مہینے کے عرصہ مین نو ایجاد اسلحہ جنگ سے مسلح کرکے واپس کردیئے جاوین۔"

"سلطنت ٹرکی کی مالی حالت بھی بہت کچھ سنبہل گئی ہے۔ روسی جنگ کی تاوان کا بقیہ بھی ادا کیا جا چکا ہے۔ تمام متفرق قرضہ یک جا جمع کیا گیا ہے۔ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خزانہ خالی پڑا ہے مگر طرفہ یہ کہ ضرورت کیوقت روپیہ ہمیشہ نکل آتا ہے۔ سلطان المعظم کو جو روپیہ یونان سے جنگ کی تاوان کی بابت ملا تہا اسکا بہت سا حصہ جنگی ضروریات کیلئے اب تک جمع ہے۔"

"اس عہد مین ریلون۔ بندرگاہون اور ساحل بحر پر جہازات کے اسباب اتارنے چڑہانے مین سہولت پیدا کرنیکیلئے گہاٹون کی تیاری مین نمایان ترقی ہوئی ہے۔ اور جو گہاٹ خاص قسطنطنیہ مین ایک فرنچ کمپنی نے سلطان المعظم کے حکم سے تیار کیا ہے۔ نہایت ہی اعلے درجہ کا خوشنما ہے۔ ایک اور عظیم الشان گہاٹ بمقام حیدر پاشا فی الحال زیر تعمیر ہے۔ یہ مقام اناطولیہ ریلوے کا اخیر اسٹیشن ہے جس سے ایشیائے کوچک کا تمام اندرونی حصہ تجارت کیلئے کھل گیا ہے۔ اور ملک کی کئی حصون مین مثلاً بیروت سے دمشق تک اور جافا سے بیت المقدس تک ریلوے لائنین جاری ہین۔"

"حصول تعلیم کیلئے ہر ایک قسم کے مدرسے تمام مملکت مین جاری کیئے گئے ہین۔ دار الخلافت اور صوبجات مین بیشمار جدید مساجد اور حشمی بنائی گئے ہین۔ صوبجات کی پولیس اور حکام پولیس کے متعلق اکثر مفید اصلاحون کی تجویز ہے سلطنت کی یورپین حصہ مین امن و عافیت نمایان ترقی پر ہے۔ راہزنی جاتی رہی ہے اور

یہ موجودہ وزیر اعظم کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ البتہ ایشیائی حصہ مین ابہی تک کچھ بے امنی پائی جاتی ہے مگر راہزنون کے بڑے بڑے گروہ منتشر اور اونکے سرگروہ نذر اجل کردیئے گئے ہین۔

"گو بڑی ترقی ہوگئی ہے اور بہت کچھ کیا گیا ہے۔ مگر ابھی تک بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اور امید ہے کہ چند باتین جن کے اظہار کی ہم اجازت چاہتے ہین۔ جلد تر ظہور مین آنیوالی ہین۔ مثلاً باسفورس کی کنارون پر ریل کی تیاری ضروری ہے۔ بحیرہ مارمورا مین جدید اصولون کے مطابق دخانی جہاز رانی کیضرورت ہے۔ قسطنطنیہ مین برقی روشنی کے اجرا سے یہ پایۂ تخت دول یورپ کی دیگر دار الخلافون کے ہم پلہ ہو جائیگا۔ جنکی برابری یہ فقط تاریکی کی باعث نہین کرسکتا۔ لوگون کے سیر و تفریح کیلئے ایک تفریحگاہ (پارک) ہونا چاہیئے اور گہوڑ دوڑ کے لیئے کوئی میدان تلاش کرنے کی حاجت نہین۔ قدرت نے بائیکوس کی وادی کو پہلے ہی سے اس مطلب کیلئے موزون بنا رکہا ہے۔ قسطنطنیہ کی حیثیت کے مطابق ایک میونسپل کمیٹی کی ضرورت ہے اور قسطنطنیہ مین قانون حفظان صحت کے مطابق صفائی کا عمدہ انتظام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میلے وغیرہ کے اخراج کیلئے نیچر نے خود بخود سہولتین مہیا کر رکھی ہین۔ اور یقین ہے کہ اگر تاجران ممالک غیر یا اپنے ہی ملک کے باشندون کی حوصلہ افزائی کیجائے تو جلدی ہی قسطنطنیہ تمام یورپ مین نہایت پر فضا۔ نہایت صحت بخش اور خوشنما دار السلطنت ہو جائے۔"

ایک امر جس مین سلطان حال کے عہد حکومت مین ترکون نے نمایان ترقی کی ہے جسکا ذکر اوسکی رعایا کی جانب سے اظہار جان نثاری کے جوش مین شاید پورے طور پر نہ ہو سکے۔ مگر جسکو مین نظر انداز نہین کرسکتا وہ عورتونکی آزادی ہے۔ اعلے خاندانون مین کثرت ازدواج کی رسم اگرچہ بالکل جاتی نہین رہی تاہم نامزدی تو ضرور خیال کیجاتی ہے۔ تعلیم نسوان کیطرف خاص توجہ کیجاتی ہے۔ سرکاری اور نیز پرائیویٹ تعلیم گاہون مین لڑکیونکی کچھ کم عزت نہین ہوتی بلکہ اونکے ساتھ مثل اطفال کے سلوک کیا جاتا ہے۔ اکثر قابلقدر اور معتبر ترکی اخبارات کی ایڈیٹر اور نامہ نگار ترکی خاتونین ہین۔ اور مقبول عام کتابونکی مصنفون کی فہرست مین زیادہ عورتونکے ہی نام ہین۔ پردہ کا رواج کم ہو گیا ہے۔ اسکی بجائے ایک نقاب استعمال کیا جاتا ہے۔ اور واقعی اس قسم کا حجاب مانع جہالت کا بقیہ ہے۔"

مسافر جہاز

اس سال مجھ کو سفر حجاز کا اتفاق ہوا ہے تو مین جانتا ہون کہ جو کچھ کیفیت مجھ پر گذرے یا گذری اوسکی اطلاع اپنے بہائیون کو دون اور ضروری امور سے انہین آگاہ کرون۔ اس سال اگرچہ ہماری سرکار نے مسلمانون کو اس فرض عظیم کیلئے دو راستے کہولدیئے ایک کراچی کا دوسرا چاٹگام کا۔ اور مجھکو آسانی کراچی کی راہ سے تھی بسبب قرب کے۔ چاٹگام سے جانے مین ایام سفر کی مقدار سہ گونہ، یا کچھ کم و بیش۔ مگر اعلان کا یہ جملہ کہ "اگر ایک موت بھی کراچی کیطرف ہو گئی تو راستہ روک دیا جائیگا" اوس طرف جانیسے مانع ہوا۔ اور شوق نے مایوسی کے خیال کو پسند نہ کیا۔ اور اس دور دراز راستہ کو نہایت خوشی کے قبول کیا۔ مینے اپنے اس قصد کی اطلاع اپنے احباب و آشناؤن کو دو وجہ سے نہین دی تھی۔ ایک یہ کہ خدا جانے کیا اتفاق ہو۔ اور میرے جیسے مزاج کے لوگ کوئی قطعی فیصلہ اس قسم کے کامون مین کر بھی نہین سکتے۔ دوسرے یہ خیال تہا کہ اگر اسکا اعلان عام ہو گیا تو بہت سے احباب ہمراہی کا قصد کرینگے۔ اوس وقت معیت سے انکار بھی مناسب نہ ہوگا۔ اور معیت کے فرائض کا نباہنا اور مختلف مزاجون کے حضرات سے عمدہ معاشرت رکہنا نہایت دشوار معلوم ہوا۔ تاہم بعض نہایت خاص احباب کو وقت روانگی علم ہوا۔ اور سات حضرات ہمراہ ہو گئے۔ کانپور سے کوٹہ تک ریل پر آیا۔ پھر شمر پر سوار ہوا اور چاندپور تک اوسی پر آنا ہوا۔ وہان سے پھر ریل پر چاٹگام پہونچا۔ راہ مین بعض مقامات پر کچھ کچھ دیر قیام بھی ہوا۔ جسکا ذکر فصول ہے۔ راہ مین اکثر احباب روکتے رہے۔ بعض تعزیزین نے کہا کہ بسرکار نے اجازت دیدی تھی۔ مگر اب پھر ممانعت کردی ہے۔ فلان تاریخ کلکٹر صاحب نے

Chamberlain's Cough Remedy.
یہ دوا سخت سے سخت زکام اور اس کے متعلق تمام مشکل اور پیچیدہ شکایات کو شب بہر مین دور کردیتی ہے مثلاً نمالو اور حلق کی خارش آواز کی خرابی۔ گلے کی خراش اور شدت کی کہانسی وغیرہ۔ شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر کے ہان سے ملیگی

Chamberlain's Pain Balm
یہ درد کی دوا لگاتے ہی بہت جلد امراض ذیل کو شفا کلی بخشتی ہے۔ بگڑی کی خصوصت جیسے مفاصل۔ عضلات اور جوڑونکی سختی و خرابی دور کرنیکیلئے ہر دم تیار رہتی ہے۔ شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملتی ہے۔

نقیہ مضمون منذرجہ صفحہ ۹ - ۱۰ اخبار ۱۱ر فروری

کمیٹی کی۔ ہم بھی موجود تھے۔ کلکٹر صاحب نے کہا کہ اِن وجوہ سے سرکار ممانعت کرتی ہے"۔ کسی نے مجستانہ دریا کی درازی سفر سے ڈرایا۔ اور نقشہ کہو لکر چاٹگام سے جدہ تک کا بتود دکھایا۔ اور جہاز کے راہ کا معائنہ کرایا۔ شوق نے اسکی کچھ پروا نکی۔ گو تندہ مین قریب دوپہر کے قیام رہا۔ وہان ایک صاحب ملے۔ اونہون نے ہمراہیون کو اور بھی مایوس کیا۔ یعنی کہا کہ ہم بھی حرمین شریفین جانیکا ارادہ رکھتے تھے۔ مگر چاٹگام سے آئے ہوئے بعض احباب نے بیان کیا کہ ایک جہاز جانیوالا ہے اوسمین جس قدر لوگونکی گنجایش معین ہوئی تھی انکی تعداد پوری ہوگئی اور بہت لوگ واپس کردیئے گئے۔ مگر مینے اسکی بھی پروانہ کی اور چاٹگام پہونچا۔ یہ شہر بنگالہ کا گویا سرا ہے کسی سے آشنائی نہین۔ اجنبی لوگ۔ اجنبی زبان۔ خاص لوگ اردو سمجھتے اور بول سکتے ہین۔ میرے ایکدوست مدرسہ محسنیہ کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ مجھے خیال تہا کہ وہ ہونگے۔ مگر یہان آکر معلوم ہوا کہ وہ ڈاکہ بد لگئے۔ ہمنے سرائے دریافت کی تو معلوم ہوا کہ یہان سرائے نہین ہے۔ اب فکر ہوئی کہ نہ کسی سے ملاقات ہے نہ یہان کوئی سرا ہے پھر کہان ٹھہرین۔ بعض نے کہا کہ جامع مسجد کے قریب مدرسہ کے مدرس اول رہتے ہین۔ ہم وہان گئے۔ اور حسن اتفاق سے طالب علمی کے زمانہ کے وہ ملاقاتی نکلے۔ اونہون نے اپنے ایکدوست وکیل کے مکان پر ٹھہرایا۔ وہان ایک شب رہے اور قرنطینہ حجاج مین داخل ہونیکا مشورہ کیا۔ اوس مشورہ مین منشی عبدالعزیز مترجم دفتر سرکاری بھی تھے۔ اونہون نے بہت ہمدردی کی اور کہا کہ ملازمین قرنطینہ سے مجھے ملاقات ہے۔ مین ہمراہ چلکر حالات دریافت کرونگا۔ غرضیکہ ۱۴ر دسمبر روز جمعہ وہان گئے اور داخل قرنطینہ ہوئے۔ ایک سو دو پیہ کرایہ جہاز و خوراکی فی آدمی داخل کیا۔ اور نو پیہ کرایہ ریل واپسی کا۔ بہت سے لوگ ہمسے پہلے کے داخل ہو چکے تھے۔ جہاز کی روانگی پہلے ۱۵ر دسمبر کو مقرر ہوئی تھی پہر ۲۵ر کو مقرر ہوئی۔ مگر کسی وجہ سے ملتوی ہوگئی۔ ۲ر جنوری مقرر ہوئی۔ اور اوس روز بھی روانگی ملتوی رہی۔ ۳۰ر کو اوس کمپ سے ہم روانہ ہوئے۔ ۱۹ روز کمپ حجاج مین رہنا پڑا۔ اس کمپ مین رہنے کے لیے یہ شرط ہے کہ جو احاطہ اسکے لیئے مقرر کردیا گیا ہے اوسکے اندر کسی غیر شخص کو آنیکی اجازت نہین اور نہ اندر کے شخص کو باہر جانیکی اجازت ہے۔ اگرچہ اصل قرنطینہ دس ہی روز کا ہے۔ مگر داخل ہونیکے بعد جو شخص قرنطینہ مین آجائے اوسی خواہ کتنے ہی روز وہان رکھا جائے رہنا پڑتا ہے۔

کمپ حجاج چاٹگام کی کیفیت

یہ وہ مقام ہے جہان حاجیونکے لیئے قرنطینہ ہوتا ہے۔ شہر چاٹگام سے یہ میدان چار پانچ میل ہے۔ اس شہر کی آبادی مین اکثر نشیب و فراز ہے۔ زمین کے ٹیلے مثل چھوٹے پہاڑ کے جابجا بلندی مین ہین۔ اور اس بلندی پر اکثر مکانات ہین کمپ مین۔ جو زمین برابر ہے اوس مین حجاج کیلئے چھپر پڑے ہین۔ اور بلندی پر افسر قرنطینہ کیلئے چھپر ہے۔ حاجیونکو رہنے کیلئے جو جگہ ہے اوسکے گرد تار اسطرح لگا دیئے ہین جسطرح اکثر مقام پر ریل کی دونو طرف لگے ہوئے ہوتے ہین۔ اوسکے بالکل متصل اوسیطرح کا دوسرا احاطہ ہے جس مین داخلہ کے روز لوگ جمع ہوتے ہین۔ اور اوس سے روپیہ لیکر نام لکھا جاتا ہے اور وہین ایک مقام پختے بنے ہوئے ہین جن مین ایک مین آدنی اور روئی دار کپڑون کو دھونی دیجاتی ہے۔ دوسرے مین سوتی کپڑون کو دوائی کے پانی مین ڈبو دیا جاتا ہے۔ غرضیکہ کپڑون مین کوئی نقص نہین آتا۔ بجز اسکے کہ سفید کپڑونکی اشتری جاتی رہے اور نہین سوکھا کر پہرتہ کرنا پڑے۔ اسمین شبہ نہین کہ ہجوم کیوقت دقت ہوتی ہے۔ اس دھونی اور غوطہ دینے کے بعد ڈاکٹر یا جس کو وہ اجازت دے اوس کپڑون پر مُہر لگاتا ہے جو اسبات کی نشانی ہے کہ اب یہ کپڑا قرنطینہ مین لیجانیکے لائق ہوگیا۔ پہر داخلہ کیوقت ڈاکٹر خود کہڑا ہوکر اسباب کا معائنہ کرکے اسباب قرنطینہ کے اندر رکھا جاتا ہے اور لوگ باہر رہتے ہین۔ پہر یکبارگی سب کو اندر جانیکا حکم ہوجاتا ہے تمام ملازمین قرنطینہ کو مینے نرم مزاج پایا۔ موقعہ حتی الوسع بہت چشم پوشی بھی کرتے ہین۔ اور بعض تو بہت ہی نیک ہین۔ مثلاً امسال چھوٹے کرانی ظہیرالدین احمد جو ایک خاندانی شخص ہین انکے باپ دادے مشہور اور معتبر علماء مین تھے۔ انہون نے عربی نہین پڑہی صرف انگریزی انٹرنس تک پڑہی ہے۔ یہان چار ہیڈ کانسٹبل مقرر ہین۔ اور دو کرانی جن کے اختیار مین کمپ کا نظم و نسق ہے اور ایک سول سرجن اور ایک انگریز افسر ہے۔ امسال ایک کم سن نیا انگریز آیا تہا۔ آتے ہی اول اول تو اس کی تیز مزاجی ظاہر ہوئی۔ مگر آخر مین وہ تیزی جاتی رہی۔ سول سرجن اگرچہ ہندو بنگالی ہے۔ مگر نیک مزاج نرم دل ہے۔ اس کمپ مین حجاج کے رہنے کیلئے پہونس کی بارکین بنی ہین۔ سونے کیلئے پلنگ نہین ہین۔ بلکہ سوا ہاتھ اونچی یا کچھ کم بانس کی دس مچان ایسی بنائے ہین کہ آدمی اچھی طرح لیٹ سکتا ہے۔ اور چونکہ یہان بانس کم ہوتا ہے اور یہ مچان بانس کی پوست کے بنے ہوئے ہین اسلیئے سخت نہین ہوتے ہین۔ مردونکے لیئے جو چھپر ہین وہ تو اس سرے سے اوس سرے تک برابر کہلے ہین۔ اور زنانہ بارکین پر وہ دار ہین اسطرح کہ ایک مین مرد رہے دوسرے مین عورتین اور بہت وافر مکانات تھے جس وقت ہم ٹہرے تھے اوس وقت چھ سو سے زائد حاجی تھے اور متعدد بارکین خالی تہین۔ ہم آٹھ آدمی ایک بارک مین رہتے تھے۔ متعدد جگہین مختلف کامون کے لیئے متعین کرلی تہین۔ پانچونے عمدہ بنے تھے اور بہت تھے۔ مگر حاجیونکی بے تمیزی سے وہ نہایت خراب رہتے تھے۔ اگرچہ دو وقت روزانہ ہوئے جاتی ہین۔ ہم تو بھنگی کو کچھ دیدیا کرتے تھے اور اتفاق سے وہ بھنگی کانپور کا تہا جس وقت ہمکو حاجت ہوتی ہمارا آدمی پہلے جاکر اوسکو اطلاع کردیتا تہا۔ اور وہ فوراً ایک درجہ کو دہو کر صاف کردیا تہا۔ بعض نقایص اسوجہ سے ہے کہ حاکم وقت ہماری طرز معاشرت سے کامل آگاہ نہین۔ اونہون نے ہر چیز سے حتی الوسع واقفیت حاصل کرکے اپنے خیال کے موجب بنوایا۔ اوسمین بعض امور کی غلطی ہماری طرز کے موجب رہجانا تعجب کی بات نہین ہے۔ اور نہ حکام کی بیتوجہی کی دلیل ہے۔ بلکہ اون مسلمانونکی بے توجہی یا بیعقلی کی دلیل ہے جو حکام کو رائے دے سکتے تھے اور واقعی حالت سے مطلع کرسکتے تھے۔ مگر اونہون نے نہین کیا۔ سامنے پردہ کی دیوارون پر ٹاٹ کے پردے پڑے تھے۔ مگر وہ اکثر پھٹ گئے تھے اب اسکی اطلاع اون مسلمانون کو ضرور تھی جو وہان ملازم تھے۔ حجاج وہان ایک مہینہ تک رہے وہ افسر سے کہتے مگر کسی نے نہین کہا۔ مینے بعض ملازمین سے کہا تہا مگر وہ بیسود امر تہا۔ جو طرز کہنے کا تہا اسطرح نہین کہا زیادہ تر سستی کیوجہ سے اور کچھ نا اتفاقی کے خیال سے۔

کہانیکا انتظام بھی اچھا تہا۔ کہانیکے انتظام کیلئے یہان ایک شخص کو ٹہیکہ دیا جاتا ہے کہ اسقدر حاجیون کو چاول۔ دال۔ آٹا۔ ترکاری وغیرہ وغیرہ۔ فی کس اس مقدار سے دینا ہوگا۔ وہ ٹہیکہ دار وہین رہتا ہے اور اپنے ہاتھ سے تولکر رسد دیتا ہے چونکہ ملک بنگالہ ہے اکثر جانیوالے بنگالی ہوتے ہین۔ اس لیئے چاول دال پکا کر دونو وقت تقسیم ہوتا ہے۔ اسی مقدار ہوتی ہے کہ کافی ہوتی ہے اور جو ہندوستانی جاتے ہین اونہین آٹا۔ گوشت ترکاری گھی مصالحہ ملتا ہے وہ خود پکانیکا انتظام کرتے ہین۔ چنانچہ ہمکو بھی ملتا تہا۔ ہم آٹھ آدمیونکو اس قدر ملتا تہا کہ کہا نہین سکتے تھے۔ جو بچتا تہا وہ غرباء کو دیدیتے تھے۔ کیونکہ جو رسد ہمکو ملتی تھی سرکار نے اسکی حساب سے دام ہمسے منگی لیئے تھی۔ اس لیئے وہ ہماری ملک ہے۔ چونکہ ٹہیکہ دار نہایت امانتدار شخص ہے۔ اسلیئے کسی شئے مین کمی نہین ہوتی ہر شئے پوری مقدار مین ملتی اور کافی ہوتی ہے۔ غرضیکہ ہمارے نزدیک قرنطینہ مین کسی قسم کی تکلیف نہین ہے بجز اسکے کہ انتظار روانگی ہے۔ اس انتظار کی جو تکلیف ہو یا کسی کو اپنی نادانی کی وجہ سے کوئی تکلیف ہوجائے۔ البتہ یہ سنا گیا کہ جو افسر داخلہ کے روز نام لکھتا ہے اور روپیہ داخلہ کا لیتا ہے وہ رشوت لیلیتا ہے۔ لوگ شوق مین آکر دیدیتے ہین تاکہ نام کسیطرح درج ہوجائے کیونکہ یہ کلیہ نہین ہے کہ جو آئے وہ داخل ہی کرلیا جائے۔ بلکہ ایک مقدار متعین ہوتی ہے کہ اس جہاز مین اسقدر حاجی لیئے جائینگے۔ اور بلائے طاعون نے شہر دنکی تعیین بھی کردی ہے۔ اکثر جانیوالے اسکی تحقیق نہین کرتے اور چلے آتے ہین بعض ملازمین سے مینے سنا کہ اس مرتبہ دو ہزار آدمی واپس کئے گئے ہونگے۔ مقامات طاعونی کے علاوہ بھی اسقدر حاجی آتے ہین کہ وہ سب نہین جاسکتے۔ اس لیئے داخل کرنیوالے کو گنجائش ملتی ہے کہ وہ ایک کو داخل کرے اور دوسرے کو نکرے۔ اور باوجود جگہ باقی رہنے کے بھی کہدے کہ اب جگہ نہین ہے۔ ایسی شخص کا انتظار کرے جو کچھ دی اور ایسا شخص ملنے کے بعد اوسکا نام درج کرے۔ غرضیکہ متعدد لوگون سے ایسا سنا مگر ہمنے اسکی تحقیق نہین کی۔ کیونکہ ہمین خود ایسا واقعہ پیش نہین آیا۔

اس کمپ مین دو جگہ نماز کیلئے چھپر ڈالی گئے ہین اور محراب وغیرہ شکل مسجد بنادیئے گئے ہین۔ جس مین جماعت نماز پڑہتے ہین جب ہم گئے ہین اوس وقت کوئی خاص امام اون مسجدون مین نہ تہا۔ اکثر اختلاف اور جماعت مین افتراق

Chamberlain's Cough Remedy.

دمہ اور کہانسی وغیرہ امراض کو بالخصوص اور سینہ پھیپھڑے گلے اور حلق سے متعلق جملہ شکایات کو بالعموم حکمی اور تیر طبیعت شفا بخشتی ہے۔

Chamberlain's Colic Cholera & Diarrhoea Remedy

انٹڑیون کے امراض مین دہاڑ جگہ ہضم کا سیاب اور بدہضمی علاج مین لائی گئی ہے اس سے ہمیشہ شفا ہوتی ہے اور ہوتی بہت جلدی سے انتہا درجہ شدید اور خطرناک حالت مین بھی اسپر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ پیچش سرودرد۔ گرانی اسہال اور انٹڑیون کے متعلق جملہ امراض مین اس کا استعمال کرو۔ یہ دواشیخ ..... شیخ فیروالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر ملسکتی ہے

ہوتا تہا۔ مینے موجودہ اہل علمون کو جمع کرکے سب کے اتفاق سے قاری حفیظ الدین احمد کو امام مقرر کردیا۔ اوس وقت بہت بڑی جماعت پنجوقتہ ہوتی تھی۔ دوسری مسجد مین کم لوگ پڑہتے تھے وہان ضرورت نہ تہی اور مولوی ..... ایکو قریب رہتے تھے۔ اکثر وہی نماز پڑہایا کرتے تھے مسجدون مین چٹائی کا فرش ہے۔ اور چٹائی بھی بانس کی اور جس وقت جو ضرورت روشنی وغیرہ کی پیش آتی۔ وہ فوراً ہوجاتی ہے۔ ٹہیکہ دار کے اہتمام سے دو دوکانین بہی یہان ہین جن مین حاجیون کے لیے ہر قسم کی ضروری چیزین فروخت ہوتی ہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ گورنمنٹ نے حجاج کو آرام کیلیے جو قواعد مقرر کیے ہین۔ غالباً کل یا اکثر یہان برتے جاتے ہین۔ یہان حجاج کی شناخت بہی کامل طور سے ہوتی ہے۔ اول تو کتاب پر انگوٹہی سے نشان کرلیتے ہین جو حال کی ایجاد ہے اور رجسٹری بہی کردیجاتی ہے پہر روانگی سے دو روز قبل ہر ایک کو بلاکر ڈاکٹر اور کیمپ کا افسر انگریز خود دیکہکر اوسکے چہرہ وغیرہ سے دو نشان لکہتے ہین اور اوسکو نام کے مقابلہ مین اوسکی انگوٹہی کا نشان اور اوسکے چہرہ وغیرہ کا حلیہ لکہا جاتا ہے۔

قسطنطنیہ سے روانگی ۳ر جنوری کو روانگی مقرر تہی۔ ۷ بجے صبح کو سپیشل گاڑی آئی۔ اور اوسمین شہر کا مجسٹریٹ اور شہر اور جہاز فی کے دو سپرنٹنڈنٹ اور دیگر انگریز چالیس قلیون کو لیکر آئے۔ حاجیون نے اپنا اپنا اسباب نکالکر گاڑی کے قریب احاطہ کے اندر رکھدیا۔ اور مجسٹریٹ نے قلیون سے اسباب اٹہواکر اپنے سامنے مال گاڑی مین نہایت آہستگی اور شائستگی سے رکھوایا۔ پہر حاجیون کو ترتیب سے سوار کیا۔ کیمپ کے افسر نے کرانی سے کہا کہ حاجیون مین جو ذی رتبہ ہو اوسے سکنڈ کلاس مین بٹہادو۔ چنانچہ کرانی مجھے اور ایک ذی علم کو آکر لیگیا۔ ہمنے اوس وقت ٹکٹ ادنیٰ درجہ کا لیا تہا۔ اور بقصد امتیازی حالت منظور نہ تھی۔ مگر اوسیطرف سے ہوئی تو مجبوری تھی۔ جب مین بیٹہا تو مدرسہ کے طلباء اور شہر کے بعض حضرات تارکی اوسطرف دیکہنے کھڑے تھے۔ کیونکہ ملاقات کی ممانعت ہے۔

یہانکے طلباء کی حالت مختصراً مجھے یہ بہی کہنا ہے کہ اسطرف کے لوگون کو علماء اور فقراء سے زیادہ عقیدت مندی ہے اور عربی کے پڑہنے والے زیادہ ہین خیال کرنیکا مقام ہے کہ یہانکے مدرسہ مین اس وقت چھ سو سے زائد عربی خوان طلباء کی تعداد ہے۔ اور دریافت ہوا کہ مدرسین وغیرہ کی تعیین سے کمی ہوگئی ہے پہلے تہرار سے زائد طلباء کی تعداد تہی۔ اور یہ طلباء کل بنگالی ہین۔ کوئی انمین دوسرے ملک کا نہین ہے۔ ہندوستان مین کون مدرسہ عربی ایسا ہے جس مین اس قدر طلباء رہون۔ ایک مدرسہ مین تو کیا ہندوستان کی کل مدارس اسلامیہ مین ہندوستانی طلباء کی تعداد اسکا تہائی چوتہائی حصہ بہی نہ ہوگی۔ ہندوستان مین جہان مدرسے آباد ہین۔ اکثر بنگالی اور ولایتی طلباء سے۔ یہان کے طلباء کو علماء اور صلحاء کی ملاقات کا اسقدر شوق دیکہا کہ حیرت ہوتی ہے۔ کیمپ حجاج شہر سے تخمیناً پانچ میل ہے اور راہ مین گیستان ہے باوجود اس قدر بعد اور دشواری راہ کے غالباً کوئی دن نہین گذرا کہ طلباء کی جماعت ملاقات کیلیے نہ آئی ہو یہ کہ اسقدر بعد اور راہ کی دشواری نہی ہو کی آرزو مین گہومے ہین اور بے نیل مرام واپس گئے ہین۔ کیونکہ اندر جانے کی ممانعت تہی۔ نہ وہ اندر جاسکے نہ مجھ کو اونکی آنیکی اطلاع ہوئی ملازمین کیمپ سے طلباء کہتے تھے۔ کہ ہماری آنے کی اطلاع کردو۔ مگر ملازمین بہت کم اطلاع کرتے تھے۔ اور یہ کہتے تھے کہ ہم تکلیف دینا خلاف ادب سمجہتے ہین۔ پہر لطف یہ ہے کہ وہ طلباء یہ ان برداشت صعوبت اور بے نیل مرام واپس جانیکی اپنے ارادہ سے باز نہین رہتے تھے۔ بعض تین تین مرتبہ واپس گئے ہین۔ اور پہر اگر کسی حیلہ سے مے ہین اور یہ آمد و رفت اوس ریگستان مین پیدل ہوتی تہی۔ یہ شوق لائق لحاظ ہے کہ پانچ میل ریگستان مین چلکر آنا اور گھنٹون کہڑے رہکر واپس جانا اور پہر اوسی شوق سے دوبارہ آنا اس مین چہوٹے اور بڑے طلباء ہی تھے سب کا یکسان شوق تہا ہندوستان مین ہمنے کسی مدرسہ کے طلباء کو اہل علم سے ایسا حسن ظن اور شوق سے ملنے والا نہین پایا۔ بلکہ اکثر تو اپنے اساتذہ کے سوا اورون کو حقارت سے دیکہتے ہین۔ اور جو کسیقدر بہی علم سے مس رکہتے ہین وہ تو مناظرہ کیلئے طیار رہتے ہین۔ الا ماشاء اللہ۔ اگرچہ مین اس کہنے مین اپنے ملک کی کیا اپنی ہی برائی کرتا ہون۔ مگر امر حق کا اظہار کرتا ہون۔ البتہ اسقدر افسوس کرتا ہون کہ باوجود صرف کثیر ہونیکے تعلیم ایسی نہین ہے جیسی چاہیے۔ میزان سے لیکر آیہ اور مسلم الثبوت تک دس جماعتین ہین۔ اور دس بارہ مدرسے بہی ہین۔ ادب بہی ہوتا ہے۔ مگر کوئی نتیجہ نہین۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء مین ابتدائی تعلیم کی حالت جنہون نے دیکہی ہے وہ بے تامل کہین گے کہ ایسی تعلیم کہین نہین ہوتی۔ خدا اوسے نظر بد سے بچائے اور انہی کے ہاتہ مین تعلیم رہے۔ جن کی تعلیم سے ملک مین دارالعلوم کا غلغلہ مچ رہا ہے میرے خیال مین تو یہ نتیجہ مولانا محمد فاروق صاحب اور مولوی عبداللطیف صاحب کی طرز تعلیم اور بے انتہا محنت کا ہے۔ اس جملہ معترضہ کو چہوڑ کر اصل مطلب لکہتا ہون۔ غرضیکہ نو بجے دن کے سپیشل ٹرین روانہ ہوئی اور تقریباً دو گہنٹے مین دریا کے قریب پہونچی۔ دریا سے بہت ہی متصل ریل کی سڑک ہے۔ وہان گوٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ وغیرہ کے مہتمم تھے۔ انکی تیز مزاجی کی شکایت سنی گئی تھی۔ مگر مینے تو کوئی تیز مزاجی نہین دیکہی۔ بلکہ یہ دیکہا کہ اپنے کام کو بہت مستعدی اور تیزی سے کرتے ہین۔ مینے تو یہ بہی دیکہا کہ بعض حاجیون کا مختصر اسباب اوٹہاکر اپنے ہاتہ سے دوسرے کو دیدیا۔ جسکو وہ دینا چاہتا تہا۔ مین سٹیمر مین سکنڈ کلاس کی تلاش مین اسطرف کہڑا تہا۔ میری طرف آکر بہت نرمی سے کہا کہ آپ ادہر جائین۔ البتہ ہمارے بہائیونکی بے عقلی ہے کہ بے ضرورت ہجوم کرکے گرے پڑتے ہین۔ ایک دوسرے کو دباتا ہے۔ حالانکہ جانتے ہین کہ سب بیٹہین گے۔ کوئی رہ نہین جائیگا۔ ہجوم کیوقت وہ روکتے تھے۔ جب لوگ نہین مانتے تھے تو ڈانٹتے بہی تہے۔ یہ اوسیوقت جب لوگ نہین سنتے تھے۔ اب انصاف یہ ہے کہ یہ قصور ہمارے بہائیون کا تہا نہ کہ اوسکا۔ سٹیمر پر بٹہانے مین اس قدر راحت و آسانی حکام کو منظور تہی کہ ایک سٹیمر پر اوتنے ہی آدمی بٹہاتے تھے جتنے خوب آرام سے بیٹہ سکتے تھے۔ ممکن تہا کہ ایک ہی سٹیمر مین بہر دیتے۔ اس خیال سے کہ تہوڑی دیر کیلیے اسمین بیٹہنا ہے کیونکہ سٹیمر مین بیٹہکر اوس جہاز پر جانا تہا جو حاجیون کو لیجانیکو بمبئی سے آیا تہا۔ وہ کنارہ دریا سے شاید پندرہ سولہ کوس کہڑا تہا۔ غرضیکہ عصر کیوقت جہاز تک پہونچے۔ اور صاحب مجسٹریٹ وغیرہ نے حاجیون کو جہاز پر سوار کرایا۔ اور اسباب اتروادیا۔ مجھے یہان یہ کہنا ہے کہ کیمپ حجاج سے لانے اور جہاز پر سوار کرانے تک جو حکام کی مستعدی اور غریب حاجیون سے نرمی دیکہی۔ اوس سے بار بار یہ دل مین آتا تہا کہ اسی موقع شناسی اور غریب نوازی کی وجہ سے انکی سلطنت کو ترقی ہے۔ اعلیٰ حکام جس خوبی اور توجہ سے غریب حاجیون کا کام کرتے تھے۔ اوسکی تشبیہ یون دیسکتا ہون کہ جسطرح کوئی پدر مہربان اپنی اولاد نابالغ کے امور ضروریہ کا اہتمام کرتا ہے۔ اور یہہ بہی کہہ سکتا ہون کہ جسطرح کسی نادان امیر کے نمکحلال اور ہوشیار ملازم اوس امیر کا کام کرین۔ غرضیکہ اوس وقت ایسی حالت تہی کہ مجہے دیکہہ دیکہہ کر حیرت ہوتی تہی اور اس امر کا یقین ہوتا تہا کہ گورنمنٹ کا روکنا اور قسطنطنیہ کا حکم دینا ضرور حجاج کی نفع کیلیے ہے۔ گو کسی کی سمجہ مین نہ آوے۔ اور خواہ مخواہ اپنی نافہمی سے سرکار پر اعتراض یا بدگمانی کرے۔ اگر راحت رسانی منظور نہ ہوتی تو اعلیٰ حکام کی بذات خاص ایسی توجہ اور مستعدی کی کیا ضرورت تہی۔ پولیس کا اہتمام کافی تہا۔ ممالک مغربی و شمالی سے جو حاجی روانہ ہون اونکے لیے سپیشل گاڑی چہوڑی جاوے۔ اور کمی کی صورت مین ایک پوری گاڑی حاجیونکے لیے خاص کردیجاوے۔ مگر افسوس کہ اس سال اب تک کیمپ الہ آباد مین ایک ہی صاحب صلع الہ آباد سے آئے حاکم ضلع کو خیال ہوا کہ گورنمنٹ کا حکم سپیشل کا ہے یا پوری گاڑی کرنیکا۔ اور یہان ایک ہی شخص ہے۔ اب ایک شخص کیلیے پوری گاڑی بہی ناز یبا ہے اور خرچ فضول ہے۔ غرضیکہ اونہون نے کمشنر سے کہا اور کمشنر صاحب بہادر نے گورنمنٹ کو لکہا۔ وہان سے ایک درجہ کیلیے حکم آیا۔ لہذا اونکے لیے ایک درجہ چاٹگام تک خاص کیا گیا۔ اور ایک نائب تحصیلدار اونکی مصاحبت کیلیے دیدیے گئے۔ کہ وہ چاٹگام تک پہنچا گئے۔ غریب حاجیونکا اس قدر پاس خاطر قابل ملحوظ ہے اور لائق لحاظ۔

حجاج کیلیے جو قانون مطبوع ہوا ہے اوس سے بہی ظاہر ہے کہ سرکار کو حجاج کی نہایت خاطر منظور ہے۔

(باقی آیندہ)

محمد صاحب علے ناظم ندوہ

بڑی خطرناک بات ہے یہ کہ کہانسی و زکام کو جو ام الامراض ہے۔ اور انسان کا دشمن جان ستان جیسا جائے۔ اگر آپ کو جان شیرین عزیز ہے تو Chamberlain's Cough Remedy استعمال کرو۔ جو کہانے مین خوش ذائقہ اور تاثیر مین حکمی و شرطیہ شفا ہے۔ بل تو ہر جگہ سکتی ہے۔ مگر یہان اس پتہ سے دستیاب ہوگی۔

خنازیر (گلہ کی نہایت خطرناک بیماری) کے علاج مین بسا اوقات ذرا سی بہی ڈھیل ہتے کہ ڈاکٹر کے پاس جانے تک کی دیر بڑی ہلاک ثابت ہوتی ہے اس واسطے سب سے زیادہ محفوظ اور بہترین تدبیر یہ ہوگی کہ کوئی عمدہ اور قابل اعتماد دوا ہر وقت گہر مین موجود ہو۔ مگر اسبارہ مین Chamberlain's Pain Balm سے بڑہکر کوئی چیز نہین ہے۔ اسمین کوئی خواب آور یا مخدر اجزا کسی صورت مین بہی نہین ہین۔ بڈہے سے لگا کر جوان اور بچہ تک کو یکسان فیدہ پہنچتی ہے۔ شیخ فقیر و نواب سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے۔

رئیس ٹونک کی حق بجانب قدردانی

اس مین شبہ نہین کہ جس ریاست کو اپنی دلی خیر خواہ کارکنون کی حسنِ خدمت مدبرانہ کارگزاری و دیانتداری پر نظر توجہ ہوتی ہو گویا اپنی ریاست کی فلاح اور بہبودی کا ایک اعلیٰ ثبوت دیتی ہو۔ چنانچہ حال مین جو رئیس باتدبیر ٹونک نے جناب خانصاحب نواب مرزا محمد علیخانصاحب دہلوی ممبر کونسل کی حسن کارگذاری پر توجہ فرماکر عطائے جاگیر و اعزازی خطاب لقمادِ جنگ سے ممتاز فرمایا۔ اسی سے وہانکی رعایا۔ گورنمنٹ انگلشیہ۔ صاحبزادگانِ ریاست و ارکانِ سلطنت کو بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ چونکہ خانصاحب موصوف وزرائے دہلی کے اوس خاندان مین سے ہین جسکو کمل پوشون کی رسالہ کی کمان سپرد تھی۔ اور جسنے بادشاہ سے لڑکر حقِ نمک ادا کرنیمین نام پیدا کیا تہا۔ اسی وجہ سے اپنے خاندانی جوہر سے ہر طرح متصف باوصافِ حمیدہ ثابت ہوئی۔ موقع قحط پر سالگرہ شستہ مین وہ جانفشانی دکہائی کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے چھوٹتے ہی خانصاحب کو خطاب سے مخاطب فرمایا۔ ریاست کی حسن انتظام مین وہ ہردلِ عزیزی پیدا کی کہ اگر کسی موقع پر خانصاحب ممدوح رخصت پر ہوئے تو مستغیثون نے تاوقتیکہ خانصاحب واپس تشریف نہ لاکر ارجاع دعاوی سے اپنی تسکین نہ کرلی کیونکہ خانصاحب کا نوشیروانی انصاف وہان ضرب المثل ہو رہا ہی۔ خوش اخلاقی۔ رحمدلی۔ خدا ترسی۔ رقتِ قلبی۔ درویشانہ مزاجی آپ مین کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہی۔ مدعی اور مدعا علیہ دونو کو خوش جاتے ہوئے انہین کے ہان دیکہا ہے۔ ریاست کی خیر خواہی مین اپنی جان کو جان نہ سمجہنا اور جوکہون مین پڑجانا آپ ہی کا حصہ ہے۔ ادہر گورنمنٹ انگریزی کی رضاجوئی۔ ادہر ریاست کی خیر خواہی دونو آپ مین باحسن وجوہ موجود ہین۔ تنخواہ سے زیادہ اخراجات کا رکہنا اور ناجائز وسائل سے ایک کوڑی بھی لینا آپ پر حرام ہے۔ ایسا خدا تعالیٰ سے ڈرنیوالا۔ ایماندار اور متدین اور اعلےٰ درجہ کی لیاقت والا فاضل اجل تاریخدان بے بدل شخص بہت کم دیکہنے مین آیا ہے۔ چونکہ ہم آپ کی ذات بابرکات اور خاندانِ والاشان سے بہ خوبی واقف ہین۔ لہذا نہایت خوشی کیساتھ اپنے معزز انعام دجنگ بہادر کو دلی مبارکباد اور رئیس موجودہ کو اونکی مردم شناسی و حق رسانی کی کامل داد دیتے ہین۔

(مولوی) سید احمد (صاحب دہلوی مصنف فرہنگ آصفیہ وغیرہ و وظیفہ خوار حضور نظام)

مردم شماری اور اردو

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم! آپ کے پرچہ مطبوعہ ۴ رجنوری مین جس قدر مردم شماری کی بے عنوانیون کے بارے مین لکہا گیا ہی۔ اس مین کچہہ کلام نہین کہ وہ بلاکم و کاست سچ ہے۔ عام طور سے اہل ہنود زبان کے خانہ مین بجائے اردو کے ہندی لکہانے مین ساعی ہین۔ بلکہ اوسکو عملی لباس پہنا رہے ہین۔ ہمارے قصبہ مین جسکی آبادی سات ہزار سے تجاوز ہے۔ اور زیادہ تر مسلمان شرفاء آباد ہین یہی بلا عام ہو رہی ہے۔ اسکی دو وجوہ ہین۔ ایک تو ہم مسلمانون کی غفلت اور دوسرے شمار کنندہ کا کثرت سے ہندو ہونا۔ جو ہندی کی حمایت مین سرشار ہوکر بگڑی ہوئی اردو یا دیہاتی اردو کو بھی ہندی خواہ مخواہ لکہدینا اپنی قومی ہمدردی و حمایت سمجہتے ہین۔ حالانکہ ابھی کہہ نہین سکتے کہ اردو ہندی کا حشر خدا جانے کیا ہو۔ لیکن اس مین کچہ شک نہین کہ اردو کی تخریب مین ہندوؤن کا ارادہ نہایت مستقل اور عزم نہایت ہی مصمم ہے۔ چنانچہ اونہون نے اردو کی مات اور ہندی کی جیت کا ایسا کامیاب ذریعہ اپنے ہاتہون لیلیا ہے۔ کہ جس سے بڑہ کر اور کوئی معقول ذریعہ کامیابی کا ہو ہی نہین سکتا۔ اونکو اس سعی بلیغ سے یقیناً ہندی بولنے والونکی تعداد زیادہ دکہلانا منظور ہے۔ لیکن گورنمنٹ کی بیدار مغزی اور انصاف پژوہی سے یہ بعید ہوگا کہ وہ اہل ہنود کے بہلانون کے قلم سے نکلے ہوئے حروف کو اپنی لوح دل پر نقش ہونے دے۔ اور اوسکو حمایت کی پہلو پر محمول نکرے۔ ہان یہ بات وثوق سے کہنے کے قابل ہی کہ گورنمنٹ اگر کسی زبان کے حق مین فیصلہ صادر کریگی تو ضرور ہے کہ اوس زبان کے الفاظ کی شستگی۔ حروف کی ساخت۔ انکو مخرجون سے نکلنے والے حروف کے لفظون سے مناسبت اور انکو ادا کرنے کی ترکیبون اور اوس زبان کے الفاظ کی تعداد پر بھی لحاظ کرے۔ جس کو مسلمان نہایت دعویٰ سے ثابت کرنے پر آمادہ اور اپنی گورنمنٹ سے انصاف کے خواہان ہین۔ اور اگر کسی زبان کی خوبیان اسکے بولنے والون کی تعداد پر منحصر و موقوف رکہی جائین تو بہت سی نکمی اور بودی زبانین دنیا مین ایسی نکلینگی جن مین نصاحت و بلاغت اور وسعت تو خاک بھی نہین ہے۔ لیکن ملکی زبان ہونیکے لحاظ سے یا بولنے والونکی کثرت کے باعث دنیا کی بہت بڑی آبادی پر اونکا قبضہ ہے۔ چنانچہ چینی زبان جس کے الفاظ یک حرفی ہین۔ اور انہی ہزار حروف جن کو بمقام الفاظ کے سمجہنا چاہیے۔ اسماء و افعال و ضمایر و اشارہ کا کام دیتے ہین۔ گو وہ بلحاظ اس خصوصیت کے ممتاز بھی جائے۔ لیکن حق یہ ہے کہ وہ مہذب دنیا مین قدر کی نگاہون سے نہین دیکہی جاتی۔ پس اس اعتبار سے ایک ترقی یافتہ شستہ اور صیقل شدہ زبان کی خوبیون سے چشم پوشی کرکے اوسکا خون کرنا ہمارے نزدیک بالکل ناروا اور انصاف سے بعید ہے۔ جسکی ہمکو اپنی عادل اور منصف گورنمنٹ سے ہرگز امید نہین ہے۔

اگرچہ ہمکو اس سے انکار نہین ہی کہ گورنمنٹ کا نہ یہ منشا رکہی ہوا ہے۔ اور نہ ہونے کی امید ہے کہ وہ اردو کے عنصرون کو تہ خاک کردیوے۔ لیکن اصول علم اللسان کے لحاظ سے یہ ممکن نہین کہ جب دو مختلف زبانین جن کی طرز تحریر۔ رسم خط وغیرہ ہر بات مین اختلاف ہو۔ وہ آپس مین آکر گہل مل جاوین۔ تو اسکا نتیجہ ایک تیسری زبان کا وجود نہ ہو۔ یا ایک تباہ و برباد ہوکر بجائے اوسکی دوسری نہ قایم ہوجائے جیسا کہ انگریزی زبان کا اثر جب جرمن قومون پر پڑا۔ تو اونکی زبان اور اونکی ہمسایہ زبان کے مستعار الفاظ نے جو ایک نئی زبان کی بنیاد قایم کی اوس سے یوروپ کا بچہ بچہ واقف ہی۔ حالانکہ اصل زبان وہ انگریزی ہی ہے جسکی اہمیت پر مطلع ہوکر خود اہل جرمن ہی اسکے سیکہنے پر آمادہ ہوئے ہین۔

آیسا ہی یہ قیاس قیاس مع الفارق ہرگز نہین ہے۔ کہ ان عنصرون کی ترکیب امتزاجی سے بھی ایک تیسری زبان کا وجود قایم ہوجائے۔ یا ایک زبان دوسری کو برباد کرکے خود قابض و دخیل ہوجائے۔ پس اردو اور ہندی کے گڈمڈ کرنے سے جو تاریخی نتایج پیدا ہونگے۔ یا ہونیکی امید ہے۔ وہ تو صاف صاف ان دونو مین سے ہر ایک زبان کے حق مین پیام اجل دے رہے ہین۔ اور ایک تیسری زبان کے وجود کا مادہ تیار کررہے ہین جو یقیناً مکار انگلشیہ اور تاج برطانیہ کے عہد مبارک کی ایک نمایان اور دیرپا یادگار ہوگی۔ یا یہ کہو کہ اردو کے جسد ظاہری کو ہندی برباد کرکے تناسخ کے مسئلہ پر عمل کریگی۔ اور نہایت آب و تاب سے ایک نیا انگریزی لباس پہن کر پردہ دنیا پر اپنا قدم دہریگی۔ خیر اسکو وجود مین آنیکے لیئے تو عمر نوح درکار ہے۔ جب تک ہندوستان کے مسلمانون مین دم باقی ہی اردو کا نیست و نابود ہونا تو محالات سے ہے۔ لیکن یہان پر بحث طلب امر تو یہ ہے کہ آیا مروجہ ہندی جس کا ہماری سرکار کو دفترون مین رائج کرنا مقصود ہی درحقیقت وہ اصلی ہندی ہے یا اوسکو بگڑی ہوئی اردو کہنا چاہیے۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ گو وہ ہندی زبان اجراء کرنا مقصود ہے جو برج بہاشا کہلاتی ہے۔ تو وہ ہندوؤن کے بہی کہاتون اور معدودی چند پنڈتون کے دماغون کی مدور ہڈیون کے سوا اور کہین محفوظ نہین پائی جاتی اور اگر اس مروجہ ہندی مقصود ہے۔ تو یہ دراصل اردو ہی ہے۔ کیونکہ اس زبان مین عربی۔ فارسی۔ ترکی اور نیز غیر زبانون کے الفاظ ایسے مخلوط ہین۔ کہ جسکی نسبت اوسکا اردو کہنا بہ نسبت ہندی کے زیادہ مرجح ہے۔ پس اگر بفرض تسلیم مردم شماری مین بھی مروجہ ہندی بولنے والونکی تعداد زیادہ دکہلائی جاوے۔ تو ہم مسلمان بڑے زور شور کے ساتھ اور باوجہ اپنی گورنمنٹ سے استدعا کرینگے کہ یہ ہماری ہی زبان اردو ہے۔ جو شہر اور دیہات مین حفظ مراتب کو لحاظ سے اچھی بری بنگئی ہے۔ اسکے لیئے عربی لباس زیادہ موزون ہے ہندوانی بانا اسکو نہ پہنایا جاوے۔ رہا شہری اور دیہاتی زبانون کا نمایان فرق یہ ایسا امر ہے جس کا اثر یوروپ تک کی زبانون مین عموماً پایا جاتا ہے۔ عیان را چہ بیان۔ پس ہم امید کرتے ہین کہ ہماری سرکار عالی وقار مردم شماری کی کاغذات پر عمل کرنے کی صلاحیت کا خیال مدنظر رکہیگی۔

(مظہر الحق از میسو آیمہ۔ ضلع الہ آباد)

اشتہار زیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی

بعدالت منشی مولا بخش صاحب منصف درجہ دوم ہالیہ

گوردت سنگھ ولد اردور سنگھ اروڑہ ساکن ہو بنام گنڈا سنگھ ولد مہان سنگھ اروڑہ ساکن ٹال ملک افریقہ شہر ممباسہ حال وطن

(دعویٰ مالیت ۳۰۰ روپیہ بمعد ارکشیری ڈہینگراں والی۔

مقدمہ بالا مین بیان طرفین مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ ملک افریقہ شہر ممباسہ مین دکان چمابڑی کی کرتا ہے اور تعمیل سمن نہین ہوسکتی اسلیئے اشتہار زیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ ۳۰ مئی ۱۹۰۱ء کو حاضر عدالت ہوا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے ورنہ برخلاف

ہندوستان کی خبرین

گورنمنٹ نے وانو۔ ٹوچی۔ کھجوری کے اور چنڈولہ کی قلعہ نشین فوجون اور کوہاٹ کورم کی سپاہ کے لیئے اسّی ہزار روپیہ کرایۂ بار برداری کا منظور کیا ہے +

پنجاب مین جس قدر رقبہ پر ابکے سال روئی کی کاشت ہوئی اتنی پہلے کبھی نہین ہوئی تھی۔ اسکی میزان ۱۲ لاکھ پندرہ ہزار ایکڑ ہے جو سالگذشتہ کی نسبت ۲۳ فیصدی زیادہ ہے۔ مگر افسوس کیڑا لگ جانیکی وجہ اور زیز بارش کے ناوقت ہونیسے پیداوار اتنی نہین ہوئی جس قدر کہ ہونی چاہیئے تھی +

پنجاب بھر مین جا بجا قیصرہ مرحومہ کی یادگار قایم کرنے کی تجاویز کے متعلق جلسے ہو رہے ہین +

ضلع گورداسپور کے موضع بڈھ پانڈ مین بھی وبائے طاعون پھوٹ نکلی ہے اس گانو کی آبادی ۵۷۶ ہے +

کلکتہ مین ۲۵ر فروری کو صاحبانِ پوسٹماسٹر جنرل ڈاک خانجات ہند کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی جس مین محکمۂ ڈاک کے متعلق کئی ایک امور پر بحث ہوگی +

پانی پت کے سیٹھ بالکشن داس ورگاوداس مالکان "کاٹن مل" (کارخانہ روئی) نے حضور قیصرہ مرحومہ کی یادگار قایم کرنیکے لیے گیارہ سو روپیہ دیا جس مین سے ایک ہزار روپیہ تو موجودہ میونسپل بورڈ سکول کی توسیع عمارت مین صرف ہوگا۔ اور سو روپیہ کے کمبل خریدے جائینگے خیراتی شفاخانہ سرکاری مین غربا کے کام آنیکے لیے

قحط ہند کا فنڈ ٹمنیشن ہوس مین (۳۹۱۸۵۰) پونڈ (۵۸۷۷۵۰ روپے) تک پہونچ چکا ہے۔ چنانچہ تازہ چندونکی رقم سے ایک لاکھ روپیہ اور حال مین حضور وائسرائے کی پاس یا ہے +

حضور وائسرائے اپریل مین جب شکار کے دورہ پر روانہ ہونگے۔ تو پرتاب گنج جو دریاے کوسی پر واقع ہے نیپال کی ترائی مین بھی تشریف لیجائینگے۔ شملہ کو پہونچنے کی ٹھیک تاریخ ابھی مقرر نہین ہوئی ہے مگر غالباً اپریل کے تیسرے ہفتہ تک پہونچ رہینگے +

ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف بہادر افواج ہند ۲ر فروری کو آدھی رات کیوقت کلکتہ سے روانہ ہوکر ۴ر تاریخ کو راولپنڈی پہونچے

کمیشن قحط کے دورہ کی تاریخین بعد تغییر و تبدل کے یہ قرار پائی ہین ۷ر فروری کو احمد آباد سے روانگی ۸ر کو ورود اجمیر۔ ۹ر کو قیام۔ ۱۰ر کو اجمیر سے روانگی ۱۱ر کو ورود دہلی +

کلکتہ یونیورسٹی کانووکیشن کا اجلاس ۲۶ر فروری کو ہونیوالا ہے اور سینیٹ کا جو جلسہ گزشتہ شنبہ کو ہونا تھا وہ ایک ہفتہ کیلئے ملتوی رکھا گیا +

معزز ہمپیا اخبار کی یہ رائے نہایت معقول ہے کہ حضور قیصرہ مرحومہ کے ماتم مین اظہار غم کے ظاہری نشان یعنی بازو پر سیاہ پٹی باندھنے سے ہندوستانیون کیلئے یہ کہین زیادہ انسب ہوگا کہ وہ ماتم کی یادگار مین مستحق مساکین کو کھانا کھلائین۔ اپاہج محتاجونکی پرورش کا مستقل انتظام کرین غریب طلبار کو وظایف دین غرض ایسی قسم کے پایدار کارہاے نیک کی بانی ہون ورنہ ایک سیاہ دھجی کا لپیٹ لینا تو کچھ مشکل ہے اور نہ کوئی کارآمد

کانپور سے ۶ر فروری کی تار خبر مظہر ہے کہ "کل یہان خوب بارش ہوئی تھی اور آج اس زور شور کے اولے پڑے کہ گزشتہ بیس سال مین اس سے زیادہ کبھی نہ پڑے تھے۔ ایک اک اولا اتنا اتنا بڑا پڑا جیسے سنگ مرمر کی گولیان ہوتی ہین خاص شہر کانپور مین تو یہ طوفان بہت زیادہ عرصہ تک نہین رہا لیکن اگر ضلع بھر مین عام طور پر یہی کیفیت ہوئی تو فصلون کو تقیناً بڑا بھاری نقصان پہونچا ہوگا +

مراد آباد مین بھی ۵ر تاریخ کو قریب ۴ بجے شب کی نہایت تندی کے ساتھ اولے بھی پڑے اس زور کی بارش اور اولون کی بوچھاڑ نے باغات کو بہت کچھ اور ایستادہ فصل کو بہت نقصان پہونچایا۔ غازیپور مین بھی یہ بارش اور گرج اسی تاریخ کو ہوئی +

انبالہ سے ۵ر فروری کی خبر ہے کہ یہان بھی پچھلے دو تین دن متواتر بارش ہوتی رہی۔ کبھی کبھی بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک بھی ہوتی تھی اور اولے بھی پڑے۔ اور پنجاب کے بڑے حصہ مین یہی حال ہے ایستادہ فصل کو نقصان ہونا ہی تھا خاصکر غلہ کی فصل کو جسے اجناس پہلے ہی تشویش بخش ہے +

انگلستان ترکاریان بھی غیر ممالک سے منگاتا ہے بمبئی سے آنیون کو باقاعدہ طور پر ولایت پہونچتے رہنے کا

۱ر ظام ہوا ہے اسکی منصل خبران کالمون مین بدقت دی گئی تھی بوقت ظاہر کیا جائیگا اس تجارت مین خلل خواہ کامیابی ہونیسے ترکاری فروشون کو بھی حوصلہ ہوا۔ چنانچہ اب یہ بھی بسرعت و سرگرمی انتظام کیا جا رہا ہے ہندوستان کا آلو برابر ہر ہفتہ یہان سے جاکر لنڈن کے بازارون مین بکا کرے۔ ام تو بڑی بڑی ترکیبون سے کچھ عرصہ تک محفوظ رہ سکتا ہے مگر آلو مہینون نہین بگڑتا۔ اسلیئے اس تجارت کو غالباً زیادہ ترقی ہوگی ہندوستان کی تجارت کا وزغ اہل ہند کیلئے ایک طرح سے تو موجب مسرت ہے۔ مگر اس کا ہونا یہ ہے کہ ان ضروری اجناس کی مقدار کثیر ملک سے باہر جانے پر یہان بالتعین انکی گرانی ہوگی +

بمبئی یونیورسٹی سینیٹ نے بالآخر یہ بات منظور کر لی کہ ایم۔ اے۔ بی۔ اے کے امتحانون مین امیدوارون کو ایک دیسی زبان بھی لینے کا اختیار ہوگا +

ولنگٹن مین کارتوس ایکٹری کے عملہ کیلئے ایک لاکھ روپیہ کی منظوری ہوئی ہے اور کرکی کے کارخانہ مین لیٹ گولون کے بنانے کو جن عمارات کی ضرورت ہوگی انکے واسطے ۷۶ ہزار روپیہ +

خوشی کی بات ہے کہ صوبہ بہار مین اسسال فصل گندم غیر معمولی پیداوار کی ہے رقبہ زیر کاشت گندم کل پنجاب مین اس دفعہ تخمیناً ۷۸ لاکھ ایکڑ ہوگا۔ گیا سالگذشتہ کے رقبہ سے ۲۲ فیصدی زیادہ جن اضلاع مین پچھلے برس قحط کا نہایت سخت اثر محسوس ہوا تھا۔ انمین بھی زراعت وسیع پیمانہ پر ہوئی۔ جو خالی از تعجب نہین اور موجب شکر گذاری ہے۔ حصار مین ۳ فیصدی کی بیشی ہوئی۔ لاہور مین ۱۳۱ فیصدی کی۔ اور ہر ٹنک مرین ۲۲۶ فیصدی کی +

مرزا احمد شاہ محمد شاہ اینڈ کو ٹھیکہ دارانِ فوج سرکاری نے ۱ر اپریل تک کیلئے اپنی فوجی اشیاء کی قیمت ۵ فیصدی گھٹا دی ہے۔ اس تخفیف کا نصف تو خریدارون کو چھوڑ دیا جائے گا اور باقی نصف نہادر کے فوجی جرمانہ مین بطور خیرات دیا جائے گا +

قحط کمیشن کی شہادتون کے دوران مین مسٹر میڈ ایکٹنگ کلکٹر احمد آباد نے بیان کیا ہے کہ مینے دیہات کی چھوٹے چھوٹے امدادی کامون کو بڑے کامون کی بہ نسبت اس لحاظ سے بہتر پایا کہ انمین وہ مصیبت زدہ (سفید پوش) لوگ بھی شامل ہو کر امداد حاصل کر سکتے ہین جو اپنی عزت کے خیال سے بڑے کامون پر جاکر کبھی مزدوری نہ کر سکتے +

جنوبی ہند مین ترقی نسل خچران کا کام سنبھالنے کیلئے ایک کمپنی بننے کی تجویز ہے جس کے بڑے محرک مسٹر ڈبلیو ایل اڈمسٹن صاحب نیلگری کے مشہور و معروف پلانٹر ہین سرمایہ ایک لاکھ روپیہ سے کچھ اوپر ہوگا جس کے بہم پہونچنے مین امید ہے کہ کچھ دقت نہ ہوگی کیونکہ اسکا ایک معقول حصہ تو ابھی سے ہو گیا ہے +

ہندوستان کے عہدۂ کمانڈر انچیف پر حضور شہزادہ ڈیوک آف کناٹ کے تقرر سے متعلق ہنوز کوئی سرکاری خبر نہین آئی گزٹ آف انڈیا مین اعلان ہوا ہے کہ کنٹونمنٹ کوڈ (چھاونیون کا ضابطہ) جسپر اس وقت ہندوستان مین عمل درآمد ہے ۲ر مارچ سے عدن مین بھی وہی نافذ ہو جائیگا +

مارشیس سے جب فرسٹ بنگال انفنٹری واپس آجائیگی تو ان تمام سپاہیون کو جو فرلو کے مستحق ہین ساڑھے تین مہینے کی رخصت ملیگی +

بمبئی کی نمائش اسپان بوجہ ماتم قیصرہ مرحومہ ملتوی رہی +

کلکتہ مین ایک جدید کمپنی اس کام کیلئے قایم ہوئی ہے کہ ۱۸۹۹ء مین آبجر ایم یوٹن نام جو جہاز پنج کوست اور لیدرن سے پرطوفان سے غرق ہو گیا تھا۔ اس مین بہت سے خزانہ اور سونے چاندی کے سکے لاکھون روپیہ کا مال تھا اسکو سمندر کی تہ سے نکالین۔ کلکتہ کی کئی ایک عمایدان اس کمپنی کے حصہ دار ہین۔ اکتوبر مین کام شروع ہوگا +

کلکتہ مین حضور قیصرہ مرحومہ کی یادگار قایم کرنیسے متعلق جو جلسہ ۱۰ر کو ہوا۔ اسمین حضور وائسرائے نے ایک مطول اور بہت خوب تقریر فرمائی جس کا پورا ترجمہ بشرط گنجائش پھر کسی اشاعت مین درج ہوگا۔ آخر مین ہز اکسلنسی نے فرمایا کہ "اب مین والیان ریاست کی عطیات سے گذر کر جنرل پبلک کے چند دن کو لیتا ہون تو مجھکو یہ دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے کہ اس وقت تک جو رقوم مجھے پہونچی ہین وہ نہایت معقول ہین چنانچہ گو ابھی اس فنڈ کو کھلے دو دن سے زیادہ نہین ہونے پائے تاہم مین مفصلہ ذیل معقول چندون کا اعلان کرنیکے قابل ہون" معلوم الاسم صاحب ۳ ہزار روپیہ۔ نواب صاحب ڈھاکہ ۵ ہزار جوٹ ملز آف بنگال نوے ہزار بیس۔ بنگال کی کوئلہ کمپنیان ۱۴ ہزار پانسو۔ مہدی حسین خانصاحب میندار پٹنہ ۵ ہزار

نوٹ: چودھری مونتہارلے صاحب ۳ ہزار۔ مہاراجہ مہندر چندر نندی آف قاسم بازار ۲ ہزار ساٹھ۔ مہارانی نواب بیگم صاحبہ مرشد آباد ۱ ہزار۔ راجہ رغبت علی آف ناٹی پور دس ہزار۔ نواب صاحب و شہر بیگم صاحبہ اور خان بہادر مرزا اشجاعت علی بیگ ۲½ ہزار

اسلامی خبرین

فہرست زر چندہ حجاز ریلوی جو میان غلام نبی و حبیب اللہ صاحبان تاجران پشمینہ امرتسر کی موصول ہوا:-

میزان مندرجہ ۴ فروری ... ۱۱ امرتسر

معرفت محمد اسماعیل صاحب سکنہ پھوہارہ ضلع بجنور ۵ حسب تفصیل ذیل:-

مولوی نور الحق صاحب ص + منشی مختار حسین صاحب عا + شیخ قدرت اللہ صاحب ص + قاضی ظہور الحسن صاحب عا + منشی عزیز احمد صاحب ص + شیخ محمد حسین صاحب عر + حکیم مبارک حسین صاحب عر + چودھری سید الدین صاحب عا + شیخ عبد الغفور صاحب مے + میاں جی گہانسی صاحب عر + شیخ ولایت حسین صاحب عا + حاجی مظہر حسن صاحب عر + شیخ معشوق علی صاحب عر + شیخ کبیر حسین صاحب عر + میاں جی نیاز احمد صاحب عر + معرفت مولوی عطاء اللہ صاحب عر + حاجی نور الحسن صاحب عر + سید تہور علی صاحب عا + منشی عبد الوسیع صاحب عر + قاضی قسیم الدین صاحب عر + محمد اسمٰعیل صاحب عے + شیخ فرزند علی صاحب عا + میاں جی عطا حسین صاحب +

میزان ص - فیس منی آرڈر ۸ر

خاتون نامعلوم الاسم ضلع جالندھر بذریعہ منشی عطا محمد صاحب معرفت اخبار وکیل .. .. .. عر

منشی محمد نذیر صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ قلعہ گلستان معرفت اخبار وکیل .. .. ص ر

حافظ حامد حسین صاحب پاراشٹریٹ رنگون " " " " " " ۱۲ عے ر

مسلمانان قصبہ مہوبا ضلع ہمیر پور معرفت اخبار وکیل .. .. ۱۲ عے ر

حکیم عبد الرحمٰن صاحب عطار کہروڈہ ضلع رہتک تحصیل سانپلہ معرفت اخبار وکیل .. .. عے ر

میزان کل الف ۱۰۰۶-۸-۶ ر

کہا جاتا ہے کہ مقدونیہ کی بدنظمی سے سلطان المعظم خود فائدہ اوٹھانیکی جستجو مین ہین۔ مگر یہ بیان کرنا مشکل ہے کہ کس بنا پر ایسا کہا جاتا ہے۔ بعض یہ خیال کرتے ہین کہ کریٹ کی موجودہ حکومت مین کوئی تبدیلی ہونے کو بالعالی ہی مانع ہے۔

چین کو جو اسلامی مشن منجانب ٹرکی جانیوالا ہے اسکی ضروریات پر صرف ہونیکیلئے بالعالی نے ڈھائی ہزار پونڈ کی رقم عطا فرمائی ہے۔ اعلیحضرت کی ایڈیکانگ جنرل انور پاشا اس مشن کے چیف مقرر ہوئے ہین۔ لیکن دیگر ممبرون کی ابھی ٹھیک ٹھیک تعیین نہین ہوئی ٭

اعلیٰ حضرت خلافت پناہی نے مرزا علی اصغر خانصاحب وزیر اعظم سلطنت ایران کو اس امر کی اجازت عطا فرمائی ہے کہ وہ کربلائے معلی مین اپنے اعزا و اقارب کی قبرون پر جالیان تعمیر کرسکین۔ نہر اسپیر بیل محبتی کیطرف سے اس مضمون کا بھی ایک فرمان صادر ہوا ہے کہ اگر اس تعمیر کیلئے مسالہ اور مصالحہ ایران سے سلطنت عثمانیہ مین لایا جائے تو اسپر کسی قسم کا ٹیکس نہین لگیگا ٭

قاہرہ مین جو نیا کارخانہ مصر کی جدید سٹیٹ ریلوے سے متعلق قائم ہوا ہے۔ خدیو المکرم نے حال مین اس کا باضابطہ طور پر افتتاح فرمایا۔ یہ کارخانے نہایت وسیع پیمانہ پر بنے ہین۔ جن مین صدہا مصری کاریگر کام پر لگائے جاسکین گے۔ لیکن انکی نگرانی برٹش انجنیرون اور فورمینون کے سپرد ہوگی۔ ارادہ یہ کیا گیا ہے۔ کہ مصری ریلون کیلئے انجن۔ پیتون۔ گاڑیون وغیرہ کی قسمے جو میسپیل درکار ہوا آئندہ سے وہ مصر ہی مین تیار ہوجایا کرے۔ اور اسطرح سے بلجیم اور امریکہ کے مال کی محتاجی نہ رہے ٭

ٹرکی مین افتادہ زمین ۳ پونڈ فی ایکڑ کے حساب سے بکتی ہے اور عمدہ قابل زراعت اراضی کی قیمت بیس سے تیس پونڈ تک فی ایکڑ ہے ٭

بالعالی مین ۱۴ جنوری کو ایک پیغام تاریدیں مضمون پہونچا کہ بلگیریا کے مفسدون اور انقلابیون نے البانیا کے ایک جہتا قصبہ ردوشت مین آن گھسا ہے جو سالونیکا سے ۴۰ میل شمال مین واقع ہے۔ انکی نکالنے کیلئے نو بین بھیجی گئین۔ مفسدون سے خوب جنگ ہوئی جس مین افسوس کہ چھ ترکی سپاہی بھی مارے گئے۔ جھگڑا ابھی تک چلا جاتا ہے۔ بعد کی خبرون کا انتظار ہے۔ نہین معلوم نتیجہ کیا ہوا ٭

علی فرخ بے جس کو سلطان المعظم نے پچھلے دنون مصطفے افندی کیخاطر برطرف کردیا تہا۔ اب مکرر اوسکو واشنگٹن کی سفارت پر مقرر کردیا ہے۔ اس خیال سے کہ مبادا وہ "ینگ ٹرکی پارٹی" مین شامل ہوجائے (جو انقلاب سلطنت کی خواہان ہین) اسکو جدید کریمپ کرونر (چھوٹے جنگی جہاز) پر دس ہزار پونڈ کمیشن ملیگا ٭

انگلینڈ مین جو قانونی امتحان ۱۸ دسمبر ۱۹۰۰ء کو منعقد ہوا تہا اسمین مفصلہ ذیل طالب علم کامیاب ہوئے ہین:- رومن لا کی جماعت سوم مین مسٹر فضل حسین (گریزان سے) مسٹر قمر شاہ خان (لنکنز ان سے) کونسٹی ٹیوشنل لا اور تواریخ قانونی کی جماعت سوم مین سید امیر علی (انر ٹمپل سے) سید مصطفےٰ علی (مڈل ٹمپل سے) قانون شہادت وضابطہ قانون۔ اور قانون تعزیرات کی جماعت دوم مین مسٹر عبد المجید خان (لنکنز ان سے) قانون ہائے مذکورہ کی جماعت سوم مین مسٹر ناظر حسین (لنکنز ان سے) سید علی رضا (مڈل ٹمپل سے) جنرل اگزامینیشن کی جماعت سوم مین مسٹر محمد افضل (گریزان سے) سید علی امام صاحب (لنکنز ان سے) ٭

ٹائمز آف انڈیا نے دس خونریز لڑائی کے مفصل حالات شائع کیے ہین جو کویت کی قریب ۲۳ دسمبر کو شیخ ماہرخ والی کویت اور ابن رشید کے درمیان ہوئی۔ ابن رشید جو اپنے آپ کو شاہ عرب کہتا اور کہلاتا ہے ۶۰ ہزار آدمی کی جمعیت لیکر جن مین سے ایک ہزار بندوقون سے مسلح تھے کویت پر حملہ کرنے کو بڑہا۔ شیخ کویت کی پاس قریبا دس ہزار سپاہ تھی سب کی سب سوار اور رائفل بندوقون سے مسلح۔ طرفین کی طاقت کا یہ اندازہ احتیاطا کم از کم رکہا گیا ہے۔ ورنہ انکی جمعیت کی بارہ مین مختلف روایات ہین۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ شیخ بھی اپنی فوج لیکر ابن رشید کے مقابلہ کو نکلا۔ دونو فوجونکی درمیان ۲۳ کی شام کو غروب آفتاب کیوقت سے اگلی صبح تک گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ یہ جنگ اندھیری مین ہورہی تھی۔ اور ابن رشید نے اپنی زیادہ جمعیت پر بھروسہ کرکے بار بار حملے کیے۔ شیخ ماہرخ کی فتح رہی اور بہت سا مال غنیمت اسکے ہاتھ آیا ٭

محمڈن کالج علیگڈہ کی ٹرسٹیون کا سالانہ جلسہ ۳۰ جنوری کو ۱۱ بجے قبل از دوپہر مہدی منزل مین منعقد ہوا۔ (کیونکہ سٹریچی ہال امیدواران انٹرینس و ایف۔ اے کے امتحان مین کام ہوا تہا) مولوی عبد الغفور صاحب بالقابہ مدار المہام ریاست رامپور۔ حکیم اجمل خانصاحب۔ نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب وہوکا۔ وغیرہ۔ صاحبان باہر سے تشریف لاکر رونق افروز جلسہ ہوئے تہے۔ قریبا چھ گھنٹے کارروائی ہوتی رہی۔ اور پانچ بجے شام کے جلسہ برخاست ہوا ٭

قسطنطنیہ مین ۱۰ جنوری کو ایک واردات طاعون کی ہوئی۔ اور افسوس کہ مریض جانبر نہ ہوسکا۔ بعد کی خبر سے معلوم ہوا کہ سمرنا سے جس موت کی اطلاع ملی تہی اسکا باعث معمولی ہیضہ نہین بلکہ طاعون تہا۔ اور جو بیماری مقام مذکور کے قریب دو گاؤن مین زور شور سے پھیلی ہوئی ہے وہ ایک شدید وبا بیان کیجاتی ہے جسکو ۱۲ مریضون مین سے صرف دو جانبر ہوسکے اور گیارہ مرگئے۔ اب ان دونو موضعون مین احتیاطین برتی جارہی ہین ٭

اللواء لکہتا ہے کہ اہل بمبئی دو لاکھ روپیہ چندہ حجاز ریلوے مین ایک خاص سفارت کیساتھ آستانہ علیہ کو روانہ کرینگے۔ گو ہندوستانی اخبارات مین اسکا کہین ذکر نہین۔ لیکن شاید اللواء کو پرائیویٹ ذرائع سے خبر لگی ہو۔ اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ٭

سلاطین پاشا بہت سے قیمتی تحائف لیکر علی بن دینار سلطان دار فور کے پاس گیا ہے ٭

اخبار ثمرات الفنون رقمطراز ہے کہ سید حامد بن محمد بن یونس زنجباری ایک نامور تاجر تہا۔ اور تجارت ہی کے واسطے وہ چار دانگ عالم کی سیر کرچکا تہا۔ افریقہ مین تو ہاتھی دانت خریدنے بارہا گیا۔ اور وہان اسنے ایسے ایسے مقامات چھان مارے جہان بہت کم تاجرون کا قدم گیا ہوگا۔ اسنے تجارت مین خوب دولت کمائی۔ اور آخر اپنے چند ہموطنون کو ساتھ لیکر اندرونی قطع مین جا بسا۔ اور وحشی اقوام مین دین اسلام کی اشاعت کرنے لگا تہا۔ اسی عالی ہمت مدبر دینی نوع کی کوششون کے طفیل بیشمار وحشی آدمی بنگئے۔ غلامون کو فنون تجارت مین مہارت حاصل ہوگئی۔ اہلفرنگ تک سید حامد کی ان مساعی کو سراہتے ہین۔ مگر ان وہ اسمین ایک عیب بھی بتلاتے ہین۔ وہ یہ کہ "سید حامد غلامونکی تجارت کو رواج دینے والون مین سے تہا" لیکن شاید فرنگی یہ رائے قائم کرتے وقت اس امر واقعی کو نظر انداز کرجاتے ہین کہ جب سید حامد کو اس سرزمین سے اور وہان کے لوگون سے سابقہ پڑا ہے تو حبشی اندنون عموما سارے کے سارے آدم خوار تھے۔ سید حامد ہی کا دم تہا جو انکو

راہ پر لایا۔ پس کیا آدمی کا آدمی کو غلام بنالینا (وہ بھی عارضی طور پر اوسکی اصلاح حال کیلئے) اس سے بھی زیادہ بعید از انسانیت ہے کہ آدمی آدمی کو کھا جائے؟ یہی سید حامد سلطان کا نفوتھا۔ جہاں بلجیکی حکومت کے نام سے کانفو والون پر ناگفتنی ستم توڑے جارہے ہین ٭

شاہ ایران نے ٹرکی سے واپس آکر اپنے صدر اعظم کو حکم دیا کہ شرفاء فارس سے دس لڑکے منتخب کرکے آستانہ علیہ کو بھیجے جائین تاکہ وہان سلطانی مدرسہ حربیہ مین فنون حرب حاصل کرکے آئین ٭

امرا و مصر سے شہزادہ ابراہیم حسن بک پہلا شخص ہے جو دنیا کی سیر کو چلا ہے۔ سب سے پہلے کولمبو جائیگا۔ وہان سے چلکر ہندوستان اور تبت تک کی سیر کریگا۔ پھر علاقہ روس کو جائے گا۔ مصر الاہرام رقمطراز ہے کہ لارڈ کرزن نے وزیر ہند کو لکھا ہے کہ اس سیر کی دل جمعی تنظیم اور تائید کیجائے ٭

مکہ معظمہ سے جو صاحب حجاز ریلوے کا چندہ وصول کرنے ہند کو آنے والے تھے وہ بمبئی تک پہونچ چکے اور ۱۵ شوال کو روانہ مدراس ہونیوالے تھے۔ بمبئی مین انہین خاطر خواہ کامیابی نہین ہوئی۔ کیونکہ مسلمانون نے جو چندہ ہزار روپیہ کا چندہ کیا تھا۔ وہ اونکے حوالہ نہین کیا گیا۔ بلکہ بدرالدین طیب جی صاحب نے بطور خود بھیجنے کا وعدہ کرکے لیلیا۔ اور بینک کی معرفت روانہ کرینگے ٭

سلطان المعظم نے حکم دیا کہ بوسینیا سے آنیوالے مسلمان مہاجرین کو تکالیف سفر سے بچانے اور اونکی نگہداشت کیلئے ایک خاص عملہ ماگر مدوار الخلافہ سردیا مین قائم کیا جائے۔ چنانچہ قادر زادہ توفیق آفندی نام ایک مسلمان رئیس کی ماتحت ایک عملہ اس مطلب کیواسطے مقرر ہوگیا ہے ٭

قسطنطنیہ کے سرکاری کارخانہائے فوجی بتدریج مگر بسرعت تمام ہر ضرورت کی بہم پہونچانیکے قابل بنائے جارہے ہین چنانچہ میگزین رائفلون کو تیار کرانے والی صیغہ کی تکمیل کو ابھی چند ہفتے نہین گذرے کہ اب خاص قسم کے جلد برین پھٹنے والے گولون کے بنانیکی کلین بھی کھڑی کرلیگئی ہین۔ تاکہ وہ آئندہ جرمنی سے نہ خریدنے پڑین۔ علیحضرت نے جو ۹۶ توپین خاص قسم کی نہایت جلد چلنے والی کارخانہ کروپ سے خرید فرمائی ہین وہ بھی ترک افسرون کے سامنے ڈھالی جائینگی۔ تاکہ انمین کسیطرح کے سقم کا احتمال نہ رہنے کے علاوہ عثمانی افسرون کو انکے متعلق کچھ واقفیت پیدا ہو ٭

شاہ ایران نے مرزا علی اصغر خانصاحب امین السلطان وزیر اعظم کشور ایران کو انکی سابقہ خدمات کے علاوہ اس حسن تدبیر اور جانفشانی کے صلہ مین جو آپ سے شاہ کجکلاہ کی سیاحت یورپ کے دوران مین ظہور پذیر ہوئی **امیر کبیر و اتابک اعظم** کا خطاب جلیلہ عطا فرمایا ہے۔ شاہ ممدوح کے دست قدرت مین یہ اعلیٰ سے اعلیٰ اعزاز ہے جو رعایا مین سے کسی کو دیا جاسکتا ہے۔ مرزا تقی خان مرحوم کے بعد مدت سے یہ خطاب کسی اور صدر اعظم کو نہین عطا رہا تھا۔ یہ علیحضرت کی جان مرزا صاحب ممدوح کی ہی بروقت ہوشیاری سنجی۔ روم و ایران کی دو عظیم اسلامی سلطنتون مین جو اتحاد اور ارتباط پیدا ہوا وہ بھی آپ ہی کی فرزانگی و حسن تدبیر کا نتیجہ ہے ٭

علاقہ حضور نظام مین ایک شخص کو بموجب شریعت محمدی قتل کے قصاص مین پھانسی کا حکم ہوچکا تھا چنانچہ پچھلے دوشنبہ کے دن اسکو پھانسی دیئے جانیکے سارے سامان ہوچکے تھے۔ مگر عین اوسوقت جب کہ وہ اس جہان سے کوچ کرنے ہی لگا تھا حکم پہونچا کہ اسکو چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ حضور قیصرہ ہند کی علالت کی خبر سنتے ہی علیحضرت شاہ دکن نے رحم کھا کر اسکی جان بخشی کی تاکہ وہ قیصرہ کے حق مین دعائے صحت و درازی عمر مانگے ٭

دنیا بھر مین کل مسلمانونکی تعداد تقریباً (۱۹۶۵۰۰۰۰۰) ہے جن مین سے ۱۸۰۰۰۰۰۰ سلطنت ٹرکی کی زیر فرمان ہین۔ ۲۳۰۰۰۰۰۰ دیگر اسلامی سلطنتون کی زیر حکومت اور ۳۶۵۰۰۰۰۰ فرنچ پر تسونکی رعایا۔ اور ۲۰۰۰۰۰۰ چین مین بستے ہین۔ اور ۹۹۰۰۰۰۰ مسیحی تاجدارون کے زیر فرمان ہین ٭

صوبہ قونیہ کے راستے بوجہ برفباری بند ہوگئے ہین ٭

جدہ مین اطراف عالم کے حاجی جوق جوق پہونچ رہے ہین۔ اس واسطے وزیر اعظم ٹرکی نے حکم دیا ہے کہ جو طبی سٹاف ہر سال ایام حج مین جدہ۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ بھیجا جایا کرتا ہے وہ فوراً روانہ ہوجائے ٭

افسوس جنرل علی پاشا ایڈیکانگ سلطان المعظم عارضہ وجع المفاصل مین مبتلا ہین ٭

جاوا مین حکم ہوا ہے کہ وبائی مرض کی لاشون کو بجائے دفن کرنیکے جلا دیا جائے۔ وہان کے مسلمانون مین اس حکم سے سخت ناراضی پھیل رہی ہے ٭

سردار محمد توفیق خان صاحب سٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ بلوچستان نے حال مین ایک نہایت عمدہ نظیر قایم کی ہے جسکی امید ہے کہ دیگر ذی مقدرت مسلمان بھی تقلید کرینگے۔ آپنے انجمن حمایت اسلام لاہور کے یتیم خانہ سے ایک ہونہار یتیم بچہ کو متبنے کیا ہے اور اسکی تعلیم و تربیت کا ذمہ اوٹھایا ہے ٭

ہمصر خادم الاسلام لکھتا ہے کہ کلکتہ کے نامور رئیس جناب عارف بہرام جی صاحب نے حجاز ریلوے کیلئے نہایت دریادلی سے پندرہ ہزار روپیہ چندہ مرحمت فرمایا۔ اور امید کامل ہے کہ جناب حاجی موسیٰ صاحب و حاجی عبداللطیف صاحب اور حاجی عبدالرزاق صاحب و حاجی الٰہی بخش صاحب اور کلکتہ کے جملہ رؤسا عظام بھی اس کار خیر مین صاحب موصوف سے کسیطرح پیچھے نہ رہینگے۔ رنگون کلکتہ کے مقابلہ مین ایک چھوٹا سا شہر ہے تو بھی وہان سے حجاز ریلوے کیلئے قریباً ۲۵ ہزار روپیہ چندہ ہوچکا ہے تو کلکتہ کے باحمیت مسلمانون سے تو بہت کچھ توقع رکھنی چاہئے ٭

حیدرآباد سے جو لوگ مکہ معظمہ بغرض حج بیت اللہ جاتے ہین اونکیلئے گلبرگہ مین چند یوم کا قرنطینہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ بتاریخ یکم فروری ۱۳۱۸ف بہت سے عازمان حج بلدہ حیدرآباد سے دن کے ساڑھے دس بجے بذریعہ پسنجر ٹرین (مسافر گاڑی) مین گلبرگہ پہونچے اور قرنطینہ مین ٹھیرے ہوئے ہین۔ سرکار حضور نظام کیطرف سے اونکے آرام و آسائش کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا۔ حجاج کو یہانکے قیام مین انشاء اللہ کسیطرح کی تکلیف نہ ہوگی ٭

دارالعلوم ندوۃ العلماء ۲۹ جنوری کو رمضان شریف کی تعطیل کلان کے بعد کھلا۔ اور اسی روز قیصرہ مرحومہ کی وفات پر ایک ماتمی مجلس منعقد ہوئی۔ معلمین و متعلمین نے مناسب حال پر ورد تقریرین کین۔ اور حسب ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئین:۔ (۱) بوجہ رنج و غم دارالعلوم ۲ فروری تک بند رہے۔ اور دارالعلوم کے دروازہ پر ایک ماتمی جھنڈا نصب کیا جائے (۲) تعزیت و ہمدردی کا ایک تار بتوسط ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر شاہی خاندان کیخدمت مین بھیجا جائے ٭

انجمن اسلامیہ بنگلور کی پہلی سالانہ رپورٹ دفتر اخبار ہذا مین موصول ہوئی ہے۔ ہمنے اسکو عدیم الفرصتی مین سرسری طور پر دیکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ انجمن موصوفہ باوجودیکہ ابھی کچھ ایسا بہت عرصہ نہین گذرا تاہم وہ نہایت جستی و سرگرمی سے قوم کیخدمت مین مصروف ہے۔ اس انجمن کے قیام کے اغراض و مقاصد یہ چار ہے ہین (۱) مسلمان بچونکی تعلیم و تربیت کا انتظام (۲) قوم کی ترقی و بہبودی کے وسائل پیدا کرنا۔ اور اونکو تقویت دینا۔ (۳) ممبران انجمن کی علمی ترقی و اصلاح خیالات اور نیز تفریح طبع کے جائز سامان مہیا کرنا۔ (۴) ملکی معاملات مین اہل اسلام کے حقوق کی نگہداشت۔ انجمن کے "بیت التفریح" مین متصد نمبر ۲ کے مقاصد اوم مسلمان بھائی آپس مین ملکر بیٹھتے اور باہمی تبادلہ خیالات سے مستفید ہوتے ہین۔ "بیت المطالعہ" سے متصد نمبر ۱ کے مقاصد اوم کا کام لیتے ہین۔ "علمی مجلس" کے نام سے بھی ایک صیغہ ہے جس مین افسوس کہ بموجب رپورٹ کے امسال کوئی علمی کارروائی نہ ہوئی۔ مگر خیر مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ ہمت اور حوصلہ ہو تو تلافی مافات ممکن ہے۔ ناکامی کامیابی کی راہ دکھاتی ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خدا انجمن کو روز افزون ترقی دے۔ اور اسکا وجود قوم کے حق مین مفید ثابت ہو ٭

مولوی عبدالحکیم صاحب جوش رئیس میرٹھ نے قیصرہ مرحومہ کی وفات پر ایک پر درد قطعہ تاریخ لکھا ہے جس کو ہم بوجہ عدم گنجائش پورا درج کرنیسے معذور ہین۔ لہذا صرف قطعہ تاریخی ہدیہ ناظرین کرتے ہین جو حسب ذیل ہے

تاریخ انتقال شنیدم کہ جوش گفت۔
صد حیف آہ قیصر ہندوستان گذشت

ایرانی حکام نے بوشہر اور بندر عباس کے کئی تاجرون کے ۱۹۰۱ مکانون سے ہزارہا کے قریب رائفلین اور ایک کثیر تعداد کارتوسون کی برآمد کی ہے۔ ان لوگون نے یہ چیزین بڑی عیاری سے چھپا رکھی تھین ٭

یہ امر موجب مسرت ہے کہ امسال میسور کے نصاب تعلیم مین عربی کی تعلیم بھی جاری ہوگئی ہے ٭

ریاست حیدرآباد دکن مین چیف سیکرٹری کا ایک منصب اور بڑھایا جائے گا جس مین کسی مدراسی کے مقرر ہونے کی افواہ ہے ٭

افسوس لدہیانہ مین شبنہ گزشتہ کی رات کو خواجہ عنایت اللہ صاحب ولد خواجہ عبدالواحد صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس جو ایک نیک سیرت خوبصورت جوان صالح تھے چوروں کے ہاتھ سے زخمی ہوکر شہید ہوئے شہر بھر مین اس حادثہ جانکاہ سے تہلکہ مچا ہوا ہے ٭

محاربۂ ٹرانسوال

لنڈن۔ یکم فروری۔ بوئیرون کی کئی ایک دستے اونیج ریور کالونی کے شمال اور شمال المشرق سے جانب جنوب نقل و حرکت کر رہے ہین۔ قرائن سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ دشمن کیپ کالونی مین داخل ہونے کی ایکبار پھر کوشش کرنیکے فکر مین لگا ہوا ہے۔ برٹش سپاہ بھی غنیم کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ کیپ کالونی کے وسط مین حملہ آور بری طرح آنکر دبے۔ چنانچہ اونہین اپنے بہت سے گھوڑے اور گاڑیان بھی چھوڑ جانی پڑین۔ اونہون نے کوٹ جانیکی ہر چند کوشش کی۔ مگر چونکہ راہگذر کو ہماری افواج نے روک رکھا تھا۔ اس لیے مجبوراً انکو دو پارٹیون مین منقسم ہوکر مشکل مشرق کیطرف ہٹنا پڑا۔

۲ر فروری۔ اخبار سٹینڈرڈ کا ایک پیغام تار پریٹوریہ سے خبر دیتا ہے کہ سابق پریزیڈنٹ کروگر اور سیسر ریوڈس کے۔ دونو مشنون کو حفظ امن کے مقاصد مین ناکامی ہوئی۔

۳ر فروری۔ ڈیویٹ تھیبانچو سے گذر گیا ہے۔ اور تین ہزار آدمیون کی جمعیت اور بہت سی کیپ کی گاڑیان لیکر جنوب کیطرف جا رہا ہے۔ ادھر سے اسکو روکنے اور گرفتار کرنیکے لیے برٹش افواج روانہ کیگئی ہین۔ دو ہزار بوئیر آئرش لیڈر رسمی بلیک کی ماتحتی مین پرتگالی علاقہ کے اندر آن گھسے ہین۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اون کا یہ داخلہ بوئیر قیدیان جنگ کو رہائی دلانے کیغرض سے ہے۔ پریٹوریہ لائین اور نٹال کے درمیان ایک بڑی جمعیت ملک کو بوئیرون سے پاک کرنے اور انکو ذخائر رسد کا صفایا کرنے کیغرض سے روانہ ہوئی ہے۔

ایضاً۔ جنرل اڈوانس کے طور پر یورش کرنے کو مفصلۂ ذیل دستے روانہ کیے گئے ہین۔ اور ان سب کو حکم ہے کہ ایکدوسرے کے پاس پاس رہین۔ جنرل سمتھ ڈوربن کا دستہ ونڈر فونٹین سے۔ جنرل کیمبل کا دستہ مڈلبرگ سے۔ جنرل الڈرسن کا مقام اسٹیفینسبرگن سے۔ جنرل نوکس کا کالفونٹین سے۔ جنرل ایلمین بی کا دستہ زورفونٹین سے۔ جنرل ڈارٹنل کا دستہ سپرنگز سے۔ اور کرنیل کولل کا مقام گرے لنگسٹیڈ سے۔ یہ تمام دستے مشرق کیطرف جا رہے ہین۔

۴ر فروری۔ گروگر زدورپ کے جنوب مغرب مین ایکہزار بوئیرون نے مقام موڈر فونٹین کی ایک برٹش چوکی پر قبضہ کرلیا۔ ہماری سپاہ نے اسکو روکنے کو ہر چند زور لگایا۔ اور بہتیری کوشش کی۔ مگر افسوس تمام جدوجہد مین ناکامی ہوئی۔ افسر اور سپاہی جو پکڑے گئے تھے۔ وہ مقام ورینگنگ مین پہونچے ہین۔ بوئیرون نے موڈر ریور اور کافی فونٹین کے درمیان ایک برٹش بدرقہ پر حملہ کیا۔ جس مین یومینری فوج کے تین آدمی زخمی ہوئے۔ لیکن کولونیل فوجنے انکی توپخانہ سے خبر لی۔ اور عدم آباد کو پہونچائے۔ اور بہت سون کو زخمی کیا۔ آخر دشمن کو زک کھاکر بھاگنا پڑا۔

ایضاً۔ قرائن سے یہ امر قریب بہ یقین سمجھا گیا ہے کہ دشمن آجکل مین زور و شور سے حملہ کرنیوالا ہے۔ چنانچہ گورنر کیپ نے جو اعلان یکم ماہ حال کو شایع کیا اسمین تمام برٹش قوم سے اپیل کیگئی ہے کہ اس حملہ کی مدافعت اور روک تھام مین حکام کی جہانتک ہوسکے مدد کرین۔ مقام کلین ویلم کے قریب ۲ر فروری کو نوآبادیونکی فوج سے دشمن کی مڈبھیڑ ہوئی۔ پانچ گھنٹے تک متواتر جنگ ہوا کی۔ آخر بوئیرون کو اپنے مورچون سے بھاگنا پڑا۔ مگر چونکہ اس جگہ جھاڑیون کا گھنا جنگل تھا اس وجہ سے بھاگتے ہوئے دشمن کا تعاقب نہ ہوسکا۔ اسیطرح دریائے ڈورن پر بھی ایک مقابلہ پیش آیا جسکی تفصیلی وقعات اور نتیجہ کی ہنوز خبر نہین پہونچی۔ بعد کی خبرون کے بموجب ایک سرکاری مراسلہ منظر ہے کہ بوئیرون کی کئی دستے ایک متفقہ یورش پر کمر باندھے اونیج ریور کالونی مین بڑھے چلے آرہے ہین۔ اور کیپ کالونی پر بھی تازہ حملہ ہونے کو ہے۔ چنانچہ اونیج ریور کے جنوب کی گیرژنون (افواج قلعہ نشین) کو وارننگ دیا گیا ہے کہ ذرا ہوشیار خبردار رہین۔

۵ر فروری۔ لارڈ کچنر تار دیتے ہین کہ (بوئیر جنرل) ڈیویٹ کی ڈیوٹسڈورپ سے جنوب کیطرف ہونیکی خبر لگی ہے۔ پرسٹ سے لارڈ ممدوح کی ایک متعاقب مراسلت مورخہ ۳ر فروری مظہر ہے کہ (برٹش جنرل) کیمبل کا دشمن کی پانسو جمعیت سے مقابلہ ہوا جن کو اونہون نے مارمار کے آخر مڈلبرگ کی جنوب کیطرف بھگا دیا۔ مگر افسوس ہے کہ اسمین ہمارے لفٹننٹ کرنل صاحب بہادر متعلقہ ماؤنٹڈ رائفلز مارے گئے۔ اور ایک افسر زخمی ہوئے۔ سپاہیون مین سے بھی اٹھارہ مقتول و مجروح ہوئے۔ دشمن کے نقصان کا کچھ پتہ نشان نہین چلا کہ کیا ہوا۔ مقام بیتھل کے قریب بوئیرون نے جنرل فرنچ کے چار ایمبولینس گرفتار کر لیے جو زخمی سپاہیونکی جستجو مین پڑے تھے۔ (ایمبولینس اسکو کہتے ہین کہ فوج کی ساتھ ساتھ جو سفری ہسپتال جنگی ہوتے ہین انکے متعلق چند آدمی ہمراہ رہتے ہین کہ عرصۂ کارزار کے مجروحین کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مرہم پٹی کیلئے افسر مین لاڈالین ایڈیٹر) سورڈ فونٹین کی لڑائی مین ہمارا یہ نقصان ہوا تھا کہ دو افسر تو مارے گئے اور دو زخمی ہوئے۔ اسی تاریخ کی ایک خبر ہے کہ جنرل ٹوران جنرل بوئیر کو جو ۴ توپ اور ۱۵۰ سپاہی لیکر شرق کی جانب بھاگا ہے مین اونہون نے غنیم کی ایک پندرہ پونڈر (۱۵ سیر) کا گولہ چھوڑنیوالی توپ پکڑی ہے اور ایک اور توپ بیکار کردی۔ کیپ کالونی مین بوئیرونکی جمعیت کو ہماری فوج ہکارا دیکر تتر بتر کر رہی ہے۔ لارڈ کچنر کے جنگی جاسوسون نے دریائے ڈورن کے پل پر سو بوئیرون کا مقابلہ کرکے اونکو بھگا دیا۔ اور انکے کچھ گھوڑے گاڑیان اور بہت سا گولہ بارود پکڑا۔ بوئیرونکی ہڈ لینڈ کمانڈو (قلب لشکر کی جمعیت) مقام سٹگسٹیول کیطرف جا رہی ہے۔ اور برٹش افسر ہیگ اسکی تعاقب مین ہین۔

کلکتہ مین جو فہرست برٹش نقصانات کی ۴ر تاریخ کو پہونچی اسکا خلاصہ یہ ہے:۔ ۲۴ر جنوری کو ایک میجر سخت مجروح ۲۵ر کو ایک میجر مقتول۔ ایک میجر اور ایک لفٹننٹ سخت مجروح۔ ایک لفٹننٹ مقید اور بعد ازان ۱۰۔ ایک نرس حادثۂ غرقابی ۲۸ر جنوری کو ایک لفٹننٹ مفقود الخبر اور اغلباً مقید۔ ۲۹ر جنوری کو ایک کپتان کچھ یومنری اور کمانڈر نجیف۔ باڈیگارڈ۔ دونو فوجون مین کا ایک اک لفٹننٹ بیماری سے فوت۔ ۳۰ر جنوری کو ایک لفٹننٹ زخمون سے جانبر نہ ہوسکا۔ ایک کپتان سخت مجروح۔ ایک لفٹننٹ درجہ دوم خفیف سا مجروح۔

ایضاً۔ ڈیلی ٹیلیگراف کی ایک مراسلہ مین کیپ ٹون سے خبر دیگئی ہے کہ پائیٹ بوتھا دو ہزار بوئیرون اور سات توپونکی جمعیت لیکر کیپ کالونی مین آن گھسا ہے۔

آلڈر شوٹ مین (جو خونگلستان مین مقامی فوج کا ہیڈ کوارٹر ہے) ڈھائی ہزار یومنری فوج تو اسوقت جنوبی افریقہ کیلئے موجود ہے اور یقین ہے کہ مطلوبہ پانچہزار سپاہ اور ہفتہ اک کے اندر اندر بہرتی ہوجائے گی۔

کروس

۶ر فروری۔ کہتے ہین کہ لنڈن مین غیر سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے کہ بلیکر۔ نام بوئیرونکا ایک لیڈر مقام لورینکو مارکیز پر دھمکیان دیرہا ہے۔ اور پرتگال نے برٹش سے استدعا کی ہے کہ "آؤ۔ ان موذیون کو مار کر ہٹانیکی لیے ہم تم ملجا تین" (کیونکہ یہ مقام شہر تی افریقہ کے پرتگالی علاقہ موزمبیق مین نوآبادیٔ پرتگال کا دارالخلافہ ہے۔ یہ علاقہ ۱۸۹۱ء مین پرتگال والونکی قبضہ مین آیا۔ رقبہ اس علاقہ کا تین لاکھ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۳۰ لاکھ آدمی کی۔ ایڈیٹر) چنانچہ ہماری طرف سے ایکدستہ کو لورینکو مارکویس جانیکا حکم بھی ہوچکا ہے۔ پرمس نامی جنگی جہاز کی نسبت حکم ہوا ہے کہ جزیرہ مالٹا سے کیپ کو روانہ کیا جائے (مالٹا بحیرہ روم مین جزیرہ سسلی سے ۵۶ میل جنوب کو واقع ہے۔ تاج برطانیہ کی یہ نوآبادی بحری مقبوضات مین ایک اہم پوزیشن رکھتی ہے۔ چند اور بھی چھوٹے چھوٹے جزیرے اس سے متعلق ہین۔ رقبہ ۱۱۷ مربع میل اور آبادی ۱۷۶۲۳ آدمی کی ہے جسمین دس ہزار کے قریب گیرژن یعنی قلعہ نشین فوج ہے۔ اس جزیرہ کا صدر مقام ویلیٹا ایک اچھی بستی ہے۔ اور خوب موقع کا بندرگاہ ہے اسکی نہایت مستحکم قلعہ بندی کی ہوئی ہے۔ یہ ایک بڑا بہاری سمندری سٹیشن ہے۔ جہازی ضروریات کے ذخایر اور سامان و اسلحہ جنگ موجود رہتے ہین۔ ایڈیٹر)۔

فونٹین

نما کوالینڈ کے ساحل پر بڑی جسیم طین عملمین لائی جا رہی ہین۔ تاکہ بحری ڈاکو خشکی پر نہ اترنے پائین۔ موڈر کی لڑائی مین رینک اینڈ فائیل کے کل ۸۰ آدمی ہماری طرف سے ضایع ہوئے۔ اس نقصان کی فہرست جو مقام ولکم کے قریب جنرل نوکس اور ڈیویٹ کے مقابلہ مین برٹش فوج کو پہونچا ہے:۔ ایک افسر مقتول اور چار افسر مجروح۔ ۵۰ آدمی مارے گئے۔ اور ۲۰۸ زخمی ہوئے۔ اور بیماری سے بھی ہماری سپاہ مین ابکی پھر بہت سی جانین ضایع ہوئین۔

ایضاً۔ دارآفیس نے ۲۲۔ والنٹیر انجنیر کور طلب کی ہین۔ جو افریقہ جنوبی کے جدید سکشنون کیلیے بھرتی کیجائینگی۔ ہر ایک کور مین ۲۶ والنٹیر ہونگے۔ تحریک مصالحت کو اگرچہ ابتک ناکامی ہوئی ہے۔ پھر بھی بلوم فونٹین مین صلح کا ایک نیا پروگرام زیر تجویز ہے۔ جہان سے سفارتونکا ڈیپوٹیشن کیپ ٹون بھیجا جائیگا۔

۷ر فروری۔ ڈیویٹ کی حال چال سے متعلق لارڈ کچنر کے بیانات سننے والون کو حیرت مین ڈالدیا ہے۔ ان بیانات مین غالباً خود ڈیویٹ کا زیادہ تر حوالہ دیا گیا ہے۔ کہتے ہین کہ اسکی فوج کا ایک حصہ بالضرور یومنیر سالڈنگ کے جنوب کیطرف جا نکلا ہے۔ جہان ڈیویٹ نے باربرداری کے چھکڑونکی ایک ٹرین کو جو بلوم فونٹین سے چالیس میل جنوب مین چلی جا رہی تھی بڑا نقصان پہونچایا۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے لارڈ کچنر کو تیس ہزار سوارہ فوجکی کمک پہونچانیکا فیصلہ کردیا ہے۔ امید ہے کہ دس ہزار تو یومنری فوج عنقریب بہم پہونچ سکیگی۔ جنوبی افریقہ کی کونٹیبلری (پولیس) بھی دو ہزار آدمی دیگی۔ نوآبادیان ۵ ہزار دینگی۔ اور باقی لائت انفنٹری آئینگی۔ ڈیلاگوا ریلوے علاقہ پرتگال مین ۵۳ ویں کیلومیٹر پر کاٹ ڈالی گئی ہے۔ پریٹوریہ سے لارڈ کچنر کی ایک مراسلت مورخہ ۵ر فروری مظہر ہے کہ ڈیویٹ ابھی تک تھیبانچو کے جنوب ہی مین موجود ہے۔ جنرل سمتھ ڈوربن نے جبل

محاربہ چین

لنڈن۔ یکم فروری۔ ٹنٹس کے عارضی دفاتر سرکاری کو کسی نے آگ لگادی جس سے وہ تمام جلکر خاک سیاہ ہوگئے ۔۔

۵ فروری۔ جزائر ایلیٹ بلونڈی کو ایک برٹش اگنبوٹ کی روانگی اور روسی امیر البحر کے برٹش امیر البحر پر معترض ہونے سے متعلق روس کا نیم سرکاری اخبار نووی ورمیا اپنے ایک آرٹیکل میں اس بات پر حیرت ظاہر کرتا ہے کہ تعجب ہے کہ (برٹش) امیر البحر سیمور کو ایسی موٹی بات سے بھی آگاہی نہ تھی (یعنی جزائر ایلیٹ کا روسی علاقہ میں شامل ہونا۔ (دیکھو محاربہ چین مندرجہ وکیل ۲۸ جنوری۔ ٹیلیگرام مورخہ ۱۹ جنوری) (بعد کی خبر) ایمپرر فرانسس جوزف شہنشاہ آسٹریا نے اپنی کونسل کی افتتاحی تقریر میں کہا "مجھے یقین ہے کہ چین کا جھگڑا یورپ کے امن میں خلل انداز نہ ہوگا" ۔۔

۶ فروری۔ وزراء دول اور چینی ایلچیوں کی پہلی میٹنگ پیکن میں کل منعقد ہوئی تھی جس میں ملزموں کی سزا کا مسئلہ چھڑ کر رہگیا۔ کوئی اطمینان بخش نتیجہ نہیں نکلا ۔۔

قیصر جرمنی انگلستان میں

لنڈن۔ ۴ فروری۔ قیصر ولیم نے ڈیوک آف یارک کو جرمنی صیغہ بحری کا "الاسوٹ" مقرر فرمایا ۔۔

۴ فروری۔ شاہ انگلستان و قیصر جرمنی منگل کی صبح کو شاہی گاڑی میں سوار ہوکر ونڈسر سے روانہ ہوئے پیڈنگٹن سے مالبرا ہوس تک لائف گارڈ اسکورٹ میں تھا۔ ہوس مذکور میں لنچ تناول فرماکر چیرنگ کروس کو چلے گئے۔ لنڈن کے بازاروں میں قیصر جرمنی کا خیر مقدم نہایت اعزاز و اکرام اور بڑی دھوم دھام سے ہوا جیسے کہ کبھی قیصرہ مرحومہ کا ہوا کرتا تھا۔ تیسرے پہر کو قیصر ولیم پورٹ وکٹوریہ سے جہاز میں سوار ہوگئے ۔۔

۵ فروری۔ لنڈن کے اخبارات نے آج از سر نو قیصر کی تعظیم و تکریم کی۔ بقول ٹائمز ہر درجہ اور ہر طبقہ کے لوگ قیصر کے خلوص سے نہایت ہی متاثر ہوئے زیادہ تر اس وجہ سے بھی کہ اس میں کوئی پولیٹیکل پالیسی نہیں ہے۔ شاہ ایڈورڈ نے پرنسیلے کے شہزادہ ہنری کو انگریزی صیغہ بحری کا "الاسوٹ" مقرر فرمایا ۔۔

۶ فروری۔ شہنشاہ ولیم کی رخصت کے وقت لنڈن میں ایک عجیب شاندار نظارہ تھا۔ باوجود اسکے کہ پالا کٹ رہا تھا اور نیم گداختہ برف پڑ پڑ کر سڑکوں پر کئی کئی انچ جم گئی تھی تاہم مخلوق کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ العظمۃ للہ چیرنگ کراس میں شاہ عالم پناہ نے قیصر کو الوداع کہا اور پورٹ وکٹوریہ سے شہنشاہ جرمنی مراجعت فرمائے وطن ہوئے ۔۔

ایضاً۔ قیصر ولیم نے لارڈ ابرٹس کو "عقاب سیاہ" کا تمغہ اعزاز عطا فرمایا۔ جو سلطنت جرمنی میں سب سے اعلےٰ اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ پورٹ وکٹوریہ سے روانہ ہوتے ہوئے فلشنگ تک دو برٹش جنگی جہاز ہز امپیریل میجسٹی کے اسکورٹ میں تھے ۔۔

۷ فروری۔ برٹش کیبنٹ سے قیصر جرمن کا پرجوش خیر مقدم ادا ہونے پر جرمن اخبارات (بھی انگریزی اخبارات کیطرح) کہتے ہیں کہ قیصر کی یہ تشریف بری اس لحاظ سے اک خاص پولیٹیکل اہمیت رکھتی ہے کہ اس سے (برٹش اور جرمن) دونو قوموں کے باہمی تعلقات اور دوستانہ خیالات کو ترقی ہوگی ۔۔

شاہ ایڈورڈ ہفتم

لنڈن ۵ فروری۔ شاہ عالیجاہ نے اپنی رعایائے ہند کو ان لفظوں میں مخاطب فرماکر کہ:۔ "اے میری سمندر پار کی رعایا اور اے ہندوستان کے لوگو اور رئیسو"! انکا تہ دل سے شکر ادا کیا اور فرمایا ہے کہ جس خلوص اور محبت سے آپ لوگوں نے والدہ ماجدہ کی تعظیم و تکریم کی اور ان کے ساتھ وفادار رہے میں اسکا نہایت ممنون ہوں اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی مقدس ذمہ واریوں کو پورا کرنیکی امکان بھر کوشش کرونگا" (ہز میجسٹی کا پورا شفقت نامہ بشرط گنجائش آئندہ درج کرینگے۔ اڈیٹر)

لنڈن۔ ۹ فروری۔ افتتاح پارلیمنٹ کے بعد شاہ عالم پناہ امپرس فریڈرک سے ملاقات فرمانے کو تشریف لیجائینگے اور غالباً شہنشاہ ولیم سے ملنے کیلئے بھی قدم رنجہ فرمائینگے ۔۔

قیصر مرحومہ کی تدفین

علیا حضرت قیصرہ ہند کا تابوت جس پر مرصع تاج رکھا ہوا تھا جس کے جواہرات کی چمک دھوپ میں آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی۔ خاکی رنگ کی توپخانہ کی گاڑی پر یم فروری کو پونے دو بجے بعد دوپہر قصر اوسبرن سے روانہ ہوا۔ گاڑی میں توپخانہ کے ۸ گھوڑے جتے ہوئے تھے تابوت کے پیچھے شاہ عالم پناہ ایڈورڈ ہفتم اور شہنشاہ جرمن دونوں امیر البحر ونکی وردی میں اور ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ جنرل کی وردی پہنے ہوئے جارہے تھے۔ انکے عقب میں ۶ دیگر شاہزادے اور انکے بعد ۹ شاہی خاندان کی لیڈیاں ہمراہی ملکہ ایڈورڈ سب کی سب سیاہ پوش اور منہ پر نقاب ڈالے ہوئے تین تین کی قطاریں جاتی تھیں ملاحوں نے تابوت جہاز میں اٹھاکر ایک شہ نشین پر رکھا جس پر سرخ مخمل کا فرش تھا اور تابوت اس طرح رکھا گیا کہ دور سے نظر آسکے۔ ۸ تارپیڈو ضائع کرنے والی کشتیاں شاہی جہاز کے گرد تھیں اور دونوں طرف بہت سے جنگی جہاز صف بستہ تھے جن میں سے بیرونی تھے جس وقت البرٹا نے لنگر اٹھایا سب جہاز روانہ ہوئے اور بینڈ نے ماتمی باجا بجایا اور توپیں چھوڑی گئیں۔ چنانچہ راستے بھر سوائے توپوں کی آوازوں اور باجے کے دلخراش سروں کے اور کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ ۵ بجے جہاز گوسپورٹ میں پہونچے اور رات کو یہیں قیام رہا۔ تمام شب جنگی جہازونکی کشتیاں پہرہ دیتی رہیں۔ اوسبرن سے جس وقت جنازہ اٹھا جلوس بالکل سادہ تھا ملکہ معظمہ کے بین نواز نصف میل تک بین باجا بجاتے رہے اور پھر بڑے بڑے باجے بندرگاہ تک بجتے رہے جہازونکی قطاریں دس میل تک تھیں۔ راستہ میں جلوس جنازہ کے ہمراہ جرمن ڈریگون گارڈ کے دستہ کے علاوہ جرمن ہسارز کا بھی ایک دستہ تھا۔ ایک دن پہلے سے تمام راستے کے مکانات کو ارغوانی کرنیکا کام اور دیگر ماتمی آراستگی ہوتی رہی جاپانی جنگی جہاز بھی جہازی جلوس میں شامل ہوا۔ جلوس کی کیفیت دیکھنے کو بازاروں میں نشست گاہونکی فیس بہت بڑھ گئی تھی۔ ایک آدمی کے لئے کھلی جگہ پر بیٹھنے کی فیس ۹ روپیہ سے ۱۰۵ تک تھی۔ اور مکانات کی کھڑکیونکی نشستوں کیلئے تو پندرہ پندرہ سو روپیہ دیا گیا ہر ایک مکان کے آگے بیشمار ہار لٹکائے گئے ۲ فروری کی صبح کو بادل گھرے ہوئے تھے اور بارش اور برفباری کا خوف تھا۔ ہجوم خلایق کو باقاعدہ رکھنیکیلئے رات کو پولیس کی عظیم جمعیت شہر میں آئی۔ صبح کی تمام ٹرینیں آدمیوں سے بھری ہوئی تھیں اور تمام لوگ ہائڈ پارک جارہے تھے فوجیں تمام رات کو ہی آگئی تھیں۔ سولینٹ کے شمالی کنارہ پر خلقت کا اندازہ ۵ لاکھ سے اوپر کیا گیا یعنی جلوس ڈائمنڈ جیوبلی سے بھی بڑھ کر ہجوم تھا۔ راہ جلوس میں تمام مکانوں پر ارغوانی رنگ کے کپڑے لٹکائے گئے تھے جن سے سائن بورڈ وغیرہ سب ڈھک گئے لندن میں باوجود اس قدر ہجوم کے ایسی نماموشی تھی کہ بالکل سناٹا تھا۔ سب سے اول فوجونکی قطاریں تھیں آگے آگے لارڈ ابرٹس فیلڈ مارشل کا گز ہاتھ میں لئے ہوئے سٹاف کے ہمراہ نمودار ہوئے ۳۲ ہزار ۲۸۵ سپاہی دو رویہ صف بستہ تھے اور ۲۰۵ سپاہی ہمراہ جلوس تھے۔ جن میں ۱۲۵ نوآبادیونکی فوج کے اور ۲۰ ہندی سپاہی۔ جلوس بہت دور تک تھا جسکا ایک سرا وکٹوریہ سٹیشن پر تو دوسرا پیڈنگٹن میں ختم ہوتا تھا۔ لارڈ ابرٹس اور انکے سٹاف کے بعد تابوت کی گاڑی تھی جس پر سفید ریشم کی نال تھی اور ۸ سفید گھوڑے توپ کی گاڑی کو جس پر تابوت رکھا تھا کھینچتے تھے۔ گھوڑوں پر توپخانہ کے ڈرائیور سوار تھے۔ تابوت کے پیچھے شاہ عالم پناہ اور قیصر ولیم برٹش فیلڈ مارشل کی وردیوں میں گھوڑوں پر سوار تھے۔ قیصر ولیم نقرئی گھوڑی پر تھے۔ شاہ پرتگال و شاہ یونان اور ولیعہد سیام ایک قطار میں تھے۔ سب کی وردیاں نہایت شاندار شاہ بلجیم ہماری ملکہ ایڈورڈ اور انکی شاہزادیوں کے ساتھ شاہی گاڑیونکی قطاریں سب سے آگے تھے۔ ہندوستانی سپاہی اور لائف گارڈز اور کولونیل دستہ آخر میں تھا۔ جلوس جنازہ کی بھیڑ بھاڑ کے دن قریباً سوا آدمی لندن کے بازاروں میں کچلے گئے

ان میں سے دو تین کے تو لندن میں ہی جانبحق ہونے کی خبر ہے باقی کے متعلق یہ معلوم نہیں ہوا کہ وہ کہاں کے رہنے والے تھے اور کیا ہوئے

مختلف خبریں

لنڈن۔ ۳ فروری۔ سرکاری بلٹین سے معلوم ہوا کہ ڈیوک آف یارک کی صحت اب روبترقی ہے

۶ فروری۔ جاپانی وزیر روس میں پہونچا۔

اور کاغذات متعلقہ زار کی خدمت میں پیش کئے ۔

ایضاً۔ اوگڈن سمالیون کے برخلاف جو تعزیری مہم بھیجی گئی تھی اس نے باغیوں پر دھاوا بولنا

۷ فروری۔ باکو میں تیل کے بڑی بھاری ذخائر میں آگ لگ گئی ہے۔ شعلہ زن تیل نے مکانات تک کی خبر لی بہت سے مکانات آتشزدگی سے تباہ و برباد ہوگئے اور ہو رہے ہیں ۔

۸ فروری۔ بقول ٹائمز یہ طے ہوچکا ہے کہ ڈیوک آف یارک معہ اپنی بیگم صاحبہ کے آخر مارچ یا شروع اپریل میں روانہ آسٹریلیا ہونگے ۔

۹ فروری۔ سرکاری اعلان ہوا ہے کہ ڈیوک آف یارک آسٹریلیا سے واپس آنے تک پرنس آف ویلز نہ بنائے جائیں گے ۔

ایضاً۔ کیپ ٹون میں پلیگ کی دو وارداتیں ہوئیں چوہوں میں بھی بیماری پھیلی ہوئی ہے ۔

چشمہ فیض سکول کولمبو کا مسٹر ایس ایم برؤن صاحب ڈی پی آئی نے حال میں معائنہ فرماکر اسکی نسبت حسب ذیل رائے ارقام فرمائی :۔ "میں نے آج اس مدرسہ کو دیکھا تو ۵۰ طلبا کو حاضر پایا جو تمام ہندوستانی نسل کے ہیں اور بولی بھی سب کی مثل مادری زبان کے ہندوستانی ہی ہے۔ خواندگی کے چھ درجے ہیں۔ مجھ پر یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ اس درسگاہ میں لڑکیاں بھی تعلیم پاتی ہیں۔ چنانچہ بروقت معائنہ بیس لڑکیاں بھی حاضر تھیں پس اس لحاظ سے کولمبو میں یہ اپنی قسم کا ایک ہی مدرسہ ہے۔ یہاں اس درسگاہ کا وجود اور گزشتہ چار سال سے بکامیابی قیام زیادہ تر ملک شجاع الدین صاحب کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے جو اسکے لئے روپیہ جمع کرکے ضروری مصارف کا کام چلاتے اور درس تدریس میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ ملک صاحب کو اب اس بات کا خیال لگا ہوا ہے کہ گورنمنٹ اس مدرسہ کو ریکوگنائز کرے اور جہانتک میرے سکول کی حالت دیکھی میں بھی گورنمنٹ سے اس بارہ میں سفارش کرنے پر آمادہ ہوں" ۔

حضور قیصرہ کے انتقال کی خبر سنکر حضور نظام کو اسقدر رنج ہوا کہ ہز ہائینس نے دن بھر کچھ نہ کھایا

حیدرآباد کی ایک مجلس تعزیت میں نواب فخر الملک بہادر نے یہ تجویز پیش کی کہ قیصرہ مرحومہ کی یادگار میں یہاں ایک ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ (صنعتی درسگاہ) قایم کیجانی چاہیئے جسکے چندہ میں نواب صاحب ممدوح نے ایک ہزار روپیہ خود عطا فرمانے پر آمادگی ظاہر کی۔ واقعی نواب صاحب کو ملکہ معظمہ کی یادگار کا ایسا ہی خیال ہونا چاہیئے کیونکہ ابھی تھوڑی ہی عرصہ کی بات ہے کہ ممدوحہ مرحومہ آپکے دونو صاحبزادوں کیساتھ قصر وِنڈسر میں اسقدر نوازشات خسروانہ سے پیش آئی تھیں جنہیں شفقت مادری سے بڑھکر سمجھنا چاہیئے اور اسی لئے وہ ملکہ جو ماں سے زیادہ ہتی کبھی بھول نہیں سکتی۔ امید ہے کہ نواب صاحب کی طرح دیگر عمائد و رؤسا حیدرآباد بھی قیصرہ کی یادگار اور خاصکر مجوزہ یادگار کے ہر طرح حامی و مؤید ہونگے ۔

روس اور روم ہر دو ممالک سے وبائی طاعون نمودار ہونیکی خبریں پہنچی ہیں مفصل کیفیت آئندہ ماشاءاللہ

سنگاپور میں بھی طاعون کی ایک واردات ہوئی جس میں مریض جانبر نہ ہوسکا ۔

ہندوستان کی ان افواجکی عدم موجودگی کے باعث جو مہم چین پر گئی ہوئی ہیں ملٹری مصارف کے تخمینہ میں ایکے ۵ لاکھ روپیہ کی بچت رہیگی جو محکمہ پبلک ورکس کے حوالہ کیجائیگی تاکہ خوشحالگڑھ کوہاٹ ریلوے کے مصارف تعمیر میں کام آئے ۔

سفارت روس متعینہ قسطنطنیہ کو گورنمنٹ روس نے لکھا ہے کہ جنگ روس و روم کے تاوان کی سالانہ رقم جو ۲ لاکھ پچاس ہزار پونڈ ترکی کی ہوتی ہے وہ پوری ادا ہوگئی ہے ۔

ایک خبر اخبار کہتا ہے کہ جرمن پولیٹکل ایجنٹ متعینہ تبت کو بعض امور ملکی کا تصفیہ کرنیکی غرض سے سلطان عبدالعزیز کے دربار میں حاضر ہوا۔ حسب معمول دیگر مختلف طاقتوں کے ایجنٹ اور کونسل تو پولیٹیکل معاملات طے کرنیکے لئے وقتاً فوقتاً سلطان مراکو کی خدمت میں جاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر خاص جرمن پولیٹیکل ایجنٹ کے جانے سے پولیٹیکل دنیا کو بہت ہی تردد پیدا ہوگیا ہے اخبارات یہانتک کہتے ہیں کہ یہ کوئی معمولی کارروائی نہیں ہے بلکہ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ گورنمنٹ جرمنی کا منشاء معاملات مراکو میں دخل دینے کا ہے اور شاید وہ (جرمنی) اس مسئلہ کو ایسے طریق سے حل کیا چاہتی ہے جس میں سراسر اسکا اپنا فائدہ ہو ۔

عازمان حج کو معلوم ہو کہ ایک جہاز کراچی سے جدہ غالباً ۲ ماہ حال تک روانہ ہونیوالا ہے حجاج کو مکرر یاددہانی کیگئی ہے کہ انہیں ملتان کیمپ میں دس روز ٹھیرا رہنا پڑیگا قبل اسکے کہ وہاں سے کراچی روانہ ہوکر جہاز میں سوار کئے جائیں۔ سندھ میں جو شخص ایسا پہونچیگا کہ اس نے دس روز سے زیادہ جگہ نہ گزاری ہوں وہ ملتان کیمپ کو واپس بھیجدیا جائیگا ۔

کلکتہ میں وبائے چیچک روز بروز بڑھتی جاتی ہے ۔

پٹنہ میونسپلٹی کا طاعون کیوجہ سے قریباً ۲ ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہو رہا ہے ۔

مجلس اسلامیہ ہزارہ کا ایک جلسہ بصدارت عالی جناب شہزادہ صاحب بخارا منعقد ہوا۔ اس میں ایک قابل قدر تجویز یہ پاس ہوئی کہ ملکہ معظمہ کی یادگار میں موجودہ مڈل سکول کو درجہ ہائی تک ترقی دیجائے اور اس کا نام وکٹوریہ ایم بی ہائی سکول رکھا جائے۔ خان عبداللہ خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ایک مطول اور قابلانہ تقریر میں تحریک مذکورہ پیش کی جس سے حاضرین اسقدر متاثر ہوئے کہ مجوزہ یادگار کے چندہ میں ۲ ہزار چھ سو روپیہ کے وعدے تو اسی وقت لکھے گئے۔ یہ بھی تجویز ہوئی کہ تمام بڑی بڑی خواتین ورسا علاقہ سے اس مفید کام میں شریک ہونیکی استدعا کیجائے ۔

قحط کمیشن کے اجلاسوں میں اسوقت گجرات کی کثرت اموات کا سوال زیر تحقیقات ہے ۔

ٹائمز کا نامہ نگار اوڈیسہ لکھتا ہے کہ اس سال ۳۵ اور ۴۰ ہزار کے درمیان آدمی اوڈیسہ کی راہ سے اس روسی فوجیں بہرتی ہونے کو بھیجے جائینگے جو اس وقت اقصائے مشرق میں مقیم ہے اور جسکی تعداد ایک لاکھ ستر تو ابھی ہے۔ مجوزہ بہرتی سے اور بھی بڑھ جائیگی ۔

دمشق حجاز ریلوے کے جنرل کمشن نے سب کمیٹی بصرہ کے پاس ۱۸ لاکھ پیاسٹر کے ٹکٹ بھیجے ہیں جو اس صوبہ کے چندہ دہندگان میں تقسیم ہونگے۔ ولایت خداوندگار میں جو چندہ اس وقت تک ہوچکا ہے اسکی رقم ۳۰ لاکھ پیاسٹر سے زیادہ ہے ۔

~~اگر ناظرین یہ معلوم کرنیکے خواہشمند ہونگے کہ فراگمور جہاں ملکہ آنجہانی کی تدفین عمل میں آئی تھی اور کہاں واقع ہے تو واضح ہو کہ وہ تفرج گاہ ونڈسر میں ایک قصر شاہی ہے اور لندن سے اکیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہیں ایک مقبرہ بھی ہے قصر تو ۱۸۱۰ء سے حضور پرنس آف ویلز کا ایک مسکن رہا ہے۔ اور مقبرہ میں جو قدیم رومن وضع کی ایک شاندار عمارت ہے پرنس کنسرٹ (شوہر ملکہ مرحومہ) کی لاش مدفون ہے۔ آپ قصر ونڈسر میں فوت ہوئے تھے مگر انکی نعش وفات سے ایک سال ۴ یوم بعد بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۸۶۲ء یہاں لائی گئی تھی۔ یہ متبرہ ملکہ معظمہ اور خاندان شاہی کے خرچ سے تعمیر ہوا تھا~~

ریاست پونچھ کے محکمہ بندوبست میں مسلمانوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے شکایت چلی آتی تھی مگر شکر ہے کہ آخر کار حکام نے اس شکایت کو معقول سمجھکر اسکے رفع کرنیکی طرف توجہ مبذول فرمائی اور ایک مسلمان سپرنٹنڈنٹ اور چار مسلمان ڈپٹی سپرنٹنڈنوں کیلئے اشتہار دیا ہے۔ امید ہے کہ ان معزز عہدوں کیلئے قابل مسلمان بہم پہونچ جائینگے اور یقین ہے کہ وہ سابقہ شکایات جو ایک قوم کی بہرتی سے پیدا ہو رہی تھیں اب بالکل دور ہوجائینگی۔ اور مسلمانوں کے حقوق متعلقہ کی پوری پوری نگہداشت ہوگی۔ اس انتظام سے ہز ہائینس راجہ بلدیو سنگھ صاحب بہادر والئی پونچھ اور مہتمم بندوبست کی قابلیت اور بے تعصبی کا ثبوت ملتا ہے امید ہے کہ دیگر والیان ریاست بھی اس نظیر کی تقلید کرینگے

نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار نظام کی نسبت خبر ہے کہ تمغہ قیصری درجہ اول عنقریب انکیلئے تیار ہونے والا ہے ۔

* ۸ ریل خبر ہے کہ اس حادثہ سے پانچ سو جانیں تلف ہوئیں ۔

بقیہ مختلف خبریں

لنڈن میں جو انٹرنیشنل ٹیلیگراف کانفرنس ماہ جون میں ہونے والی تھی وہ بوجہ انتقال ملکہ معظمہ سال بھر کے لئے ملتوی کر دیگئی +

کارڈوف (واقع ویلز) میں طاعون کی دو وارداتیں ہفتہ گزشتہ میں ہوئیں +

شاہ سویڈن و ناروے نے عنان حکومت بوجہ علالت ولیعہد کے ہاتھ میں دے رکھی تھی ۱۲ر جنوری سے پھر اپنے ہاتھ میں لے لی +

میکوہاما سے سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے کہ چار سو ماہیگیر ولکا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں گئے کیا ہوئی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غالباً وہ اس طوفان عظیم میں تلف ہو گئے ہیں جاپان کے مغربی ساحل پر ۱۰ر جنوری کو زور شور سے آیا تھا +

فرمایا کہ جب تک جنگ ٹرانسوال قابل اطمینان طور سے ختم نہ ہو لے میں دعوتوں جلسوں اور دیگر پبلک تقریبات میں نہ شریک ہونے کو شرکت پر ترجیح دونگا +

جرمنی کے ببرن جان فیبر نے جو پنسلوں کے مشہور و معروف کارخانہ کا بانی تھا ۸۴ سال کی عمر میں بمقام نرمبرگ (جرمنی) قضا کی +

یہ ایک طرح سے دلچسپ اور عجیب اتفاق ہے کہ سلطنت عظمیٰ برطانیہ کے جن دو شہنشاہوں نے سب سے زیادہ حکمرانی کی انہوں نے عمریں بھی قریب قریب برابر ہی پائیں چنانچہ شاہ جارج سوئم ۴ر جون ۱۷۳۸ء کو پیدا ہوئے اور ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ء میں فوت ہو گئے اور اس حساب سے انکی عمر ۸۱ سال ۶ ماہ ۲۵ یوم ہوئی۔ ادھر ہماری مادر مہربان قیصرہ مرحومہ ۲۴ر مئی ۱۸۱۹ء کو تولد ہوئی تھیں اور ۲۲ر جنوری ۱۹۰۱ء کو آپنے رحلت فرمائی جبکہ آپ کا سن شریف ۸۱ سال ۶ ماہ ۲۹ یوم کا تھا۔ بلکہ یہ امر موجب مسرت ہے کہ ہماری پیاری ملکہ کے قویٰ اور ہوش و حواس میں باوجود اپنے جد امجد سے چار دن زیادہ عمر پانے کے کوئی بڑا فرق نہیں آیا حالانکہ جارج سوم کی بینائی وغیرہ جاتی رہی تھی +

مہم چین کے ساتھ جو ۸۸ میڈیکل آفیسر صیغہ سول میں ملازم ہو کر گئے تھے ان میں سے ۱۲ ہندوستان کو واپس آ گئے ہیں اور ۳۲ اور غالباً عنقریب ہی واپس بھیجدیے جانے کو ہیں۔ ان کے آنے پر انڈین میڈیکل سروس کی رخصت کھل جائیگی +

فوجی اخراجات کے تخمینہ بابت ۱۹۰۱-۱۹۰۲ء میں بیلون (غبارہ) سکشن کے تجربات سے متعلق مصارف کے لئے ۶۰ ہزار روپیہ اور شامل کیا جائیگا +

رومانیا کے سینٹ نے یونان کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ کا ووٹ پاس کیا +

مقام ورنگ ہیم جارلاٹ اوگنڈا کی ۳ چوتھائی کی سے ستانت وہ وہاں سے ادا ہوئی ہے اور اسکے لئے انگریزی طریق پر دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ ۱۵ ہزار دیسیوں کی ضیافت ہوئی +

شام کے ایک عیسائی یعقوب یوحنا نے چند روز کا عرصہ ہوا ایک اور شامی کو قتل کر دیا تھا۔ گورنمنٹ مصر کی جانب سے اسکی گرفتاری عمل میں آئی اور سشن سے اسکو پھانسی کا حکم صادر ہوا۔ ۸ر دسمبر کو اسے پھانسی دیگئی۔ پھانسی دیئے جانیکے وقت ہزارہا آدمی کا ہجوم تھا جب وہ دار پر چڑھایا جانے لگا اور دار کے سامنے لایا گیا۔ اس وقت موت کا فتوےٰ اسے سنایا گیا۔ فتوےٰ کے سنتے ہی گو وہ عیسائی تھا لیکن اس نے باآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا اور پھر اوسی قدر بلند آواز سے "انا للہ و انا الیہ" کہا پھر ایک گھونٹ پانی پیا۔ جیلخانہ کے طبیب کو سلام کیا جیلر سے اپنی گالی گلوچ کی جو وہ اسکو ایام قید میں دیتا رہا تھا معافی مانگی۔ پھر نہایت ثابت قدمی و استقلال سے دار پر چڑھ گیا۔ مگر افسوس کہ جس پر طلائی صلیب لگی ہوئی تھی مرحوم کے مکان کو لے گئے اور غالباً دفن بھی مسیحی طریق پر ہی کیا +

بارگاہ سلطانی میں اندرون بیت المقدس کے رومن پیٹریارک کا ایک نائب شرفیاب ہوا اور ایک عریضہ عبودیت کے ساتھ حضرت عمرؓ کی مسجد کا ایک نقشہ ہاتھی دانت کا بنا ہوا اس نے دربار خلافت میں تحفۃً پیش کیا جو اس غرض سے تیار ہو کر بھیجا گیا ہے کہ پیٹریارک کیطرف سے اعلیحضرت کی سلور جوبلی کی بارگاہ میں پیش کیا جائے +

شاہ یونان کی ۵۵ ویں سالگرہ ۲۵ر دسمبر کو ہوئی۔ بڑی دھوم دھام کے جشن منائے گئے اس تقریب پر جو مبارکبادی کے تار شاہ مذکور کو دیگر تاجداروں کی جانب سے پہونچے ان میں سب سے پہلا تار اعلیحضرت سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ کیطرف سے تھا۔ شاہ یونان نے اپنے وزیر صیغہ خارجیہ کو ٹرکی کیساتھ دوستانہ تعلقات قایم کرنیکی خوشنودی میں ایک تمغہ طلائی عطا کیا۔ اور دربار کے موقعہ پر سفیر روم سے بھی بحال ملاقات کر کے مبارکباد قبول کی +

ساڑھے چھ روپیہ میں قابل دید جیبی گھڑی اور تیرہ چیزیں مفت

گھڑی ہذا مع تیرہ اشیاء کے — جلد خریدیے بصورت رہن مفت ہے

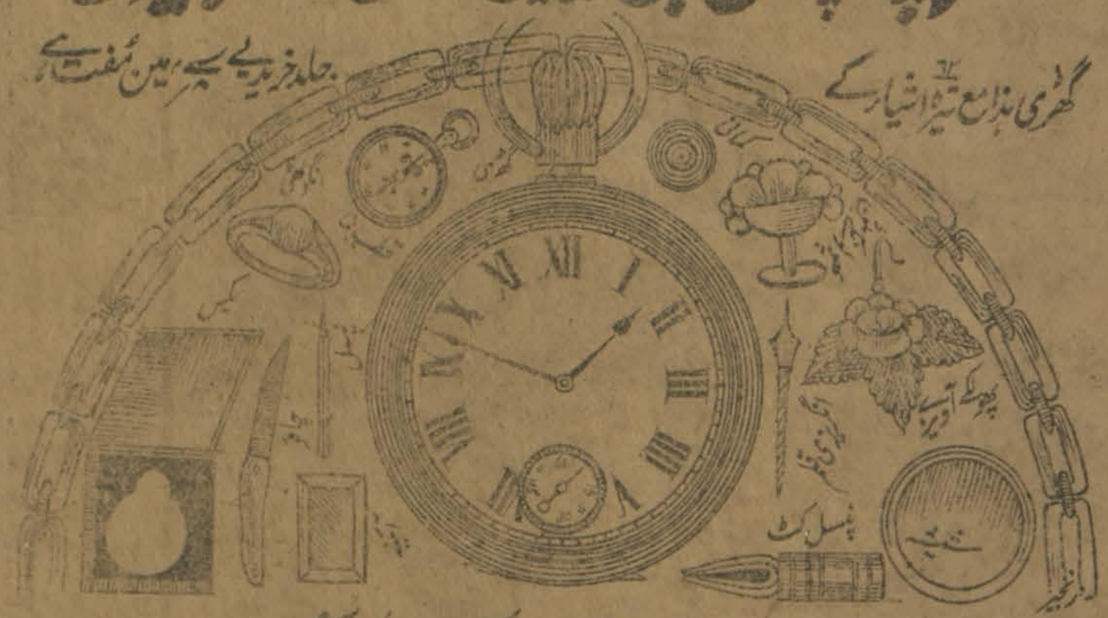

اگر آپکو اپنے گاڑھی کمائی کے روپیہ کی کچھ قدر ہے

تو اس تازہ چالا نکی گھڑی کو خریدفرمائیے جو حقیقتہً کم خرچ بالانشین ہے کھلے منہ کی ریلوی رگولیٹر ہے۔ اندرونی پرزونکی پائیداری کے علاوہ ظاہری خوشنمائی میں اپنے لیے آپ ہی نظیر ہے اور جلد جلد بگڑ جانیکی شکایتوں اور خرابیوں سے بالکل پاک ہے ۲۴ گھنٹہ کی کوک ہے سکنڈ کا گھیرا شامل ہے چابی اوپر ہی سے دیجاتی ہے وقت نہایت سچا دیتی ہے علاوہ اسکے ہمراہ گھڑی ہذا کے ایک بکس۔ ایک کمانی۔ ایک گلاس ایک خوش شمار بخیر ایک قابل دید قیمتی۔ ایک حضرت ولایتی پھولونکے آویزے ایک سٹ فینسی پھولونکے بٹن ایک عدد مصنوعی ہیرے کی انگوٹھی۔ ایک پنسل۔ ایک انگریزی قلم ایک چاقو۔ ایک پنسل کٹ۔ ایک آئینہ۔ جملہ تیرہ چیزیں مفت دیجائینگی۔ گارنٹی ۲ سال قیمت صرف ۶ روپیہ

المشتہر محمد امیر خان جنرل مرچنٹ کانپور کرنیل گنج مکان نمبر ۳

ذخیرۂ دینیات

ہم نے اپنے مسلمان بھائیونکی دینی بہتری کے خیال سے اپنی کل کتب کی قیمت میں ماہ فبروری تک تخفیف کر دی ہے جس کا مختصر نمونہ حسب ذیل ہے:

نام کتاب			نام کتاب		
ترجمہ اردو صحیح بخاری معہ شرح مترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب پانچ پارہ	۱۱	۱۱	ترجمہ اردو بلوغ المرام	۱۲	۱۲
ترجمہ اردو صحیح مسلم کامل چھ جلد	۵	۵	تفسیر ترجمان القرآن مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم ۱۲ جلد	۵	۵
ترجمہ اردو موطا امام مالک	۱	۱	فقہ محمدیہ و ملہم بتحریر احمدیہ	۱	۱
ترجمہ اردو شرح سنن ابن ماجہ کامل ۲ جلد	۲	۲	تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل شہید	۱	۱
ترجمہ اردو سنن نسائی ۲ جلد	۲	۲	اقتباس الانوار من کلام الغفار	۱	۱
ترجمہ اردو شرح سنن ابوداؤد کامل جلد	۲	۲			
ترجمہ اردو شرح موطا امام مالک	۱	۱			

کامل فہرست کارڈ آنے پر روانہ ہو سکتی ہے +

المشتاق محی الدین عبدالحی مالکان مطبع صدیقی۔ محلہ ساد ہوواں لاہور

انگلینڈ میں ایک مشہور صنعت

اور اس کے متعلق

کام کرنے والی عورتوں کی شکایت

گرس وولڈ کی مشین جس سے جرابیں بنی جاتی ہیں حقیقت میں انسانی ذہانت کا ایک حیرتناک نتیجہ ہے۔ لیکن باوجود اس کے بھی ہوشیار سمجھدار کام کرنے والوں کیلئے اس کا استعمال کرنا اور چلانا اتنا سہل ہے کہ اگر بالکل نہیں تو اکثر و بیشتر تو عورتیں ہی اس پر کام کرتی ہیں۔ اس دستکاری و حرفت کا مرکز تو اصل میں شہر لیسٹر ہی ہے۔ مگر گرد و نواح کے اکثر دیہات میں بھی بہت سا کام ہوتا ہے ان دیہات میں سے ایک گاؤں میں جو لیسٹر سے کوئی پانچ کوس کے فاصلہ پر بستا ہے "اخبار لیسٹر ڈیلی پوسٹ" کے ایک رپورٹر کی مس ایما ایل رسٹ کیساتھ جو "مین سٹریٹ وہیٹ سٹون" میں رہتی اور جرابیں بننے کی ایک مشین پر کام کرتی ہے۔ بڑی دلچسپ گفتگو اور مزے کی بات چیت ہوئی۔ اس (عورت) نے رپورٹر سے کہا کہ "میں چند سال سے یہی کام کرتی ہوں جسکی اس دستکاری میں خوب لگتا ہے۔ مگر چونکہ بیٹھے بیٹھے کام کرنا پڑتا ہے اس وجہ سے بعض اوقات طبیعت کچھ اکتا جاتی ہے۔" پھر آگے اس نے کہا کہ "عمر کے بڑے حصہ میں یعنی کئی برس تک تو میری صحت اچھی رہی۔ مگر اب سے کوئی پانچ سال کی بات ہے کہ یکایک مجھے کمی خون کی شکایت پیدا ہوگئی۔ اور اسکی تکلیف بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہونچی کہ آخر لاچار ہو کر مجھے کام بھی چھوڑ دینا پڑا۔ ایک ڈاکٹر نے میرا معالجہ شروع کیا مگر ڈاکٹری ملاحظہ کر کے اس نے یہ تشخیص کی کہ "ضعف معدہ کا عارضہ اس قدر زور پکڑ گیا ہے کہ اب اسے (معدہ کو) دوا کی بھی سکت نہیں رہی"۔ میرے چلنے پھرنے کی یہ کیفیت تھی کہ گھسٹتی ہوئی جوں توں کر کے زینہ تک پہونچتی اور ماری ناتوانی کے بیہوش اور نڈھال ہو کر رہ جاتی۔ پھر مجھے بڑی دقت سے بستر پر لا ڈالتے۔"

وہ بولی:۔ "ہاں تو میں یہ کہنا تو بھول ہی گئی۔ میری لڑکی بھی تو بیمار تھی۔ اور بیمار بھی کیسی کہ اس کے بحال ہونیکی مجھے توقع ہی نہ تھی۔ لڑکی سوکھ کے کانٹا ہوگئی تھی۔ خون گھٹتے گھٹتے رنگت اسکی اسقدر پیلی زرد ہوگئی جیسے کوئی مُردہ قبر سے نکلکر آیا ہو۔ یہ بچی بچاری بھی آٹھ پہر وہیں پڑی بڑی گھلتی تھی۔ جو کچھ دوا دارو ہم دیتے کھا پی لیتی۔ بولتی چالتی تک نہ تھی۔ چلنے پھرنے کا تو بھلا اس نگوڑی میں دم ہی کہاں تھا؟"

مگر وہی مس رسٹ جس نے اپنی بیچ رام کہانی سنائی۔ اب تو حاصی ہٹی کٹی۔ لمبی تڑنگی جوان عورت معلوم ہوتی تھی عمر میں کوئی بیس بائیس سال کی چنانچہ رپورٹر نے جب اس سے پوچھا کہ "مگر اس وقت تو تم اور کی اور ہی دکھلائی دیتی ہو۔ یہ کیا بات ہے؟"

تو اس نے مان لیا کہ "ہاں واقعی جب میں اور اب میں بڑا فرق ہے۔ میری موجودہ حالت سچ مچ بہت کچھ بدلی ہوئی ہے"۔ رپورٹر نے کہا کہ "اچھا پھر یہ بھی تو بتاؤ کہ یہ سب کچھ کیونکر ہوا؟"

مس رسٹ کہنے لگی اصل یہ ہے کہ ہم "لیسٹر ڈیلی مرکری"۔ اور "دی کرسچین بجٹ" وغیرہ اخبارات میں اکثر "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" کا تذکرہ پڑھ چکے تھے۔ ان میں بارہا اس بات کا ذکر آیا کہ "ان گولیوں نے فلاں امراض کو شفا بخشی ہے" بلکہ کئی ایسے مریضوں کے بھی صحتیاب ہونے کا حال درج تھا جنکی بالکل میری سی حالت تھی۔ پس میری اماں جان کو خیال آیا کہ ہم بھی ان گولیوں کو آزمائیں تو سہی شاید کچھ فائدہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے فی الفور گولیاں منگا ہی لیں اور مجھے کھلانی شروع کر دیں۔ میں ابھی ان کی ایک ڈبیا بھی ختم نہ کرنے پائی تھی کہ مجھے بہت کچھ افاقہ معلوم ہوا۔ اس پر میں برابر وہ گولیاں کھاتے گئی۔ اور کئی ہفتے تک کھاتی رہی۔ انکی تاثیر سے میں روز بروز اچھی ہوتی جاتی تھی اور بدن میں طاقت کا یہ عالم تھا کہ چٹکی بجاتے بڑھتی تھی۔ کل سات ڈبیاں پینے انکی کھائی ہونگی پھر تو میں اچھی بھلی ہوگئی۔ یہاں تک کہ اپنا کام دھندا بھی بدستور کرنے لگی۔"

جب اس سے پوچھا گیا کہ "اے بی! تمہیں اس میں کچھ بھول چوک تو نہیں ہوئی؟ یہ صحتیابی و شفا کسی اور دوا سے نہ ہوئی ہو"۔ تو وہ بولی کہ:۔ "نہیں جی! ایسی کیا میں ایسی نادان ہوں؟ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ انہی گولیوں سے شفا ہوئی تھی۔ اس میں ذرا بھی شک شبہ نہیں" اس نے کہا:۔ ہاں بلکہ مجھے یہانتک تو یاد ہے کہ جب سے یہ گولیاں کھانی شروع کی ہیں تو ڈاکٹر ڈاکٹر کا بھی علاج معالجہ سب ایک دم سے چھوڑ چھاڑ دیا تھا۔ اور یہ نہ ہوتا تو پتہ کیونکر لگتا کہ کون سی دوا سے آرام ہوا؟

مس رسٹ کہنے لگی کہ جب میں پہلے پہل باہر نکلی ہوں تو لوگوں کو اچنبھا ہوتا تھا اور تو اور بعض پاس پڑوسی بھی حیرت کھاتے تھے۔ انہیں یقین ہی نہ آتا تھا کہ یہ وہی عورت ہے (یعنی میں ہی ہوں) یا کوئی اور۔ اور حقیقت میں انکو دھوکا لگنا بھی اک واجبی بات تھی کیونکہ اول تو میری بیماری میں کسی کو بچنے کی بالکل آس ہی نہ تھی۔ دوسرے تندرست ہونے پر مجھ میں زمین آسمان کا فرق آگیا تھا۔ صورت شکل پہچانی نہیں پڑتی تھی۔

مس رسٹ کی ظاہری حالت میں جو یہ نمایاں ترقی ہوئی بلاشبہ اس وجہ سے تھی کہ اسکی کھوئی ہوئی صحت و تندرستی پھر بدستور عود کر آئی تھی۔ جب چہرہ زرد ہو جائے جیسے کہ انیمیا میں رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے اور چہرہ دُبلا بھی ہو جاتا ہے۔ تو چونکہ اسکی اصلی وجہ خون کی کمی اور خرابی ہی ہوتی ہے۔ اس واسطے ایسی صورتوں میں رنگ روپ کے پھر ویسا کا ویسا ہی ہو جانے کی بھی ایک تدبیر ہے کہ خون کو بدستور سابقہ حالت میں لایا جائے۔ ڈاکٹر ولیمز پنک پلز کی ہر ایک خوراک (معتاد) میں نیا اور نہایت اعلےٰ درجہ کا خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی یہ گولیاں اعصاب کو قوت بخشنے میں بھی تمام ٹانک ادویہ سے بڑھ چڑھ کے ہیں۔ یہ ان ساری بیماریوں کو جڑ پیڑ سے کھو دیتی ہیں جو کمزوری اعصاب سے۔ بے اعتدالیوں سے۔ گرم ممالک کی سکونت سے اور کئی طرح کے دیگر اسباب سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً جگر کی بیماریاں۔ ملیریا فیور یا اور قسم کے بخاروں کے بعد کا اثر۔ رعشہ۔ ریڑھ کی ہڈی کا درد۔ جوڑوں کا درد۔ جن میں سے آخر الذکر بیماری تو معمولی دواؤں سے کبھی جاتی ہی نہیں عرق النساء۔ امراض نخاع۔ دردِ عصبی۔ امراض قلب اور وہ بیماریاں جو خون کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ وجع مفاصل۔ دم پھولنا۔ اختناق الرحم۔ زنانہ امراض۔ چہرہ کی زردی۔ دبلاپن۔ یہ گولیاں (جو مرد و عورت دونوں کیلئے یکساں مفید پڑتی ہیں) دو اینچ لمبے اور روپیہ برابر گول بکسوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ باہر کے رخ اوپر کو گلابی کاغذ لگا ہوتا ہے۔ جس پر پورا نام (سات الفاظ) "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" لکھا ہوتا ہے۔ دو روپیہ فی ڈبیہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں۔ ہندوستان۔ برہما۔ اور لنکا کے تمام بازاروں میں دوا فروشوں کی دوکانوں سے مل سکتی ہیں۔

ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ دمودر رتنجی سی ۲۷۔ کالبا دیوی روڈ اور ۵۸ کننگ سٹریٹ کلکتہ سے مل سکتی ہیں۔

جو گولیاں ان کے عوض میں کھلی ہوئی یا دوسرے طریقہ سے فروخت ہوتی ہیں وہ بالکل ناقص ہوتی ہیں۔

قارم لیسخ خبیث امراض منگا کر دیکھئے کہ مرض قابل علاج ہے یا نہیں اگر ہے تو کبتک صحت ہوگی مفت نذر

جنتری ۱۹۰۱ء جسمیں علاوہ تاریخی کارآمد مفید معلومات درج ہیں۔ مفت نذر +

ہر موسم کی طبیہ دوائیں جو تا حصول صحت تبدیل و قیمت نقد واپس کی جاتی ہیں

شربت مقوی اعصاب بوتل چار روپے للہ

شربت مقوی اعصاب

عصائے پیرِ جوانوں کا سچا دستگیر مرد جبتک زندہ رہے مرد ہو تو اس سے زیادہ دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں۔ آپکو معلوم ہے کہ مردی کیا چیز ہے؟ مردی نہ صرف ہوائے نفسانی و قوائے شہوانی کے غلبہ کا نام ہے بلکہ مردی کا وجود اس حرارت عزیزی پر موقوف ہے جسکے موجود رہنے سے انسان زندہ رہتا ہے + جبتک جسم میں یہ قوت خدائی اپنے وزن پر موجود رہتی ہے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ اگر پیدا ہو بھی جائے تو ٹھہر نہیں سکتا۔ جو مختلف امراض جسم انسان میں پیدا ہوتے ہیں وہ صرف اسی طاقت خدائی کے کم ہونے سے ہوتے ہیں۔ اگر اس حرارت کو جسم سے نہ نکلنے دیا جاوے تو انسان ہمیشہ تنومند صحیح و سلامت رہتا ہے۔ اس مرکب کے استعمال سے کمی قوائے نسیان و تکان نہیں ہونے پاتا۔ بدن کو کندن بناتا ہے۔ روح جسم کی صحت کے تابع ہوتا ہے۔ اگر جسم اچھا رہتا ہے تو روح بھی خوش رہیگا۔ تکان جڑ ہے تمام امراض کی۔ اگر آپ تھوڑے کام سے تھک جاتے ہیں تو اسکے استعمال سے سات گھنٹہ سے زیادہ کام کرنے بھی نہ تھکینگے۔ جس قدر امراض جسم میں اکثر پیدا ہوتے ہیں وہ تکان کے انڈے بچے ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے مادہ کو اپنے ہاتھوں خراب کر بیٹھے ہوں۔ جس سے نہ عقل درست ہو نہ ذہن نہ یاد۔ نہ معدہ درست ہو نہ مثانہ۔ نہ جگر نہ پھیپھڑے۔ تھوڑے کام سے سر درد کرتا ہو۔ چلنے میں ٹانگیں بے لگام ہوتی ہوں منہ سے چاہتے کچھ ہوں اور نکلتا کچھ ہے۔ بات کرتے کرتے بھول جاتی ہو۔ آنکھوں کا نور کم ہو گیا ہو۔ چہرہ پر بے رونقی چھا گئی ہو۔ گھر میں کلیہ میں کیا سے خوش ہونے کے مغموم ہو جاتے ہوں۔ تو یہ خوش آن دوا کھائیے۔ الغرض جب تمام چرخہ ڈھیلا ہو گیا ہو تو اس مقوی کو آزما کر تجربہ کرو۔ یہ ان مخفی دکھوں کا سب سے عمدہ علاج ہے جسکی تکلیف آپ مارے شرم کے کسی طرح نہیں بتلاتے۔ یہی ایک دوا ہے جو جسم سے دشمن کے بڑھنے قبضہ کو ایک ہی پیٹی میں اکھاڑ دیتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آیندہ بدوضع نسلیں جن کے منہ دیکھے ہاتھ پر سو دیکھے مورے تباہ پیدا نہ ہوں تو اس مرکب کو بی کر دیکھئے۔ کمزوری اور بدصورتی بڑھاپا۔ لاغری وغیرہ نقص جو ہماری قانون قدرت کی خلاف ورزی کی سزا ہوتے ہیں ہمارے کو تاہ قد۔ دکھی مڑے ٹیڑے دول حصوم۔ کم عمر بچے ہماری غلطیوں کی زندہ تصویر ہیں۔ ہمارے قاعدہ قدرت کے توڑنے کی مجسم نظیر ہوتے ہیں۔ زمانہ ترقی میں چاہیں کہ وہ جوان ہو کر آپ کو نیکی سے یاد کریں تو اسکو استعمال کیجئے۔ ورنہ یاد رکھئے وہ مصیبتیں جسے آپ اور دوسرے سہتے ہیں جب یہ سمجھیں گے کہ یہ سب والدین کی کرتوتوں سے ہم پر بلا نازل ہے تو ممکن نہیں کہ کبھی فاتحہ خیر سے یاد کریں۔ یہ مرکب آیندہ نسلوں کے درست کرنے میں اور موجودہ جسمانی مکالیف کے ازالہ میں بے مثل بے مثال دوا ہے۔ آپ اسکے استعمال سے روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ بزدل کو جواں مرد۔ جواں مرد کو ممتاز۔ بوڑھے کو صاحب کار بنانا اس کا معمولی کام ہے اسکے استعمال سے ضعف العصاب اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ مادہ زندگی کے تمام نقص دور کر دیتا ہے۔ اگر چالیس برس سے بعد شادی کو واقعی فاتحہ آبادی بنانا چاہتے ہیں تو اسکو رفیق بنائیے +

قیمت فی بوتل چار روپے (للہ) محصول ڈاک بابت خریدار پر چہ ہر کیسہ استعمال بوتل کے ساتھ ہوگا۔

خلاصۂ اخلاق نادر

خلاف احکام فطرت افعال کا نتیجہ نہ صرف اعضاء کو بیکار کر دینا ہوتا ہے بلکہ ان غلط کاریوں سے زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔ مقامی نقص نہ صرف ان کو تباہ کر دیتا ہے۔ بلکہ آلات ہضم آلات خون کے بگڑنے سے زندگی کے تمام اعضا خراب ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ ایسی غلطی کر بیٹھے ہیں جس سے اس شعر کے مصداق ہوں ؎

زندگی را چارہ مایوس گاہ افتادہ است
شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

یہ ان عوارض کو دور کر دیتا ہے جو اپنے ہاتھوں خرید کئے گئے ہوں۔ مردہ عضلات کو تازہ کرتا ہے۔ زمانہ جاہلیت کے افعال ناشائستہ کی تلافی کرتا ہے۔ رجولیت پر سے بدنما دھبہ اٹھا دیتا ہے۔ یہ دعوے علمی اصول پر مبنی ہے کوئی زبانی جمع خرچ نہیں۔ فیتولہ چار روپے (للہ)

جوہر عشبہ

جوہر عشبہ جس کو سارس اپریلا کہتے ہیں یہ ایک بوٹی ہے جو ہزاروں سال سے ہر فرقہ ہر مذہب کے حکیموں ڈاکٹروں ویدوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس سے بہتر کوئی دوسری دوا مصفی خون نہیں خون فاسدہ کو سمیت سے صاف کرنا اسی کا کام ہے۔ غلاظت کو نکال کر خون کو پاک کر دیتا ہے۔ رنگ سیاہ سرخ بناتا ہے۔ پھوڑے۔ پھنسیاں۔ خارش۔ سناصور۔ دنبل۔ بھگندر۔ بدی اور پھپھوں کا درد۔ ریزگن باہ۔ خنازیر گھنہ وغیرہ کو وضیفہ کے لئے یہ اکسیر دوا ہے۔ ڈاکٹری ولایتی بنے ہوئے ہماری مزاجوں کے موافق نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ گرم اور بوجہ آمیزش شراب ممنوع ہیں +

قیمت شیشی کلاں تین روپے (ہے)
" خورد ڈیڑھ روپیہ (عہ)

ان

بخار ہوتے ہی کونین کے ٹیکے لگوانے سے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کو چاہیئے کہ ان گولیوں کو استعمال کرے۔ ان گولیوں کے استعمال سے کان بند ہونا یا دیر تک بہرا رہنا ہرگز نہیں ہوتا۔ قیمت ۲ تولہ ۱ روپیہ (عہ)

زبان السمال

زبان السمال کے لغوی معنے سانپ کی زبان کے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے سانپ کی زبان کی طرح زبان لمبی ہو جاتی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے گلہ کا درد۔ گلہ کی خراش۔ گلہ کی خشکی۔ گلہ کی آواز وغیرہ شکایات دور ہو جاتی ہیں ۲ تولہ (عہ)

زوکن

ڈاڑھی مونچھ کے بال اگانے کے لئے اور بال نہ ہوں اگ آتے ہیں اور جہاں بہت گھنے پیدا ہوتے ہیں وہاں کم ہو جاتے ہیں قیمت ۲ تولہ عرق (عہ)

حب واقعہ

ان گولیوں کے استعمال سے کمزوری کی عادت بالکل جاتی رہتی ہے۔ جھوٹ بولنے کی عادت بھی جاتی رہتی ہے۔ نہ منہ سے رطوبت بہتی ہے۔ نہ نیند میں احتلام ہوتا ہے۔ نہ کمزوری کی وجہ سے پیشاب بے اختیار آتا ہے۔ نہ ضعف معدہ اور کمزوری ہاضمہ کی شکایت رہتی ہے۔ نہ دل کی کمزوری کی وجہ سے دل دھڑکتا ہے۔ نہ ضعف دماغ کی وجہ سے دماغ کمزور ہوتا ہے۔ نہ ضعف جگر کی وجہ سے جگر کمزور ہوتا ہے۔ نہ ضعف کلیہ کی وجہ سے کلیہ کمزور ہوتا ہے۔ نہ ضعف مثانہ کی وجہ سے مثانہ کمزور ہوتا ہے۔ نہ ضعف اعصاب کی وجہ سے اعصاب کمزور ہوتے ہیں۔ نہ ضعف قلب کی وجہ سے قلب کمزور ہوتا ہے۔ نہ ضعف کبد کی وجہ سے کبد کمزور ہوتا ہے۔ نہ ضعف طحال کی وجہ سے طحال کمزور ہوتا ہے۔ نہ ضعف رحم کی وجہ سے رحم

ایک ہزار روپیہ انعام!

خرچ آمد و رفت کے علاوہ اس شخص کو دیا جائیگا جو ان گولیوں کے اجزا کے بغیر ان سے اچھا مقوی گولیوں کا ڈاکٹری نسخہ بتاوے

آئینہ صداقت

ڈاکٹر جے مچل بروس ایم اے ایم ڈی لنڈن فیلو آف فزی رائل کالج آف فزیشنز آف لنڈن فزیشن اینڈ لیکچرار آن میڈیسن چیرنگ کراس ہاسپٹل ممتحن میٹریا میڈیکا یونیورسٹی آف لنڈن کو کا دماغی ضعف اور عصبی و عضلانی کمزوریوں میں نہایت ہی مفید ہے۔ اسکے استعمال سے شراب اور افیون کے بدعادات چھوٹ جاتے ہیں +

ڈاکٹر ڈبلیو ہیل وائٹ ایم ڈی ایف آر سی پی لیٹ اگزامینر میٹریا میڈیکا ٹو دی لنڈن ہاسپٹل مصنف ٹکسٹ بک آف جنرل تھیریپیوٹکس :- کوکا کمزوری کو رفع کرتا ہے دماغی اور جسمانی طاقت کو بڑھاتا ہے اور اس سے طبیعت کو بوجہ محرک ہونے کے تسکین اور بشاشت حاصل ہوتی ہے اسکا استعمال عصبی اور عضلانی کمزوریوں میں نہایت مفید ہے +

ڈاکٹر ولیم مارٹنڈیل ایف سی ایس لیٹ اگزامینر آف دی فارماسیوٹیکل سوسائٹی اینڈ لیکچرر آف فارمیسی و ڈاکٹر ڈبلیو ون ویسٹ کاٹ ایم بی لنڈن :- ڈیمانا مردی۔ کمزوری۔ جریان کے واسطے نہایت مفید ہے۔ مرض استمنا کو دور کرتا ہے اور ضعف دماغ و بیخوابی میں یہ دوا نہایت مفید ہے۔ کوکا کمزوری عصبی و عضلانی میں بڑا مفید ہے اور ضعف معدہ کو دور کرتا ہے۔ شراب اور افیون کے عادات چھوڑانے کے لئے تیر بہدف ہے +

ڈاکٹر ہنری بینرلی و ڈاکٹر ڈبلیو آر ڈاف آف فارماسیوٹیکل سوسائٹی :- کوکا کمزوری اور نامردی کے واسطے عجیب دوا ہے اور ڈیمانا ضعف کو فائدہ کرتا ہے اور محرک و مدر بول تسلیم ہو چکا ہے +

دی لنسٹ لنڈن :- کوکا مقوی اعصاب ہونے میں اعلےٰ ہے +

آئینہ صداقت

ڈاکٹر ہیپر وائٹ ایف ایل ایس ایف۔ سی۔ ایس :- ڈیمانا مقوی ہے۔ جسمانی کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ کوکا عصبی اور عضلانی کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ طبیعت کو تحریک دیتا ہے اور ان شخصوں کو بہت مفید ہے جو شراب اور افیون کی عادت کے باعث اپنی طاقت کھو چکے ہوں۔ اسکے استعمال سے شراب اور افیون کی عادت دور ہو کر طبیعت بحال ہو جاتی ہے +

ڈاکٹر ہاورڈ لیچر پریرامیڈ لسٹ و مصنف ایلیمنٹس فارمیسی ڈیمانا ضعف و کمزوری کو فائدہ کرتا ہے اور کوکا شراب و افیون کی عادت چھوڑا کر طبیعت کو درست کر دیتا ہے +

ڈاکٹر الفریڈ بینگ گیرڈ ایم ڈی فیلو آف دی رائل کالج آف فزیشنز آف لنڈن کوکا عام کمزوریوں میں نہایت عمدہ علاج ہے +

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم بی مصنف میٹیریا میڈیکا آفیسر ریاست پٹیالہ :- ڈیمانا محرک دماغ ہے۔ گردہ اور رگوں پٹھوں کو خاصکر تحریک و تقویت دیتا ہے۔ مقوی بیضہ۔ ملین۔ محرک صفرا اور مدر ہے۔ ضعف اور جریان میں نہایت فائدہ بخشتا ہے۔ کوکا محرک مقوی دماغ دافع تکان ہے۔ ضعف عصبی عضلانی لاغری کو بھی فائدہ بخشتا ہے۔ عادت شراب و افیون کے چھوڑانے میں بے مثل ہے +

ڈاکٹر فیری ول۔ ایچ ڈی کوکا بلحاظ مقوی اعصاب ہونے کے اپنا ثانی نہیں رکھتا +

انکے علاوہ ہزاروں تعریفیں ہیں

ٹانک نروائن پلز

ڈیبلیٹی ٹانک

NERVINE TONIC PILLS

ان گولیوں کے بڑے اجزا اکسٹریکٹ ڈیمانہ اکسٹریکٹ کوکا اکسٹریکٹ نکس وامیکا اور فری فاسفیٹ وغیرہ ہیں جنکو لنڈن کے مشہور و معروف دواسازان مسرز برگاٹن برجز اینڈ کمپنی و مسرز ہیولٹ اینڈ سن (گورنمنٹ کنٹریکٹرز) وہیرنگ اینڈ کو وغیرہ وغیرہ تیار کرکے بھیجتے ہیں۔ یہ وہ گولیاں ہیں جنکے اجزاء کے فوائد و خواص کی نسبت مشہور اور فاضل اجل ڈاکٹروں نے نہایت درجہ کی توصیف و ثنا فرمائی ہے۔ نامردی اور کمزوری کے دفعیہ کے واسطے ان سے بڑھکر کوئی دوا خیال نہیں کیجاتی۔ یہ گولیاں قوت غریزی کو چمکاتی ہیں۔ دل کو خاطر خواہ نشاط و فرح پہنچاتی ہیں۔ ضعف اور خشکی دماغ کو سریع التاثیر ہیں۔ وہ اشخاص مایوس ہو جاویں اور اپنے آپ کو زندہ در گور خیال کریں انکو تمام خود بخود اگر وہ آفات سے مخلصی دیتی ہیں اور گم شدہ طاقت کو بحال کرتی ہیں۔ لاغری بیرونقی کاہلی دور کرتی ہیں معدہ کی شکایتیں رفع کرتی ہیں بدن کو تازہ اور خوش رونق بناتی ہیں۔ بھوک اتنی بڑھ جاتی ہے اور ہاضمہ میں وہ جودت آتی ہے کہ ادھر کھایا ادھر ہضم دافع ریاح ہیں جگر کی خرابیوں کی اصلاح ہیں۔ چند ہی دنوں میں رنگت یاقوت کی طرح دمکنے لگتی ہے +

نامردی۔ ہیجان۔ کمزوری ضعف دماغ ضعف اعصاب کا نام تک نہیں رہنے پاتا تولید تغلیظ تصلب عضو میں بعید ہیں۔ افیون شراب و چانڈو کے عادات چھوڑانے کے واسطے تریاق ہیں۔ عموماً نوجوان بوجہ عیاشیوں اور بے احتیاطیوں اور غلط کاریوں کے خراب شدہ ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت ناگفتہ بہ بنا کر اظہار بیماری نہیں کرتے مگر بوجہ شرمساری شب و روز حسرت بھری آہیں بھرتے ہیں ان کے حق میں یہ رشک اکسیر و آبدہ جان اور قوت روان ہیں۔ انکے استعمال سے ضعیف العمر دوبارہ قوت جوانی حاصل کر سکتے ہیں اور بھولے ہوئے کارِ رفتہ اشخاص دوبارہ عالم توانائی دیکھ سکتے ہیں +

قیمت ۶۰ گولی دو روپے (عام) ۱۲۰ گولی چار روپے (للعہ)

طلائی برقی

فیشنی دو روپے

یہ روغن ایام جوانی کی بے احتیاطیوں اور غلط کاریوں کے تمام نقصوں کا دافع رگوں پٹھوں کی کمزوری کو بہت نافع ہے اسکی مالش سے بدا نکلیف چھالوں والوں کے رگ و پٹھے درست ہو جاتے ہیں اور رطوبات فاسدہ خشک ہو کر دوران خون ہوتا ہے فیشنی عام اپنے آپ کو نکما بنایا ہے انکے لئے طلائے برقی اور گولیوں دونو کا استعمال لازمی ہے + (محصولڈاک گولیاں و طلا چھ آنے ۶ر) +

نوٹ :- جن اشخاص نے اپنے ہاتھوں

تمام فرمائشیں بنام محمد امام الدین ایلوپیتھک سپیشلسٹ امرتسر

فیروز الدین

جوب خیری

کی ایجاد کردہ مشہور عالم عجیب و غریب مقوی دوائی

جوب خیری

جوب خیری کے فائدوں کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ملک کے مڈیکل انسپیر اور دیسی حکیم ہم سے منگا کر اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کرتے ہیں

جوب خیری کی تاریخ ایجاد سے اسوقت تک ملک کا کوئی صوبہ یا ضلع خالی نہیں رہا جہاں اس کے فائدوں کا چرچا اور شہرہ نہ ہوا ہو

جوب خیری یا فیروز زوائن ٹانک پلز

انسان کی صحت کی سلسلہ اور محافظ دوائی ہے جسکو قریباً تمام ملک نے مفید مانا ہے۔ اس دوائی نے ملک کے مڈیکل افسران اعلےٰ سے اعلےٰ ڈاکٹران و عہدہ داران سرکار انگلشیہ شیران ریاست حکما و یونان اور عام پبلک جاگیرداران وغیرہ سے بڑی بھاری تصدیق حاصل کی ہے کہ جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو مضبوط و طاقتور بنانے کے لئے صرف یہی ایک بے نظیر دوائی ہے +

نامردی۔ ضعف۔ ضعف اعصاب۔ جریان سرعت۔ رقت۔ احتلام۔ ضعف دماغ۔ لقوہ ضعف معدہ۔ ضعف بصر۔ کمی اشتہا وغیرہ کے لئے یہ ایک ہی دوائی ہے جو اپنی آپ نظیر ہے +

جوب خیری خصوصیت کے ساتھ بلا مبالغہ بے نظیر اثر کے ساتھ جوانی اور بچپن کی غلط کاریوں اور بے احتیاطیوں کے نقص دور کرنیوالی دوائی ہے اور اُن لوگوں کو دوبارہ جوانی شباب کا لطف دکھاتی ہے جنکو کثرت فواحشات و مسکرات نے بالکل نکما کر دیا ہو +

جوب خیری وکلاء اور عام مطالعہ کرنے والے حضرات اور امتحان کے امیدواروں۔ طالب علموں۔ سکول ماسٹروں اور دماغی محنت سے کام لینے والوں کے لئے ایک نادر اور قیمتی تحفہ ہے +

جوب خیری تین بکس کا ایک کورس ہوتا ہے۔ جو بالکل گم شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے۔ مگر معمولی کمزوری صرف تین روز میں دور ہونے لگتی ہے۔ قیمت فیبکس ۴۸ گولی ڈیڑھ روپیہ عہ

روغن طلا

ایام جوانی کی غلط کاریوں کے کل نقائص بغیر کسی قسم کی تکلیف دہ پرہیز کے دور کر کے دوران شباب دکھلاتا ہے۔ نامردی اور سستی اعصاب کے لئے یہ روغن اکسیر ہے۔ ایسے مریض کو اسکی ہمراہ جوب خیری کا استعمال ضروری ہے تاکہ جلد فائدہ ہو فیبکس (عام)

جوہر عشبہ فیروزی

امراض ذیل کے لئے مفید مانا گیا ہے۔ آتشک کسی درجہ میں ہو بدھ۔ درد اعضا۔ درد زانو و شانہ آتشک کے باعث گنتھیہ بھگندر۔ ناسور۔ جسم کا سیاہ ہونا۔ فساد خون وغیرہ +

اس جوہر میں ہمنے اپنے ملک کی بہوت سی بوٹیاں وغیرہ شامل کی ہیں تاکہ طبیعت صفراوی و صفراوی کو بھی موافق و مفید ہو۔ صفائی خون کے لئے یہ جوہر ضرب المثل ہے۔ قیمت شیشی خورد ۱۲ عہ شیشی کلاں (عام)

جواہر سوزاک و قرحہ

اسکے پینے سے پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد جلن اور پیپ چھبیس گھنٹے کے اندر کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر حالت کے مریض کے لئے مفید ہے +

قیمت فیشیشی دو روپے (عام)

عرق طحال

یہ بے نظیر عرق تپ تلی کے دفعیہ کے لئے غایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے اکثر لوگ جو ڈاکٹری و یونانی علاج سے مایوس ہو گئے تھے اس عرق سے صحت پا چکے ہیں۔ فیشیشی (عہ)

حب فیروزی

تپ تلی اگر تھوڑے عرصہ کی ہو تو یہ گولیاں اکسیر ہیں۔ اگر تپ بالفعل دیرینہ ہو تو پھر یہ حبوب اور عرق طحال دونوں کا استعمال کریں۔ فیبکس ۴۸ گولی ۱۲ر

حب بواسیر

ان گولیوں کے استعمال سے بواسیر خونی ہو یا بادی نیست و نابود ہو جاتی ہے +

قیمت فیشیشی فائدہ عام ۸ر

مرہم بواسیر

مسوں پر لگانے سے یہ مرہم فوراً الم کو تسکین دیتی ہے + مرض سے نجات دیتی ہے

قیمت فی ڈبیہ (۱۲ر) +

جناب

صاحب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

فیروز بام پاکیزہ نام

دمہ۔ کھانسی خشک و تر۔ نزلہ۔ زکام۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ کالی کھانسی۔ ابتدائی مرسل وغیرہ کے لئے از حد مفید و زود اثر ہے یہ عرق اپنے عجیب الاثر ہونے کے باعث ملک بھر میں مشہور ہے +

شیشی خورد ۱۲ عہ شیشی کلاں (عہ)

حب ہاضمہ

ان گولیوں کی جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔ غذا کے ایک گھنٹہ بعد صرف ایک گولی کے کھانے سے قبض رفع ہو کر ہاضمہ درست ہو جاتا ہے +

۲۵ گولی ایک روپیہ (عہ)

سرمہ فیروزی

اس سرمہ کی جس قدر تعریف کی جاوے مبالغہ نہ ہوگا۔ جالا و ہندہ۔ غبار۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ ضعف بصارت کے لئے از حد مفید ہے اسکا استعمال کرنے والا کبھی امراض چشم میں مبتلا نہ ہوگا +

قیمت فیتولہ ایک روپیہ عہ

فیروز سیرپ

اسکے استعمال سے شراب چنڈو و افیون وغیرہ نشے سب چھوٹ جاتے ہیں۔ ایک ہوا کہ ہائے کیسی بات سے یہ تیار

کلاں

سفوف

اسکے تھوڑے عرصہ کے استعمال سے مرض کا دورہ دور ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی میں ایک چھٹانک سفوف ہے (عہ)

حافظہ

حافظہ کی حفاظت کے لئے استعمال کرائیں اور ضعف دماغ کی تمام بیماریوں کو دور کریں ایک شیشی

صابن دیسی

جناب

صاحب ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب از مقام ہوشیارپور

جوب خیری کے استعمال سے میرے لڑکے کو جو مرگی کا مرض تھا بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور اب وہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔ میں اس کو ہمیشہ استعمال کراتا رہوں گا۔ اور دوسروں کو بھی اسکے استعمال کی رائے دوں گا +

المشتہر فیروز الدین سوداگر ادویات (انگریزی وغیرہ) مال بازار شہر امرتسر (پنجاب)
[خداوند تعالےٰ کی روز افزوں بخشش سے آنریری مجسٹریٹ
تلگرافی پتہ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵

میسے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ سرجن کیمیکل ایگزامینر صاحب پنجاب و گورنمنٹ پنجاب

معزز ناظرین میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بہل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام دخواص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ مہر خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی میری کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے ٭

المشتہر۔ پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ (پنجاب)

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟ — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مستاء مریضہ اتم دیوی عمر ۴۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑتے ہوئے اسکی آنکھیں عموماً سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اتنا فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں۔ صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی ٭

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ٭

(۲) میں نے میرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندلا دکھائی دیتا ہے یہ سرمہ بہت مفید ہے ٭

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوش رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری مسرجن گورنر جنرل ہند ٭

(۳) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے میرے کا سرمہ۔ جو کہ سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ٭

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور ٭

پانچہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص میری کے سرمہ کی سندات جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی مرضی ثابت کر دی تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے

طبع شدہ ۱۰۰۰ بار ۱۳۱۵ھ شیخ غلام محمد مالک واڈیٹر کے اہتمام سے چھپا ٭